ضیاء الدین الاعلمی

نشرِ دانش ریسرچ اکیڈمی

قرآن
خصوصیات اور فوائد

ترجمہ

سید تلمیذ حسنین رضوی

خصوصیات وفوائد قرآن

ضیاء الدین الاعلمی

ترجمہ

سید تلمیذ حسنین رضوی

جمیع الحقوق محفوظة

Second Edition

۱۴۳۵ هجري—2013 AD

کتاب کی شناخت

نام کتاب: خصوصیات اور فوائد قرآن

مؤلف: ضیاء الدین الاعلی

ترجمہ: سید تلمیذ حسنین رضوی

کمپوزنگ: احمد گرافکس

تعداد: ۱۰۰۰

طابع/ناشر: **نشر دانش ریسرچ اکیڈمی**

نشر دانش ریسرچ اکیڈمی

Nashr-e-Dānish Research Academy
128 Oak Creek Road.
East Windsor, NJ 08520
(609) 426-8663
info@tilmiz.com

بسم الله الرحمن الرحيم

وكل انسان الزمناه طائره في عنقه

ونخرج له يوم القيامة كتابا يلقاه منشورا

اقرأ كتابك كفى بنفسك اليوم عليك حسيبا

﴿سورة بنی اسرائیل 13-14﴾

فہرست

حرف آغاز ۸

ترجمۂ مقدّمۃ الکتاب ۱۰

پہلا باب

قرآن کی فضیلت کے بارے میں ۱۴

قرآن پڑھنے کی فضیلت ۱۷

قرآن میں دیکھ کر پڑھنے کی فضلیت کے بارے میں ۲۳

گھروں میں تلاوت کرنے کی فضیلت ۲۵

اس بارے میں کہ قرآن میں ہر شے کی وضاحت ہے ۲۷

قرآن کو عمدہ انداز میں اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے کی فضیلت ۲۹

ختم قرآن کی فضلیت کے بارے میں ۳۱

قرآن جن اقسام پر نازل ہوا اس بارے میں ۳۲

قرآن میں سب سے پہلے اور سب سے آخر میں کیا نازل ہوا ۳۴

قرآن کریم کی وہ سورتیں جو عزائم کہلاتی ہیں ان کے سجدوں کی کیفیت ۳۶

اللہ تعالیٰ سے پناہ کس طرح طلب کی جائے ۳۸

دوسرا باب

قرآن مجید کی سورتوں کی خصوصیات اور ان کی فضیلت ۳۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور سورۂ فاتحہ کی فضیلت اور ان کی خصوصیات ۴۰

سورۂ بقرہ کی فضیلت اور خصوصیات ۴۴

سورۂ آل عمران کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۴۸

سورۂ نساء کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۵۰

سورۂ مائدہ کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۵۱

سورۂ انعام کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۵۲

سورۂ اعراف کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۵۵

سورۂ انفال کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۵۷

سورۂ توبہ کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۵۹

سورۂ یونس کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۶۰

سورۂ ہود کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۶۲

سورۂ یوسف کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۶۴

سورۂ رعد کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۶۶

سورۂ ابراہیم کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۶۸

سورۂ حجر کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۷۰

سورۂ نحل کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۷۱

سورۂ اسراء (بنی اسرائیل) کی فضیلت
اور اس کی خصوصیات ۷۳
سورۂ کہف کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۷۴
سورۂ مریم کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۷۶
سورۂ طٰہٰ کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۷۸
سورۂ انبیاء کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۸۰
سورۂ حج کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۸۲
سورۂ مومنون کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۸۴
سورۂ نور کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۸۵
سورۂ فرقان کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۸۷
سورۂ شعراء کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۸۸
سورۂ نمل کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۹۰
سورۂ قصص کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۹۱
سورۂ عنکبوت کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۹۳
سورۂ روم کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۹۵
سورۂ لقمان کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۹۶
سورۂ سجدہ کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۹۷
سورۂ احزاب کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۹۸
سورۂ سبا کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۹۹
سورۂ فاطر کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۱۰۱
سورۂ یٰسٓ کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۱۰۳
سورۂ صافات کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۱۱۴
سورۂ صٓ کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۱۱۶
سورۂ زُمر کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۱۱۸
سورۂ غافر (مومن) کی فضیلت
اور اس کی خصوصیات ۱۲۰
سورۂ شوریٰ کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۱۲۲
سورۂ زخرف کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۱۲۴
سورۂ دخان کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۱۲۶
سورۂ جاثیہ کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۱۲۸
سورۂ احقاف کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۱۳۰
سورۂ محمد کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۱۳۲
سورۂ فتح کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۱۳۵
سورۂ حُجرات کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۱۳۷
سورۂ قٓ کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۱۳۸
سورۂ ذاریات کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۱۴۰
سورۂ طور کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۱۴۱
سورۂ نجم کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۱۴۲
سورۂ قمر کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۱۴۳
سورۂ رحمٰن کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۱۴۵
سورۂ واقعہ کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۱۴۷
سورۂ حدید کے فضائل اور اس کی خصوصیات ۱۴۹
سورۂ مجادلہ کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۱۵۱
سورۂ حشر کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۱۵۳
سورۂ ممتحنہ کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۱۵۸
سورۂ صف کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۱۵۹
سورۂ جمعہ کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۱۶۰
سورۂ منافقین کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۱۶۲
سورۂ تغابن کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۱۶۴
سورۂ طلاق کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۱۶۶
سورۂ تحریم کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۱۶۷
سورۂ ملک کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۱۶۸
سورۂ قلم کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۱۷۴
سورۂ الحاقہ کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۱۷۶
سورۂ معارج کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۱۷۸
سورۂ نوح کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۱۷۹
سورۂ جن کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۱۸۰
سورۂ مُزَّمِّل کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۱۸۲
سورۂ مُدَّثِّر کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۱۸۳
سورۂ قیامت کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۱۸۴
سورۂ انسان کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۱۸۶
سورۂ مُرسَلات کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۱۸۸
سورۂ نباء کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۱۸۹
سورۂ نازعات کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۱۹۰
سورۂ عبس کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۱۹۱
سورۂ تکویر کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۱۹۲

سورۂ انفطار کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۱۹۳
سورۂ مطفّفین کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۱۹۵
سورہ انشقاق کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۱۹۶
سورۂ بروج کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۱۹۷
سورۂ طارق کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۱۹۹
سورۂ اعلیٰ کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۲۰۱
سورۂ غاشیہ کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۲۰۳
سورۂ فجر کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۲۰۴
سورۂ بلد کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۲۰۵
سورۂ شمس کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۲۰۶
سورۂ لیل کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۲۰۸
سورۂ ضحیٰ کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۲۰۹
سورہ انشراح کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۲۱۰
سورۂ التین کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۲۱۱
سورۂ علق کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۲۱۲
سورۂ قدر کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۲۱۳
سورۂ بیّنہ کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۲۲۱
سورۂ زلزلہ کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۲۲۳
سورۂ عادیات کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۲۲۷
سورۂ قارعہ کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۲۲۹
سورۂ التکاثر کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۲۳۰
سورۂ عصر کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۲۳۲
سورۂ ہمزہ کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۲۳۳
سورۂ فیل کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۲۳۴
سورۂ قریش کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۲۳۵
سورۂ ماعون کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۲۳۶
سورۂ کوثر کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۲۳۷
سورۂ کافرون کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۲۳۸
سورۂ نصر کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۲۴۱
سورۂ تبّت کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۲۴۲
سورۂ اخلاص کی فضیلت اور اس کی خصوصیات ۲۴۳
سورۂ فلق اور سورۂ ناس کی فضیلت
اور ان کی خصوصیات ۲۵۳
کچھ متفرّق آیتوں کی خصوصیات ۲۶۰
تیسرا باب
قرآن کریم سے علاج ۲۶۲
فصلِ اوّل
دفع مضرت اور حلب منفعت کے لیے
ان آیتوں پر اعتماد کیا جاتا ہے ۲۶۲
سختی، خوف اور قرض کی ادائیگی کے لیے
یہ عمل کیا جائے ۲۶۲
احتجاب اور شر کو دور کرنے کے لیے
جو عمل کرنا چاہیے ۲۶۶
کافی ہونے کے لیے جو عمل کیا جائے ۲۶۹
اپنے بچاو اور حفاظت کے لیے جو عمل کیا جائے ۲۷۰
ظالم کی ہلاکت کے لیے جو عمل کیا جائے ۲۷۳
دشمن کی زبان بند کرنے کے لیے کیا کرنا چاہیے ۲۷۴
شیاطین سے محفوظ رہنے کے لیے کیا کرنا چاہیے ۲۷۵
وسوسۂ شیطانی کے لیے یہ عمل کیا جائے ۲۷۶
دل کے وسوسوں کو دور کرنے کا عمل ۲۷۶
جادو سے محفوظ رہنے کا عمل ۲۷۶
جادو باطل کرنے کے لیے ۲۷۷
ابطالِ سحر کے لیے یہ دعا پڑھو ۲۷۸
جادو کو باطل کرنے کے لیے ان آیات کو پڑھے ۲۷۸
نظر بد سے حفاظت کے لیے ۲۷۹
امور میں آسانی کا عمل ۲۷۹
تمام ضروریات کی تکمیل کے لیے ۲۸۱
سفر میں محفوظ رہنے کا عمل ۲۸۳
ڈوبنے اور جلنے سے محفوظ رہنے کا عمل ۲۸۳
سرکش جانور کو قابو میں رکھنے کا عمل ۲۸۴
مال کی حفاظت کے لیے ۲۸۴
چور سے حفاظت کے لیے ۲۸۴
چور کو معلوم کرنے کا عمل ۲۸۴
گم شدہ اور مسروقہ شے اور مغرور
اور غائب غلام کی واپسی کا عمل ۲۸۵
اختلافات دور کرنے کے لیے ۲۸۸

رزق کی وسعت کے لیے	۲۸۸	طحال کا حرز	۳۱۵
زن وشوہر میں محبت والفت کو بڑھانے کا عمل	۲۹۵	دردِ معدہ اور مروڑ کے لیے عمل	۳۱۶
بچّوں کے ڈرنے کے لیے عمل	۲۹۶	بواسیر کے لیے عمل	۳۱۷
حواس کی سستی اور اونگھ کو دور کرنے کے لیے	۲۹۷	فالج کے لیے عمل	۳۱۷
کٹ کھنے کتّے کو دور کرنے کا عمل	۲۹۸	خارش، پھوڑے اور داد کی بیماری کے لیے عمل	۳۱۸
فصل دوم		جسم پر سفید داغ جو برص نہ ہو، اور برص	
تمام بیماریوں اور امراض کے علاج کے لیے		اور جذام کے لیے عمل	۳۱۸
جن آیات پر اعتماد کیا گیا ہے	۲۹۹	مسّا ہوجائے تو اس کے لیے عمل	۳۱۹
ہر بیماری سے شفایابی کے لیے عمل	۲۹۹	اورام (سوجن) کے لیے عمل	۳۲۰
تھکن کو دور کرنے کا عمل	۳۰۴	نسوں میں درد (عرق) کے لیے عمل	۳۲۰
بخار کی کم زوری اور تھکن کے لیے	۳۰۴	اگر پیشاب بند ہوجائے تو اس کے لیے عمل	۳۲۰
دل کے درد اور تنگی کا عمل	۳۰۴	سوتے ہوئے پیشاب کرنے والے کے لیے عمل	۳۲۱
بخار اور دردِ سر کا عمل	۳۰۵	بچھّو سے روکنے کے لیے عمل	۳۲۲
دردِ سر اور دردِ شقیقہ کے لیے عمل	۳۰۸	سانپ، بچھّو اور شہد کی مکھی کے ڈسے ہوئے	
مرگی کے لیے عمل	۳۱۰	کے لیے عمل	۳۲۲
شب کور ضُعفِ بصر کے لیے عمل	۳۱۰	بندش کے لیے عمل	۳۲۲
آنکھوں کے درد کا عمل	۳۱۰	بندھے ہوئے کو کھولنے کا عمل	۳۲۳
ڈاڑھ کے درد اور اس کی مضبوطی کے لیے عمل	۳۱۱	اولاد ہونے کے لیے عمل	۳۲۷
نکسیر کے لیے عمل	۳۱۳	طلب اولاد اور حمل کے لیے عمل	۳۲۹
کان میں درد کے لیے عمل	۳۱۳	اولادِ نرینہ کے لیے عمل	۳۳۱
زکام کے لیے عمل	۳۱۳	ولادت میں آسانی کے لیے عمل	۳۳۱
دردِ شکم کے لیے	۳۱۴	ولادت میں دشواری دور کرنے لیے عمل	۳۳۱
پیٹھ کے درد کے لیے عمل	۳۱۴	عورت کے دودھ کو بڑھانے کے لیے عمل	۳۳۶
رَحم کے درد کے لیے عمل	۳۱۵		

حرفِ آغاز

قرآن آخری الہامی کتاب ہے۔ یہ دستورِحیاتِ انسانی اور آئینِ بشریت ہے۔ اِسے ''قرآن'' اِس لیے کہتے ہیں کہ یہ دنیا کی سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے۔ اِس کا ایک نام ''نور'' ہے، کیوں کہ یہ قلوب ونظر اور اوہام و افکار کو منوّر اور فروزاں کرتا ہے۔ اِسے ''برھان'' اِس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ دلائلِ واضح، حُجِ قاطعہ اور براہینِ ساطعہ سے ہر چیز کی وضاحت کرتا ہے۔ یہ ''احسن الحدیث'' ہے کیوں کہ اِس سے بہتر اور برتر کوئی اَور کلام نہیں ہے۔ اِس کا ایک نام ''البصائر'' ہے کیوں کہ اِس میں بصیرتیں ہیں اور ''ہُدٰی'' اِس لیے کہ یہ سرچشمۂ ہدایت ہے۔ اِسے ''فرقان'' اِس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ حقّ و باطل کے درمیان حدِّ فاصل قائم کرتا ہے اور ''قول فصل'' اِس لیے کہ قرآن کا فیصلہ آخری اور حتمی فیصلہ ہوتا ہے۔

قرآنِ کریم جزدان میں سجا کر اور گھر میں طاق کی زینت بنا کر رکھنے کے لیے نہیں ہے، بلکہ یہ کتابِ ہدایت و رحمت اور کتابِ موعظت و بصیرت ہے۔ اِس میں قلوب کے لیے شفا ہے جیسا کہ حضرت امام جعفر صادق سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبیٔ اکرم صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے سینے میں درد کی شکایت کی تو آں حضرت صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اُس سے فرمایا تم قرآن سے شفا حاصل کرو، اِس لیے کہ اللّٰہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ''**وشفاء لما فی الصّدور**'' یہ کتاب سینوں کی بیماری کے لیے شفا ہے۔ (الکافی، ج ۲، کتاب فضل القران)

امیر المومنین حضرت علی علیہ السّلام نے ''نہج البلاغہ'' میں اِس کتاب کے بارے میں فرمایا ہے: ''**فاستشفوہ من ادوائکم و استعینوا بہ علی لاوائکم فان فیہ شفاء من اکبر الداء ھو الکفر و النفاق و الغی و الضلال فاسالوا اللہ بہ و توجھوا الیہ بحبّہ**'' اِس سے اپنی بیماریوں کی شفا چاہو اور اپنی مصیبتوں پر اِس سے مدد مانگو، اِس میں کفر و نفاق اور ہلاکت وگم راہی جیسی بڑی بیماریوں کی شفا پائی جاتی ہے اِس کے وسیلے سے اللّٰہ سے مدد مانگو اور اِس کی دوستی کو لیے ہوئے اُس کا رخ کرو۔ (نہج البلاغہ، خطبہ ۱۷۲)

اور دوسری جگہ فرمایا: ''جعلہ اللہ ریا لعطش العلماء و ربیعا لقلوب الفقہاء و محاج لطرق الصلحاء و دواء لیس بعدہ داء و نورًا لّیس معہ ظلمۃ'' اللّٰہ نے اِسے علما کی تشنگی کے لیے سیرابی، فقہا کے دلوں کی بہار، صلحا (نیکوکاروں) کی راہ گذر کے لیے شاہ راہ قرار دیا ہے۔ یہ ایسی دوا ہے کہ جس سے کوئی مرض باقی نہیں رہتا، ایسا نور ہے جس میں تیرگی کا گزر نہیں۔ (نہج البلاغہ، خطبہ ۱۹۶)

مؤلّفِ کتاب ضیاء الدّین الاعملی نے اِس کتاب میں تین ابواب قائم کیے ہیں۔ پہلا باب ''فی فضل القرآن'' ہے۔ قرآن کی فضیلت کے بارے میں ہے جس میں اُنھوں نے دس عنوانات قائم کیے ہیں۔

دوسرا باب قرآن کی سورتوں کے خواص اور اُن کی فضیلتوں سے متعلّق ہے جس کے تحت ۱۱۴ ر سورتوں کی خصوصیات اور اُن کے فضائل بیان کیے گئے ہیں اور اِسی باب میں بعض آیتوں کی خصوصیات اور سورۃ الحمد کی خصوصیات کا بیان ہے۔ تیسرا باب ''التّداوی بالقرآن الکریم''، یعنی ''قرآنِ کریم سے علاج'' ہے، جس میں دو فصلیں ہیں:

پہلی فصل دفعِ مضرت اور جلبِ منفعت کے لیے جن آیتوں پر اعتماد کیا جاتا ہے۔

دوسری فصل تمام بیماریوں اور امراض کے علاج کے لیے جن آیات پر اعتماد کیا گیا ہے۔

چوں کہ یہ کتاب عامۃ النّاس کے لیے مفید تھی، اِس لیے میں نے اِس کتاب کا ترجمہ آسان اور عام فہم زبان میں کیا ہے۔ امید ہے کہ میری یہ کوشش عنداللّٰہ مقبول و ماجور ہوگی۔

اِس کتاب کی اشاعت میں تعاون کے لیے میں سیّد انتظار حسین رضوی کا ممنون ہوں۔

والسّلام علیکم

سیّد تلمیذ حسنین رضوی

ترجمۂ مقدّمۃ الکتاب

ہر طرح کی تعریف اُس خدائے عادل کے لیے جو صاحبِ عظمت و جبروت اور صاحبِ عزّت وملکوت ہے۔ وہ ایسا زندہ ہے جس کے لیے موت نہیں ہے۔ اُس نے ہر شے کو پہلے پیدا کیا، پھر دوبارہ خلق کرے گا۔ اُسی نے ہر شے کو ایجاد کیا ہے اور وہ اُسے ہلاک کرے گا۔ وہ نہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا اور کوئی بھی اُس کا ہم سر نہیں ہے۔ وہ یک تا ہے، لیکن کسی اَور تنہا جیسا نہیں۔ وہ بے مثل ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اُس کے۔ وہ بندوں پر مہربان ہے اور اللّٰہ کی رحمت ہو اُس کے پھیلے ہوئے اور روشن ضیا حضرت محمد صلّی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلّم پر جو اللّٰہ کے نبی، اُس کے منتخب، اُس کی مضبوط رسّی اور اُس کی بلند مثل ہیں، جنھیں پوری کائنات پر فضیلت وشرف حاصل ہے اور حضرت محمد مصطفٰے صلّی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلّم کے بھائی، اُن کے وصی، اُن کے علم کے وارث اور اُن کی آیتِ عظمٰے پر اور اُن کی آل پر جو منتخب ائمّہ ہیں اور عترتِ مجتبٰی ہیں، جنھیں پوری کائنات پر فضیلت حاصل ہے، جو اندھیروں میں روشن چراغ ہیں، جو پرچمِ ہدایت ہیں، جو نجات کی کشتی ہیں، اللّٰہ تبارک و تعالٰی نے جنھیں خود اپنی ذات اور اپنے نبی کا قرین قرار دیا ہے، جیسا کہ ارشادِ ربّ العزّت ہے ''اطیعوا اللہ و اطیعوا الرّسول و اولی الامر منکم'' (النّسا، ۹۵) تم سب اللّٰہ کی اطاعت کرو، رسول کی اطاعت کرو اور تم میں سے جو صاحبانِ امر ہیں، اُن کی اطاعت کرو۔ اللّٰہ تعالٰی نے اُن ہستیوں کی جانب رہنمائی کی اور اُنھیں کی راہ دکھائی۔ نبیٔ اکرم صلّی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''انّی مخلّف فیکم ما ان تمسّکتم بہ لن تضلوا۔۔۔الثّقلین کتاب اللہ و عترتی فانّ ربّی اللّطیف الخبیر انبأنی انھما لن یفترقا حتی یردعلیّ الحوض۔'' میں تمھارے درمیان چھوڑ کر جا رہا ہوں، جب تک اِن سے تمسّک رہو گے، ہرگز گم راہ نہ ہو گے؛ دو گراں قدر چیزیں: اللّٰہ کی کتاب اور اپنی عترت۔ میرے رب نے جو لطیف وخبیر سے مجھے خبر دی ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے، یہاں تک کہ

میرے پاس حوضِ کوثر پر وارد ہوں۔

امیر المومنین علیہ السّلام نے اپنے خطبے میں فرمایا ہے: آگاہ ہو جاؤ کہ آدم جس علم کو لے کر آسمان سے زمین پر اترے تھے اور وہ تمام علم جس کی بنیاد پر انبیاے کرام کو فضیلت دی گئی ہے، وہ مکمل علم خاتم النّبیین کی عترت میں موجود ہے۔

اور اے برادرِ عزیز، جان لو! اللّٰہ تعالیٰ اپنے فضل سے جس بات سے راضی ہو، تمھیں اُس کی توفیق دے اور جس سے ناراض ہو، اُس سے تمھیں دور رکھے ''کہ قرآن کا مرتبہ جلیل ہے، اُس کی منزلت عظیم ہے، خداوند تبارک وتعالیٰ نے انسانوں پر فرض قرار دیا ہے کہ جو کچھ قرآن میں ہے، اُسے جانیں اور اُس پر عمل کریں۔

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ اللّٰہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو مبعوث فرمایا تو نبوّت کو اُن پر ختم فرما دیا۔ اُن کے بعد کوئی نبی نہیں اور اُن پر کتاب نازل فرمائی تو کتابوں کو اُس کے ذریعے ختم کر دیا۔ اب اِس کے بعد کوئی کتاب نہیں۔ اِس کتاب (قرآن) میں حلال چیزوں کو حلال قرار دیا اور حرام چیزوں کو حرام قرار دیا ہے، لہٰذا اِس کا حلال قیامت تک حلال ہے اور اِس کا حرام قیامت تک حرام ہے۔ اِسی میں تمھاری شریعت ہے اور تم سے پہلے اور بعد میں آنے والوں کی خبریں ہیں۔

اے میرے برادرِ عزیز، یہ کتاب جو آپ پڑھ رہے ہیں اور آپ کے سامنے ہے، جس کا نام ''خواص القران'' ہے، میں نے اِس کتاب میں مختلف مصادر اور اسناد سے وہ چیزیں جمع کی ہیں جن کا فائدہ ان شاء اللّٰہ تعالیٰ انسان کو اِس دنیاے فانی اور حیاتِ اخروی میں ہوگا اور میں نے موضوعات کے اعتبار سے اِسے اِس طرح مرتّب کیا ہے کہ سب سے پہلے قرآن کی فضیلت اور اِس کی قرأت کی فضیلت، پھر ختمِ قرآن کی فضیلت، پھر تعوذ باللّٰہ، یعنی اللّٰہ سے پناہ طلب کرنے کا مفہوم، پھر قرآنِ کریم میں ہر سورت کی فضیلت اور اِس بارے میں جو کچھ نبیٔ اکرم صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے اور ائمۂ اطہار سے روایت کیا گیا ہے۔ اِس کی خاصیتوں اور ثواب کے بارے میں، پھر کچھ آیاتِ مجرّبہ (آزمودہ) کی فضیلت اور اُن کی خاصیتیں رزق کے بارے میں، حسد سے متعلّق، نظر لگنے کے بارے

میں، اور عافیت کے سلسلے میں اور بیماریوں سے شفا کے لیے اور حاملہ عورت کے لیے اور خوف اور قرض سے محفوظ رہنے کے لیے، مغفرت کے لیے اور احتجاب (پوشیدہ ہونا) کے طور پر اور کچھ احراز (بچنے کی تدابیر) اور عوذ (تعویذ) جو اہل بیت علیہم السّلام سے مروی ہیں۔

اور میں نے اِس کتاب کو نہایت عاجزی کے ساتھ اور اپنی کوتاہی کا اعتراف کرتے ہوئے جمع کیا ہے کہ یہ نہایت وقیع اور عظیم الشّان کام تھا جس کا بوجھ میں نے اٹھایا ہے۔ میرا مقصود یہ تھا کہ میں بھی اُن لوگوں کی صف میں شامل ہو جاؤں جنھوں نے اِس موضوع پر قلم اٹھایا ہے۔ ہوسکتا ہے، اللّٰہ تبارک و تعالیٰ اِن اوراق کے ذریعے اُن لوگوں کو فائدہ پہنچائے جن پر امور مشتبہ ہو گئے ہیں اور حقائق جن کی نگاہوں سے مخفی ہیں اور اِس مقصد کے پیچھے اللّٰہ میرے ساتھ ہے اور وہی صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت کرنے والا ہے۔

اور ہم اُس روز شفاعت کے طلب گار ہیں جس روز نہ مال و دولت کام آئے گی اور نہ ہی اولاد، مگر وہ جو اللّٰہ کے حضور قلبِ سلیم کے ساتھ آئے۔

ضیاء حسین الاعلمی

یکم مئی ۱۹۹۹ء

بسم الله الرحمن الرحيم

پہلا باب

قرآن کی فضیلت کے بارے میں

نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا:

قرآن اللہ کے علاوہ ہر شے سے افضل ہے جس نے قرآن کی توقیر کی اس نے گویا اللہ کی توقیر کی اور جس نے قرآن کی توقیر کو ملحوظ نہیں رکھا تو اس نے اللہ کے احترام میں کمی کی، اللہ کے نزدیک قرآن کا احترام اسی طرح ہے جس طرح اولاد پر اپنے والد کا احترام لازمی ہے۔[۱]

شیخ صدوق نے اپنی سند سے محمد بن قاسم انباری سے روایت کی ہے وہ عقبہ بن عامر سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا،''اللہ اس دل پر عذاب نازل نہیں کرے گا جس نے قرآن کو سنا اور اسے یاد رکھا۔''[۲]

زرارہ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السّلام سے قرآن کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ

''قرآن نہ تو خالق ہے اور نہ ہی مخلوق، بل کہ وہ خالق کا کلام ہے۔''

اور زرارہ ہی سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام باقر علیہ السّلام سے قرآن کے بارے میں سوال کیا کہ کیا وہ خالق ہے؟ تو امام علیہ السّلام نے فرمایا، نہیں میں نے دریافت کیا

---

(۱) مستدرک الوسائل ج ۱ ص ۲۸۸ (۲) الامالی شیخ صدوق ج ۱ ص ۵

کیا وہ مخلوق ہے؟ فرمایا، نہیں، لیکن وہ خالق کا کلام ہے، یعنی وہ کلامِ خالق بالفعل ہے۔[۱]

سماعہ سے مروی ہے امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمھاری طرف اپنی کتاب نازل کی ہے اور وہ کتاب صادق اور راست باز ہے اس میں تمھاری خبر اور تم سے پہلے والوں کی خبر اور تمھارے بعد میں نے آنے والوں کی خبر ہے اور اس میں آسمان و زمین کی خبریں ہیں اور اگر کوئی آ کر تمھیں اس بارے میں خبریں دیتا تو تم حیران ہو جاتے۔[۲]

علی علیہ السّلام سے روایت ہے تمھیں کتابِ خدا پر عمل کرنا چاہیے اس لیے کہ وہ ایک مضبوط رسّی، روشن اور واضح نور، نفع بخش شفا، پیاس بجھانے والی سیرابی، تمسّک کرنے والے کے لیے حفاظت کا سامان اور وابستہ رہنے والے کے لیے نجات ہے اس میں کجی نہیں ہوتی کہ اسے سیدھا کیا جائے، نہ وہ حق سے جدا ہوتی ہے کہ اس کا رُخ موڑا جائے، کثرت سے دہرایا جانا اور بار بار سنایا جانا اسے فرسودہ نہیں کرتا جو اس کے مطابق کہے وہ سچا ہے اور جو اس کے مطابق عمل کرے وہ بازی لے جانے والا ہے۔ قرآن کا ظاہر نہایت عمدہ اور اس کا باطن بہت عمیق ہے اس کے عجائبات کبھی فنا نہیں ہوتے اور اس کے غرائبات کی کوئی انتہا نہیں اور اسی کتاب کے ذریعے سے اندھیروں کو دور کیا جا سکتا ہے۔[۳]

علی نے اپنے والد سے انھوں نے نوفلی سے انھوں نے سکونی سے انھوں نے امام صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ وہ اپنے آبا و اجداد سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا کہ کسی شخص نے نبی اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم سے سینے میں درد کی شکایت کی تو آں حضرتؐ نے اس سے فرمایا، تم قرآن سے شفا طلب کرو اس لیے ارشادِ ربّ العزّت ہے وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ (یونس ۱۰:۵۷) اور یہ شفا ہے ان بیماریوں کے لیے جو سینوں میں موج زن ہیں۔[۴]

علی بن ابراہیم اپنے والد سے اور علی بن محمد قاسانی سے اور انھوں نے قاسم بن محمد سے انھوں نے سلیمان بن داوٗد سے انھوں نے سفیان بن عیینہ سے انھوں نے زہری سے انھوں نے

---

(۱) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۱۷۔۱۸ ح ۱۱
(۲) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۱۹ ح ۱۷
(۳) ربیع الابرار ج ۲ ص ۸۰
(۴) الکافی ج ۲ ص ۶۰۰ ح ۷

کہا کہ امام علی بن الحسین نے فرمایا کہ اگر کوئی مشرق اور مغرب کے مابین مرجائے تو مجھے کوئی وحشت نہ ہوگی، اگر قرآن میرے ساتھ ہو اور جب وہ **مالك یوم الدّین** کی تلاوت فرماتے تو اس کی اتنی بار تکرار کرتے کہ یوں محسوس ہوتا تھا کہ وہ موت کے نزدیک پہنچ چکے ہیں۔[1]

(۱) الکافی ج۲ ص ۶۰۲ ح ۱۳

قرآن پڑھنے کی فضیلت

امام خوئی قدس سرّہ نے کہا:

قرآن وہ خدائی فرشتہ ہے جو دین اور دنیا کی بہتری کے لیے انسانوں کی کفالت کرتا ہے اور ان کے لیے دنیوی اور اُخروی سعادت کی ضمانت دیتا ہے، اس کی آیتوں میں سے ہر آیت ہدایت کا فیض رساں چشمہ ہے اور رہنمائی اور رحمت کی کانوں میں سے ایک کان ہے، لہٰذا جو بھی دائمی ثروت کی سعادت اور دین و دنیا کی راہوں میں کام یابی و کامرانی کا خواہاں ہو اسے چاہیے کہ کتاب اللہ العزیز سے رات کے وقت اور صبح و شام تعلّق اور تمسّک رکھے اور اس کی آیاتِ کریمہ کو اپنی یادوں میں مقیّد کرلے اور اپنی فکر وفہم کا مزاج بنالے تاکہ وہ اس ذکر حکیم کی روشنی میں ایسی کام یابی کا سفر جاری رکھے جو کبھی ختم نہ ہو اور ایسی تجارت کرے جو کبھی نقصان سے دوچار نہ ہو۔[۱]

انس سے مروی ہے وہ کہتے ہیں رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے مجھ سے فرمایا، اے میرے بیٹے صبح کا وقت ہو یا شام کا وقت کبھی بھی تلاوتِ قرآن سے غافل نہ ہونا اس لیے کہ قرآن دلِ مردہ کو زندگی عطا کرتا ہے اور بے حیائی اور خلاف عقل باتوں سے روکتا ہے۔[۲]

شیخ نے تہذیب میں اپنی سند سے امیر المومنین علیہ السّلام سے روایت کی ہے انھوں نے

---

(۱) البیان فی تفسیر القرآن ص ۲۴ (۲) ربیع الابرار ج ۲ ص ۷۸

فرمایا، تین امور ایسے ہیں جو بلغم کو ختم کر دیتے ہیں اور حافظے کو بڑھاتے ہیں۔

(۱) مسواک کرنا (۲) روزہ رکھنا (۳) قرآن کی تلاوت کرنا۔[۱]

معاویہ بن عمار سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ مجھ سے امام صادق علیہ السّلام نے بیان فرمایا، جو بھی قرآن کی تلاوت کرتا ہے تو وہ دولت مند ہے اور اس کے بعد کسی قسم کا فقر نہیں ہے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو وہ دولت مند نہیں اس لیے کہ قرآن میں وعظ و نصیحت ہے جب وہ اس کی نصیحت کو قبول کر لیتا ہے تو وہ اپنی تمام احتیاجات میں غیر اللہ سے بے نیاز ہوجاتا ہے اور اگر وہ شخص قرآن سے دولت مند نہیں ہوتا تو پھر کوئی شے اسے غنی نہیں بنا سکتی اور یہ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کے قول کا ایک مفہوم ہے جس میں آپؐ نے فرمایا، **من لم یتغنّ بالقراٰن فلیس مِنّا** جو قرآن سے صاحبِ ثروت نہیں بنا اس کا ہم سے کوئی تعلّق نہیں ہے۔[۲]

اور اس بارے میں معصوم سے روایت ہے آپ نے فرمایا، جب کوئی شخص قرآن پڑھتا ہے اور اُس سے غلطی یا تحریف ہوجاتی ہے تو فرشتے اسے درست لکھ کر لے جاتے ہیں۔ اور اسی روایت میں ہے کہ امام علیہ السّلام نے کسی شخص سے دریافت کیا کیا تم دنیا میں بقا کے طلب گار ہو؟ تو اس نے جواب دیا ہاں۔ فرمایا، کس طرح؟ تو اس نے کہا ''**قل ھو اللہ احد**'' کی تلاوت کر کے۔ امام علیہ السّلام نے فرمایا کہ ہمارے دوستوں اور شیعوں میں سے اگر کسی کا انتقال ہوجائے اور وہ اچھّی طرح قرآن نہ پڑھ سکتا ہو تو اسے قبر میں قرآن کی تعلیم دی جاتی ہے تاکہ اللہ اس کے ذریعے سے اس کے درجے کو بلندی عطا کر دے اس لیے کہ جنّت کے درجات آیاتِ قرآنی کی تعداد کے مطابق ہیں۔ قرآن کے قاری سے کہا جاتا ہے کہ تم قرآن پڑھو اور بلندی حاصل کرلو۔[۳]

کتاب وسائل میں امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے امام علیہ السّلام نے فرمایا، تم قرآن کا علم حاصل کرو اس لیے کہ قرآن روزِ قیامت بہترین صورت میں آئے گا یہاں تک کہ ربّ العزّت کے حضور اس کی رسائی ہوگی اور اللہ اسے آواز دے کر کہے گا اے زمین پر میری

---

(۱) التہذیب ج ۴ ص ۱۹۱ ح ۵۴۵ (۲) الکافی، ج ۲ ص ۶۰۵ (۳) مراۃ العقول ج ۲ ص ۵۳۰

حجت اور میرے سچّے اور گویا کلام تم اپنا سر اٹھاؤ اور سوال کرو تمھیں عطا کیا جائے گا اور تمھاری شافعت قبول کی جائے گی تم نے میرے بندوں کو کیسا پایا؟ تو قرآن جواب دے گا اے میرے رب ان میں سے ایسے افراد بھی ہیں جنھوں نے میری حفاظت کی اور میرا خیال رکھا اور ان میں سے ایسے بھی لوگ ہیں جنھوں نے مجھے برباد کردیا اور میرے حق کو کمتر جانا اور مجھے جھٹلایا اور میں تیری تمام مخلوقات پر تیری حجت ہوں۔

اور دوسری حدیث میں ہے امام علیہ السّلام نے فرمایا کہ مومن کو یہ چاہیے کہ وہ مرنے سے قبل قرآن پڑھنا سیکھ لے اور امام علیہ السّلام نے فرمایا، تم قرآن پڑھنا سیکھو اس لیے کہ وہ دلوں کی بہار ہے، اور اس کے نور سے ضیا حاصل کرو کیوں کہ اس میں سینوں کی شفا ہے اور اس کی اچھّی طرح تلاوت کرو کیوں کہ وہ منفعت بخش قصّہ ہے اور فرمایا، جس نے قرآن پڑھا اس سے مدد طلب کی اور اسے یاد کرلیا اللہ ایسے شخص کو جنّت میں داخل کردے گا اور اس کے خاندان کے دس لوگوں کے لیے اسے شفیع بنائے گا جن کے لیے جہنّم واجب ہوچکی تھی۔ اور فرمایا کہ قرآن کے بارے میں جس پر سختی کی جائے اسے دو اجر ملیں گے اور فرمایا، جو قرآن کی مشق کرے گا اور اسے مشقت کے ساتھ یاد کرے گا اور ان میں سے وہ بھی ہوگا جو کم یاد کرے گا تو بھی اسے دو اجر ملیں گے اور وہ نیکوکاروں میں سے ہوگا۔ [1]

کتاب ثواب الاعمال میں نبی اکرؐم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ قرآن والے تمام آدمیوں میں اعلیٰ درجے پر فائز ہیں سوائے انبیا و مرسلین کے، تم صاحبانِ قرآن کو کم زور نہ کرو اور اُن کے حقوق کو کم نہ سمجھو۔

اور امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے امام علیہ السّلام نے فرمایا، جو بھی قرآن پڑھے اور وہ مومن جوان ہو تو قرآن اس کے خون اور اس کے گوشت میں شامل ہوجاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسے نیکوکار سفرائے کرام میں قرار دیتا ہے۔

اور فرمایا کہ جو بھی کھڑے ہو کر اپنی نماز میں قرآن پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے

---

(۱) دائرۃ المعارف العامہ للاعلمی ج ۱۴ ص ۳۱۷

ہر حرف کے عوض سو نیکیاں لکھ دے گا اور جو بھی اپنی نماز میں بیٹھ کر قرآن پڑھے گا تو اللہ اس کے لیے ہر حرف کے عوض پچاس نیکیاں لکھ دے گا اور جو نماز کے علاوہ قرآن پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لیے ہر حرف کے عوض دس نیکیاں لکھ دے گا۔

اور فرمایا، قرآن کا حفظ کرنے والا اور اس پر عمل کرنے والا معزز و محترم لکھنے والوں کے ساتھ ہوگا اور جو قرآن ختم کرے گا تو اس کی دُعا مستجاب ہوگی اور جو بھی قرآن میں دیکھ کر پڑھے تو اس کی بصارت کو فائدہ پہنچے گا اور اس اگر اس کے والدین کافر ہوں تو ان کے عذاب میں تخفیف ہوگی اور جو سو آیتیں پڑھے اس کے بعد سات مرتبہ کہے ''یا اللہُ'' تو اگر کسی چٹان پر پڑھے گا تو ان شاء اللہ اسے بھی اپنی جگہ سے اکھاڑ ڈالے گا۔[1]

امام موسیٰ الکاظم علیہ السّلام اپنے آباو اجداد میں سے کسی سے روایت کرتے ہیں اس شخص کے بارے میں جو سورۂ الحمد (امّ القرآن) پڑھ رہا تھا۔ امام علیہ السّلام نے فرمایا، اس نے شکر ادا کیا اور اجر پایا پھر سنا کہ وہ ''قل هوالله احد'' پڑھ رہا ہے تو فرمایا، اس نے تصدیق کی اور وہ امن پا گیا پھر سنا کہ وہ ''انا انزلناہ'' پڑھ رہا ہے تو فرمایا، اس نے سچ کہا اور اسے بخش دیا گیا پھر سنا کہ وہ آیت الکرسی پڑھ رہا ہے تو فرمایا، مبارک ہو مبارک ہو اس کے لیے جہنّم سے نجات کا پروانہ آ گیا اور فرمایا کہ جو بھی سورۂ انا انزلناہ کو بروز جمعہ بعد عصر سو بار پڑھے گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اسے اپنی رحمت کے ہزار جھونکے عطا کرے گا جسے اس نے جمعے کے دن نازل کیا تھا۔ اور فرمایا، جو مومن قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال لیموں کی سی ہے جس کا ذائقہ مزے دار اور جس کی خوش بو عمدہ ہوتی ہے اور جو مومن قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال کھجور جیسی ہے جس کا مزا تو اچھّا ہوتا ہے لیکن اس میں خوش بو نہیں ہوتی اور اس فاجر (بداخلاق، بدکردار) کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے گلِ بابُونہ کی مثال ہے جس کی خوش بو عمدہ ہے لیکن مزا کڑوا ہے اور اس فاجر کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا حنظلہ (اندرائن) کی مانند ہے جس کا مزہ تلخ ہے اور اس میں خوش بو بھی نہیں ہے اور فرمایا، تم قرآن اس طرح پڑھو کہ جسے تمھارا کان سنے اور تمھارا دل سمجھے اور اگر کوئی بندہ اپنے

(۱) دائرۃ المعارف العامہ الاعلمی ج ۱۴ ص ۳۱۸

پیروں پر کھڑے ہوکر قرآن پڑھتا ہے تو اس سے بہتر اور کچھ نہیں۔[۱]

نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے آں حضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے طٰہٰ و یٰسٓ کو مخلوقات کی تخلیق سے ہزار سال پہلے پڑھا جب فرشتوں نے سنا تو کہا کتنی سعید ہے وہ امّت جس پر یہ نازل ہوگا کتنے بابرکت ہیں وہ قلب جو اسے اٹھائیں گے اور کتنی مبارک ہیں وہ زبانیں جو ان الفاظ کو جاری کریں گی اور فرمایا کہ جس شخص نے قرآن کو اٹھا رکھا ہے اس پر لازم ہے کہ وہ رات کے وقت اس کی تلاوت کرے جب لوگ سو رہے ہوں اور دن کے وقت پڑھے جب لوگ ناشتا کر رہے ہوں اور غم کی حالت میں پڑھے جب لوگ خوشیاں منا رہے ہوں اور گریہ و زاری کے ساتھ پڑھے جب لوگ ہنس رہے ہوں اور خاموشی سے پڑھے جب لوگ بحث میں الجھے ہوئے ہوں اور خشوع کی کیفیت سے پڑھے جب لوگ غرور و تکبر میں مبتلا ہوں۔[۲]

امام باقر علیہ السّلام سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ آں حضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا، جو رات کے وقت دس آیتیں پڑھے گا تو اس کا نام غافلین میں نہیں لکھا جائے گا اور جو شخص پچاس آیتیں پڑھے گا تو اسے ذاکرین (ذکر کرنے والے) میں لکھ دیا جائے گا اور جو سو آیتیں پڑھے گا تو اسے اطاعت گزاروں میں لکھ دیا جائے گا اور جو دو سو آیتیں پڑھے گا تو اسے عاجزی کرنے والوں میں لکھ دیا جائے گا اور جو تین سو آیتیں پڑھے گا تو اسے کام یاب ہونے والوں میں لکھ دیا جائے گا اور جو پانچ سو آیتیں پڑھے گا تو اسے مجتہدین (کوشش و کاوش کرنے والے) میں لکھ دیا جائے گا اور جو ہزار آیتیں پڑھے گا تو سونے کا ڈھیر اس کے لیے لکھ دیا جائے گا۔[۳]

امام صادق علیہ السّلام سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ جو شخص بغیر پڑھے ہوئے کتاب خداوندِ عالم سے ایک حرف بھی سنے گا تو اللہ اس کے لیے ایک نیکی لکھ دے گا اس کی ایک برائی مٹا دے گا اور اس کا ایک درجہ بڑھا دے گا۔ اور جو صرف دیکھ کر بغیر آواز کے پڑھے گا تو خداوند عالم اس کے لیے ہر حرف کے بدلے ایک نیکی لکھ دے گا، اس کی ایک برائی کو مٹا دے گا اور اس کا ایک درجہ بڑھا دے گا۔ اور جو شخص ایک حرف بھی دیکھ کر سیکھے گا تو اللہ

---

(۱) المجالس، الصدوق ص ۳۶۱ (۲) دائرۃ المعارف العاملہ للاعلمی ج ۱۴ ص ۳۱۸ (۳) اصول کافی ج ۲ ص ۶۱۳

اُس کے لیے دس نیکیاں لکھ دے گا اور اس کی دس برائیوں کو مٹا دے گا اور اس کے دس درجے بڑھا دے گا۔ امام علیہ السّلام نے فرمایا کہ میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ ہر آیت کے بدلے میں بلکہ ہر حرف کے بدلے میں ایسا ہوگا جیسے با، تا وغیرہ اور فرمایا، جو بھی بیٹھ کر اپنی نماز میں قرآن کے ایک حرف کو پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے پچاس نیکیاں لکھ دے گا اور اس کی پچاس برائیوں کو مٹا دے گا اور اس کے پچاس درجے بڑھا دے گا۔ اور جو شخص اپنی نماز میں حالتِ قیام میں اس کا ایک حرف پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ ہر حرف کے عوض اس کے لیے سو نیکیاں لکھ دے گا، اس کی سو برائیوں کو مٹا دے گا اور اس کے سو درجے بڑھا دے گا اور جو بھی قرآن ختم کرلے گا تو اس کی دُعا مستجاب (قبول) ہوگی خواہ اس کی قبولیت جلدی ہوجائے یا دیر میں سائل کہتا ہے میں نے امام علیہ السّلام سے دریافت کیا میں آپ پر فدا ہوجاؤں کیا پورا قرآن ختم کرنے پر ایسا ہوگا امام علیہ السّلام نے فرمایا، ہاں، پورا قرآن ختم کرے۔

نیز امام جعفر صادق علیہ السّلام سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ تم قرآن کو اپنے حق کے لیے ختم کرو، یعنی جو کچھ تم جانتے ہو اسے پڑھو۔[1]

اس موضوع پر بے شمار احادیث موجود ہیں جو ان احادیث سے واقفیت حاصل کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ بحار الانوار کی انّیسویں جلد کا مطالعہ کرے۔

(۱) اصول کافی ج ۲ ص ۲۱۴

قرآن میں دیکھ کر پڑھنے کی فضلیت کے بارے میں

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا، جو بھی قرآن کو دیکھ کر پڑھے گا تو اس کی آنکھوں کو اس سے فائدہ پہنچے گا اور اس کے والدین کے عذاب میں کمی ہوجائے گی خواہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہوں۔[۱]

امام صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ مجھے اس بات سے خوشی ہوتی ہے کہ اگر گھر میں قرآن موجود ہوتا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے ذریعے شیاطین کو اس گھر سے باہر نکال دے۔[۲]

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تین چیزیں اللہ کے حضور شکایت کریں گی، مسجدِ ویران جہاں اہلِ مسجد نماز نہ پڑھتے ہوں، اور وہ عالم جو جاہلوں کے درمیان ہو، اور لٹکا ہوا قرآن جس پر غبار جم رہا ہو جسے پڑھا نہ جاتا ہو۔[۳]

اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ اس نے امام صادق علیہ السّلام سے سوال کیا وہ کہتا ہے کہ میں نے امام علیہ السّلام سے کہا میری جان آپ پر قربان ہو میں نے زبانی پڑھ کر قرآن یاد کیا ہے تو کیا اس کا بغیر کتاب دیکھے پڑھنا افضل ہے یا میں قرآن میں دیکھ کر پڑھوں؟ اسحاق کہتے ہیں کہ امام علیہ السّلام نے جواب دیا تم جب قرآن پڑھو تو اسے دیکھ کر پڑھا کرو کیوں کہ

(۱، ۲، ۳) اصول کافی ج ۲ ص ۶۱۳

یہ افضل ہے کیا تم نہیں جانتے کہ قرآن میں نظر کرنا (دیکھنا اور غور وفکر کرنا) عبادت ہے۔[۱]

اور امام خوئی قدس سرّہ نے اس نکتے کی طرف اشارہ کیا ہے وہ فرماتے ہیں قرآن میں دیکھ کر پڑھنے پر ابھارنے کے لیے ایک بہت عظیم نکتہ ہے جس کی طرف متوجّہ ہونا چاہیے کہ اس میں اشارہ ہے کہ اس طرح قرآن کی مٹنے اور ختم ہوجانے سے حفاظت ہوگی کیوں کہ اس کے بہت سے نسخے موجود ہوں گے اس لیے کہ اگر زبانی قرأت کو کافی سمجھا گیا تو کتاب کے نسخوں کو ترک کردیا جائے گا اور قرآن کے نسخوں میں کمی آجائے گی اور ہوسکتا ہے کہ یہ بات اس کے آثار کو مٹا دینے تک پہنچ جائے۔[۲]

(۱) اصول کافی ج ۲ ص ۶۱۳ (۲) البیان ص ۲۶

گھروں میں تلاوت کرنے کی فضیلت

نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا:

تم اپنے گھروں کو تلاوتِ قرآن سے منوّر کرو اور اسے قبرستان نہ بناؤ جیسا یہودیوں اور عیسائیوں نے کر رکھا ہے وہ اپنے گرجا گھروں اور کلیساؤں میں نمازیں پڑھتے ہیں اور انھوں نے گھروں کو خالی چھوڑ دیا ہے اس لیے کہ جب گھر میں کثرت سے تلاوت قرآن ہوگی تو اس گھر کے خیر میں اضافہ ہوگا اور اس کے ساکنین کو فراخی ملے گی اور یہ گھر آسمان والوں کے لیے اسی طرح روشن ہوجائے گا جس طرح آسمان کے ستارے زمین والوں کے لیے روشن نظر آتے ہیں۔[۱]

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے امام علیہ السّلام نے فرمایا:

کہ جب کوئی مسلمان شخص گھر میں قرآن کی تلاوت کرتا ہے تو آسمان والے اسے اسی طرح دیکھتے ہیں جس طرح زمین کے ساکنین آسمان میں چمک دار ستارے کو دیکھتے ہیں۔[۲]

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ امیر المومنین علیہ السّلام نے فرمایا کہ جس گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے تو اس گھر کی برکت بڑھ جاتی ہے۔ فرشتے اس گھر میں تشریف لاتے ہیں شیاطین اس گھر کو خیر باد کہہ دیتے ہیں اور وہ

(۱،۲) اصول کافی ج ۲ ص ۶۱۰

گھرآسمان والوں کے لیے اسی طرح روشن ہوتا ہےجس طرح ستارے زمین والوں کو روشن نظر آتے ہیں اورجس گھر میں قرآن نہیں پڑھا جاتا اور اللہ تعالیٰ کا ذکرنہیں کیا جاتا تو اس گھر میں برکت کم ہوجاتی ہےاورفرشتے اس گھرکوچھوڑ دیتے ہیں اورشیطان اس گھر میں بسیرا کر لیتے ہیں۔[۱]

امام رضا علیہ السّلام سے مروی ہے جو نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے روایت کرتے ہیں آں حضرتؐ نے فرمایا،تم قران کا ایک حصّہ اپنے گھروں کے لیے قرار دے لو اس لیے کہ جس گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہےتو وہ گھر والوں کے لیے آسانی فراہم کرتا ہے اور گھر میں خیر بڑھ جاتا ہے اوراس کے رہنے والوں کو فائدہ ہوتا رہتا ہے۔

اور اگراس گھر میں قرآن نہیں پڑھا گیا تو گھر کے رہنے والے تنگی میں مبتلا ہوجاتے ہیں، خیرکم ہوجاتا ہے اوراس کے رہنے والے مسلسل خسارے میں رہتے ہیں۔[۲]

---

(۱) اصول کافی ج ۲ ص ۶۱۰ (۲)القرآن ثوابہ،ص ۳۱

اس بارے میں کہ قرآن میں ہر شے کی وضاحت ہے

امام جعفر صادق علیہ السّلام سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن کریم میں ہر چیز وضاحت نازل کی ہے یہاں تک کہ خدا کی قسم کسی ایسی چیز کو نہیں چھوڑا بندے جس کی ضرورت محسوس کرتے ہوں بندہ یہ نہیں کہہ سکتا کاش یہ بات قرآن میں ہوتی اور نازل کردی گئی ہوتی کہ اللہ اس کے بارے میں آیت نازل کردیتا ہے۔[۱]

اور عبدالاعلی بن اعین سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام صادق علیہ السّلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں فرزندِ رسول ہوں اور میں کتابُ اللہ کے بارے میں زیادہ جانتا ہوں اور اس میں تخلیق کے آغاز کا ذکر اور قیامت تک ہونے والے واقعات موجود ہیں اس میں آسمان کی خبر، زمین کی خبر، جنّت اور جہنّم کی خبریں اور جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہونے والا ہے سب کچھ موجود ہے۔ میں ان تمام امور کو سب سے زیادہ اس طرح جانتا ہوں جیسے میں اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔ اللہ ربّ العزّت نے ارشاد فرمایا، فیہ تبیان کل شیء اس قرآن میں ہر چیز کی وضاحت موجود ہے۔[۲]

امام صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ اللہ کی کتاب میں تم سے پہلے جو کچھ ہو چکا اور تمھارے بعد جو کچھ ہونے والا ہے ان سب کی خبریں اور تمھارے مابین جو فاصلے ہیں ان کا

(۱،۲) اصول کافی ج ۱ ص ۱۵۰ ح ۸۔۱۰

بھی ذکر ہے اور ہم اسے جانتے ہیں۔[۱]

امام موسیٰ الکاظم علیہ السّلام سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ ان سے سوال کیا گیا؟ کیا کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ میں سب کچھ ہے یا آپ بھی اس بارے میں کچھ فرمائیں گے؟ امام علیہ السّلام نے فرمایا، تمام چیزیں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ میں موجود ہیں۔[۲]

(۱،۲) اصول کافی ج ۱ ص ۱۵۰ ح ۸۔۱۰

قرآن کوعمدہ انداز میں اورٹھہرٹھہر کر پڑھنے کی فضیلت

عبداللہ بن سلمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام صادق علیہ السّلام سے اللہ تعالیٰ کے قول ''ورتل القراٰن ترتیلا'' کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے فرمایا کہ امیرالمومنین علیہ السّلام نے فرمایا،تم اسے واضح طور سے بیان کرو نہ تو اسے شعر کی طرح جلدی جلدی پڑھو اور نہ اس طرح پھیلاؤ جیسے ریت بکھر جاتی ہے البتہ اپنے سنگین دلوں میں خوفِ خدا پیدا کرو اور تم میں سے ہر ایک کا مقصد (جلدی جلدی) آخری سورے تک پہنچنے کا نہ ہو۔[۱]

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ قرآن غم والم کے ساتھ نازل ہوا ہے، لہٰذا تم غمگین ہوکر اس کی تلاوت کرو۔[۲]

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ تم قرآن کی تلاوت عربوں کے لحن اور آواز میں کرو اور خبردار فاسق اور گناہ گاروں کے لحن کو نہ اپناؤ اس لیے کہ میرے بعد ایسی قومیں آئیں گی جو قرآن کو حلق میں گھما کر گانے کی آواز میں اور نوحے کی آواز میں اور رہبانیت کے طرز پر پڑھیں گی۔ ایسے افراد کا کا بلند آواز میں پڑھنا جائز نہیں ہے ان کے دل اور جو اُن کے حال سے متأثّر ہوئے ہیں ان کے دل پلٹ چکے ہیں۔[۳]

معاویہ بن عمار سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں امام صادق علیہ السّلام سے عرض کی

---

(۱) اصول کافی ج ۲ ص ۶۱۴ (۲، ۳) اصول کافی ج ۲ ص ۶۱۴

کہ کوئی شخص دیکھتا نہیں ہے کہ اس نے دعا اور قرأت قرآن کے بارے میں کچھ کیا ہے اور قرأت قرآن کر رہا ہے کہ اس کی آواز بلند ہو جاتی ہے؟ امام علیہ السّلام نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ امام علی بن الحسین زین العابدین علیہ السّلام بہت خوب صورت آواز میں قرآن کی تلاوت کیا کرتے تھے جب وہ رات کے وقت عبادت کے لیے کھڑے ہوتے اور قرآن پڑھتے تو اُن کی آواز بلند ہوتی تو راستا چلنے والے جن میں سقّا حضرات ہوتے تھے وہ کھڑے ہو جاتے تھے اور اُن کی قرأت کو نہایت غور سے سنتے تھے۔

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے کہ مکروہ ہے کہ سورۂ قل ھو اللہ احد کو ایک سانس میں پڑھا جائے۔

ختم قرآن کی فضلیت کے بارے میں

علی بن مغیرہ ابوالحسن علی بن موسٰی الرضا سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام علیہ السّلام سے دریافت کیا کہ میرے والد نے آپ کے جد سے ہر شب میں ختم قرآن کے بارے میں سوال کیا تھا؟ تو آپ کے جد نے فرمایا تھا ہر رات میں تو اس نے کہا ماہ رمضان میں تو آپ کے جد نے اس سے کہا ماہ رمضان میں تو میرے والد نے اُن سے کہا تھا میں اپنی استطاعت کے مطابق ایسا کرتا ہوں تو میرے والد ماہ رمضان میں چالیس قرآن ختم کیا کرتے تھے اپنے والد کے بعد میں بھی ختم کرتا ہوں کبھی میرے ختم زیادہ ہوتے ہیں اور کبھی کم ہوجاتے ہیں یہ منحصر ہوتا ہے میری فراغت اور میری مصروفیت اور میری چُستی اور میری سستی پر جب عیدالفطر کا دن ہوتا ہے تو میں رسول اللہ کے لیے ایک ختم کرتا ہوں اور دوسرا ختم حضرت علیؑ کے لیے ہوتا ہے اور ایک ختم حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اور ایک ختم ائمہ علیہم السّلام کے لیے۔ یہاں تک کہ میں آپ تک پہنچا ہوں اور آپ کے لیے ایک ختم کردیا ہے۔ اس وقت سے لے کر اب تک میں اس حالت پر باقی ہوں آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟ امام علیہ السّلام نے فرمایا، تم اس پر عمل کرتے رہو تم قیامت کے دن ان کے ساتھ رہو گے میں نے آواز تکبیر بلند کی اور اللہ اکبر کہا اور تعجّب سے پوچھا کہ کیا میرے لیے ایسا ہوگا تو امام علیہ السّلام نے فرمایا، بے شک بے شک بے شک ایسا ہی ہوگا۔[1]

---

(۱) اصول کافی ج ۲ ص ۶۱۹

قرآن جن اقسام پر نازل ہوا اس بارے میں

اصبغ بن نباتہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے امیرالمومنین علیہ السّلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن تین اقسام پر نازل کیا گیا۔ ایک حصّہ ہمارے اور ہمارے دشمن کے بارے میں اور ایک حصّہ شریعت اور امثال کے بارے میں اور ایک حصّہ فرائض اور احکام کے بارے میں۔[۱]

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ قرآن چار حصّوں میں تقسیم ہے ایک چوتھائی حلال کے بارے میں، ایک چوتھائی حرام کے بارے میں، ایک چوتھائی شریعت اور احکام کے بارے میں اور ایک چوتھائی تم سے پہلے والوں کی خبریں اور تمھارے بعد میں آنے والوں کی اطلاعات اور جو کچھ اختلافات تمھارے مابین ہیں اُن کے بارے میں۔[۲]

امام باقر علیہ السّلام فرماتے ہیں قرآن چار حصّوں میں منقسم ہے۔ ایک چوتھائی ہمارے بارے میں اور ایک چوتھائی ہمارے دشمن کے بارے میں اور ایک چوتھائی فرائض اور احکام سے متعلّق ہے اور ایک چوتھائی شریعت اور امثال میں اور قرآن کا قیمتی ونفیس حصّہ ہمارے لیے ہے۔[۳]

عبداللّٰہ بن سنان روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام صادق علیہ السّلام سے

(۱۔۳) اصول کافی ج ۲ ص ۶۲۷

قرآن اورفرقان کے بارے میں سوال کیا؟ تو امام علیہ السّلام نے فرمایا، قرآن سے مراد مکمّل کتاب ہے اور جو کچھ ہو چکا اس کا ذکر ہے اور فرقان وہ محکم امور ہیں جن پر عمل کیا جاتا ہے اور جو بھی محکم ہے وہ فرقان ہے۔[۱]

ابوبصیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام صادق علیہ السّلام سے سنا ہے وہ فرمارہے تھے کہ قرآن حکم دینے والا اور روکنے والا ہے وہ جنّت کے بارے میں حکم دیتا ہے اور جہنّم سے روکنے کی تدبیر کرتا ہے۔[۲]

(۱) تفسیر عیاشی ج۱ ص۲۰ ح۱ (۲) تفسیر عیاشی ج۱ ص۲۱ ح۶،۷

قرآن میں سب سے پہلے اور سب سے آخر میں کیا نازل ہوا

قرآن کریم کے نزول اجمالی کو مستثنیٰ کرتے ہوئے اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ ہم کہیں قرآن رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم محکم طور سے اجمالی نازل ہوا یا یہ کہ وہ دنیاوی آسمان پر نازل ہوا اس لیے کہ قرآن کے نازل ہونے کی ابتدا مکہّ مکرّمہ میں سورۂ علق سے ہوئی۔ امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ سب سے پہلے رسول اللہ پر جو نازل ہوا وہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اِقرء باسم ربّك الذّی خلق۔۔۔ تھا[1]

اور زنجانی نے کہا کہ صحیح بات یہی ہے کہ قرآن کریم میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا قول اِقرء باسم ربّك الذّی خلق۔۔۔ نازل ہوا۔[2]

اور سورتوں میں آخری سورت اذا جاء نصر اللہ والفتح ہے اور یعقوبی نے کہا، کہا گیا ہے کہ آخری آیت جو نازل ہوئی وہ ''اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ'' (المائدۃ۵:۳) ہے اور یہ روایت صحیح اور صریح طور سے ثابت ہے اور یہ آیت اُس وقت نازل ہوئی جب غدیر خم میں امیرالمومنین کی ولایت کا اعلان ہوا۔[3]

(۱) مجلہ رسالۃ الاسلام بغداد ۹، ۱۰ سالِ دوم ص۲۹

(۲) زنجانی تاریخ القرآن ص ۳۰

(۳) تاریخ یعقوبی ج ۲ / ۳۵

اور کہا گیا ہے کہ آخری آیت جو نازل ہوئی وہ قول خدا ''وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۟ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ''(بقرہ۲:۲۸۱) ہے۔ ماوردی نے کہا کہ یہ آیت حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ میں قربانی کے دن نازل ہوئی تھی اور کہا گیا ہے کہ آخری آیت جو نازل ہوئی وہ سود کی حرمت کا حکم تھا۔[۱]

کون سی آیت آخر میں نازل ہوئی ہے اس بارے میں اختلاف اس لیے واقع ہوا کہ راویوں نے اپنے ظن کے مطابق فیصلہ کیا اور اپنے اجتہاد سے کام لیا ان میں سے ہر ایک نے وہ روایت لے لی جسے اُس نے رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے ان کی بیماری سے کچھ پہلے سنا تھا۔ جیسا کہ یہ احتمال بھی ہے کہ آیت نازل ہونے کے آں حضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم بعد اس کی تلاوت پہلے نازل شدہ آیات کے ساتھ مِلا لیا کرتے تھے تا کہ اسے ساتھ ساتھ لکھا جاسکے تو سامع کی سمجھ میں یہ آیا کہ یہی آخری آیت ہے جو نازل ہوئی ہے اور آیات کا نزول بعثت کے بعد آپ کی دورانِ حیات ہوتا رہا اس تسلسل کے ساتھ نہیں جیسا کہ مُدَوّنہ قرآن میں وارد ہوا ہے اکثر ایسا ہوتا تھا کہ ایک آیت یا سورت کی کچھ آیتیں نازل ہوئیں اس کے بعد دوسری کسی سورت کی آیتیں نازل ہوئیں اور رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اللہ کی تعلیم کے مطابق آیات کو اُن کی سورتوں سے ملحق کردیتے تھے وہ فرماتے تھے ''الحقوا الآية كذا بالسورة كذا'' اس آیت کو اس سورے سے ملحق کردو۔

ابن عباس نے کہا کہ جبرئیل علیہ السّلام نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر جب بھی وحی لے کر آئے تھے تو آں حضرتؐ سے فرماتے تھے کہ اس آیت کو اس سورے میں فلاں مقام پر رکھ دیجیے۔[۲]

احادیث کے مطالعے سے پتا چلتا ہے کہ قرآن کا اکثر حصّہ جدا جدا متفرق طور پر نازل ہوا[۳] اور اللہ کے فرشتۂ امین حضرت جبرئیل علیہ السّلام سال بھر میں جتنا قرآن نازل ہوتا تھا اسے رسول اللّٰہ کے سامنے پڑھ کر سناتے تھے اور یہ کہ جبرئیل علیہ السّلام نے آں حضرتؐ کی حیاتِ طیبہ کے آخری سال میں دو مرتبہ پورا قرآن آپ کی خدمت میں پیش کیا، یعنی پڑھ کر سنایا۔[۴]

(۱) البرھان ج ۱ ص ۲۱۰
(۲) الیعقوبی تاریخ یعقوبی ج ۲ ص ۳۶
(۳) الزنجانی تاریخ القرآن ص ۳۲
(۴) ابن کثیر فضائل القرآن ص ۳

قرآن کریم کی وہ سورتیں جوعزائم کہلاتی ہیں ان کے سجدوں کی کیفیت

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا، اگر سورۂ عزائم کی چار سورتوں میں سے کچھ پڑھا جائے اورتم سن رہے ہوتو سجدہ کرلوخواہ تم بے وضو ہو اورتم حالتِ جنابت میں ہو اورعورت بھی نماز نہ پڑھ سکتی ہو پھر بھی سجدہ کرلے اورقرآن کی دیگر سورتوں کے بارے میں تمھیں اختیار ہے چاہے سجدہ کرو یا نہ کرو۔[1]

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے کہ عزائم چار ہیں (۱) اقرء باسم ربّک الذی خلق (۲) والنجم (۳) تنزیل السجّدہ (۴) اورحم السجدہ۔[2]

علی بن جعفر اپنی کتاب میں اپنے بھائی سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام علیہ السّلام سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا جونمازِ جماعت پڑھ رہا تھا کہ کسی شخص نے آیتِ سجدہ کی تلاوت کی ایسے وقت میں کیا حکم ہے؟ امام علیہ السّلام نے فرمایا، اسے چاہیے کہ سر سے اشارہ کرے۔[3]

نیز اپنی سند سے روایت کی ہے انھوں نے کہا کہ میں نے ایک ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا جو اپنی نماز پڑھ رہا تھا کہ کسی دوسرے شخص نے آیت سجدہ کی تلاوت کی تو امام علیہ السّلام

(۱) فروع کافی ج ۱ ص ۸۷ (۲) الخصال ج ۱ ص ۱۲ (۳) بحارالانوار ج ۴ ص ۱۵۶

نے فرمایا کہ اگر اس نے عزائم اربع میں سے کسی آیت کو سنا ہے تو وہ سجدہ کرلے پھر کھڑے ہوکر اپنی نماز کو تمام کرے۔ لیکن اگر واجب نماز پڑھ رہا ہے تو سر سے اشارہ کرلے۔[1]

امام باقر علیہ السّلام سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میرے والد حضرت علی بن الحسین علیہما السّلام کو جب بھی اللہ کی کوئی نعمت یاد آتی تھی وہ سجدہ کیا کرتے تھے اور جب بھی قرآن مجید کی اس آیت کی تلاوت کرتے جس میں سجدہ واجب ہوتا تو وہ سجدے کرتے تھے اسی سبب سے آپ کا نام سجاد ہوگیا۔[2]

---

(۱) بحار الانوار ج ۴ ص ۱۵۶

(۲) علل الشرائع ص ۸۸

اللہ تعالیٰ سے پناہ کس طرح طلب کی جائے

تمام قاریوں کا اس امر پر اتّفاق ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سے پہلے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھا جائے اور اس جملے کا مفہوم یہ ہے کہ میں اللہ کی پناہ میں آنا چاہتا ہوں نہ کہ اس کے غیر کی اس لیے کہ ''استعاذہ'' درحقیقت ''اِستجارہ'' ہے اور شیطان لغت میں جن، انسان اور چوپائے جانوروں میں ہر سرکش کو کہا جاتا ہے۔ اسی لیے ارشاد ربّ العزّت ہوا وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ (انعام ۶: ۱۱۲) اور اسی طرح ہم نے جنات اور انسان شیاطین میں سے ہر نبی کے دشمن بتائے، انسانوں میں سے شیاطین بنائے ہیں جس طرح جنوں میں سے شیاطین کو بنایا ہے اور ہر سرکش کو شیطان کہا جاتا ہے کیوں کہ وہ اپنے اخلاق اور افعال میں اپنے دیگر ابنائے جنس سے جدا ہوتا ہے اور خیر سے بھی دور ہوتا ہے۔[۱]

رجیم بروزنِ فعیل ہے اور مفعول کے معنیٰ دیتا ہے، یعنی مَرجُوم جس پر قول یا فعل سے لعنت کی جائے اور اسی مفہوم سے متعلّق اللہ کا قول ہے لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ (مریم ۱۹: ۴۶) (اے ابراہیم اگر تم باز نہ آئے تو میں تمھیں ضرور رجم کروں گا) اور جائز ہے کہ شیطان رجیم ہو اس لیے کہ اللہ نے اسے اپنے آسمان سے نکال دیا اور شہاب ثاقبہ کے ذریعے اس پر سنگ باری کی۔

---

(۱) مجمع البیان

دوسرا باب

قرآن مجید کی سورتوں کی خصوصیات اور ان کی فضیلت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور سورۂ فاتحہ کی فضیلت اور ان کی خصوصیات

امام خوئی قدس سرّہ سورۂ فاتحہ کی فضیلت کے بارے میں فرماتے ہیں اس سورت کی فضیلت کے لیے یہی کافی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورۃ الحجر میں اسے قرآن کریم کے مقابل اور مماثل قرار دیا ہے وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ﴿۸۷﴾ (الحجر ۱۵:۸۷) (ہم نے آپ کو بار بار دہرائی جانے والی سات آیتیں اور قرآن عظیم دیا ہے) اور اس سورے کا نماز میں پڑھنا لازمی ہے اگر دوسری تمام سورتیں نماز میں پڑھی جاتیں تو بھی اس سورت سے مستغنی نہیں کرتیں اور نماز دین کا ستون ہے اور اسی کے ذریعے مسلمان کو ایک کافر سے ممتاز کیا جاتا ہے۔

شیخ صدوق نے اپنی سند سے امام حسن بن عسکری علیہ السّلام سے روایت کی ہے وہ اپنے آباو اجداد سے اور وہ امیر المومنین علیہ السّلام سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فاتحۃ الکتاب کی ایک آیت ہے اور یہ سات آیتیں ہیں جو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے مکمّل ہوتی ہیں میں نے رسول اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے یہ کہا کہ اے محمد وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ﴿۸۷﴾

اللہ تعالیٰ نے مجھے سورۂ فاتحہ عطا کر کے مجھ پر احسان کیا ہے اور اسے قرآن عظیم کے

مدِّ مقابل قرار دیا ہے اور سورۂ فاتحہ ان تمام چیزوں سے افضل ہے جو عرش کے خزانوں میں ہیں۔

بخاری نے ابی سعید بن معلّٰی سے روایت کی ہے انھوں نے کہا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا نبی اکرم صلّی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے مجھے بلایا میں نے انھیں جواب نہیں دیا (اس کے بعد) میں نے کہا یارسول اللّٰہ میں نماز پڑھ رہا تھا تو آں حضرتؐ نے فرمایا، کیا اللّٰہ تعالٰی نے ارشاد نہیں فرمایا، اسۡتَجِیۡبُوۡا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوۡلِ اِذَا دَعَاکُمۡ (انفال۸:۲۴) جب اللّٰہ اور رسول تمھیں آواز دیں تو ان کی آواز پر لبیک کہو۔ اس کے بعد آں حضرتؐ نے فرمایا، قبل اس کے کہ تم مسجد سے باہر چلے جاؤ کیا میں تمھیں قرآن کی سب سے عظیم سورت کی تعلیم نہ دے دوں؟ انھوں نے میرا ہاتھ تھاما پس جب ہم نکلنے لگے تو میں نے کہا یارسول اللّٰہ آپ نے فرمایا تھا کہ آپ مجھے قرآن کی سب سے عظیم سورت سکھائیں گے تو آں حضرتؐ نے فرمایا، الحمدللّٰہ رب العٰلمین یہی سبعِ مثانی (سات آیتیں جو دوبار نازل ہوئیں) اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا کیا گیا ہے۔[1]

سلمہ بن محمد کہتے ہیں کہ میں نے امام صادق علیہ السّلام کو یہ فرماتے سنا ہے اگر کسی کو سورۃ الحمد سے شفا نہیں ہوتی تو پھر کسی چیز سے اسے شفا نہیں ہوگی۔[2]

ابوبکر حضرمی سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا، اگر تم کو کوئی حاجت ہو تو مثانی اور دوسری سورت پڑھ کر دو رکعت نماز پڑھو اور اللّٰہ سے دعا طلب کرو میں نے سوال کیا اللّٰہ آپ کو جزاے خیر دے مثانی سے کیا مراد ہے؟ تو امام علیہ السّلام نے فرمایا، سورۂ فاتحہ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم الحمد للّٰہ رب العٰلمین۔[3]

سلیمان جعفری سے مروی ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ میں نے امام ابوالحسن علی بن موسیٰ الرضا علیہما السّلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب بھی تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے قریب جائے تو اس سے پہلے مہربانی کا برتاو کرنا چاہیے اس سے اس کا دل نرم ہوجائے گا اور اس کی خرابیاں ختم ہوجائیں گی اس کے بعد جب وہ اپنی ضرورت پوری کرنے لگے تو تین مرتبہ بسم اللّٰہ کہے اگر اس کے بعد قرآن مجید کی کسی آیت کے پڑھنے پر قدرت رکھتا ہو جو اسے یاد ہو تو وہ پڑھے، ورنہ

---

(۱) البخاری ج ۶ ص ۱۰۳ فاتحہ الکتاب (۲) و (۳) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۳۴

بسم اللہ پڑھنا ہی کافی ہے۔[1]

امام صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ اگر کسی کو بیماری لاحق ہوجائے تو وہ اپنے گریبان میں سات مرتبہ سورۂ حمد کی تلاوت کرے اگر بیماری ختم ہوجائے تو درست ہے، ورنہ ستّر مرتبہ ایسا عمل کرے میں اس کی صحّت یابی کی ضمانت لیتا ہوں۔[2]

نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا، جب مومن صراط سے گزرتا ہے اور یہ کہتا ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تو جہنّم کے شعلے بجھنے لگتے ہیں اور جہنّم اس سے کہتی ہے اے مومن تو گزر جا تیرے نور نے میرے شعلوں کو بجھا دیا ہے۔[3]

ربیع الابرار میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے روایت ہے کہ ایسی دعا کبھی مسترد نہیں ہوگی جس کا آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے کیا جائے اس لیے کہ میری امّت کے لوگ جب قیامت کے دن آئیں گے تو یہ کہیں گے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تو ان کے حسنات (نیک کام) میزانِ عمل پر وزنی ہوجائیں گے تو دوسری امّتیں کہیں گی کہ امّتِ محمدی کے حسنات کا وزن کس وجہ سے بڑھ گیا ہے تو انبیا جواب دیں گے کہ ان کے کلام کی ابتدا تین ناموں سے ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے نام ہیں اگر اسے ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور دوسرے پلڑے میں تمام مخلوقات کی برائیاں رکھی جائیں تو ان کے حسنات کا وزن زیادہ ہوگا۔

نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے آں حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر الحمد کو سات مرتبہ پڑھا جائے تو ہر بیماری سے شفا ہے اور اگر اسے سو مرتبہ پڑھ کر اللہ کی حفاظت حاصل کر لی جائے تو خواہ روح جسم سے نکل چکی ہو اللہ اس کی روح کو دوبارہ جسم میں پلٹائے گا۔

امام صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ اگر کسی میّت پر ستّر بار سورۂ حمد پڑھی جائے اور اس میں روح دوبارہ واپس آجائے تو اس میں کوئی تعجّب کی بات نہیں ہے۔

نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے کہ جب استاد بچّے سے کہتا ہے کہ کہو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور بچّہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہتا ہے تو خداوند عالم بچّے کے لیے اس کے والدین

---

(۱) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۳۵ (۲) امال طوسی ج ۱ ص ۲۹۰ (۳) جامع الاخبار ص ۴۲

کے لیے اور مُعلّم کے لیے نجات کا پروانہ لکھ دیتا ہے۔

ابن مسعود سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اسے ''زبانیہ'' (جہنّم کے فرشتے) سے نجات دلا دے تو اس پر لازم ہے کہ وہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے جس میں ۱۹ حروف ہیں تاکہ اللہ ہر حرف کے عوض اسے ایک سپر عطا کردے۔

نبی اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم سے سوال کیا گیا کہ کیا شیطان انسان کے ساتھ کھانا کھاتا ہے تو آں حضرتؐ نے فرمایا، ہاں جس دسترخوان پر اللہ کا نام نہ لیا جائے تو شیطان اُن کے ساتھ کھانے میں شریک ہوتا ہے اور اللہ اس دسترخوان سے برکت کو اٹھا لیتا ہے۔

اور ان چیزوں کو کھانے سے منع فرمایا ہے جن پر ذبح کرتے وقت بسم اللہ نہ پڑھی گئی ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ (انعام۶:۱۲۱)

امام رضا علیہ السّلام نے فرمایا کہ آنکھ کی شفایابی کے لیے سورۃ الحمد اور معوّذتین (قل اعوذ بربّ النّاس اور قل اعوذ بربّ الفلق) اور آیۃ الکرسی کا پڑھنا فائدے مند ہے اور خوش بودار لکڑی اور خوش بودار گوند اور لوبان سے بخور دینا چاہیے۔[۱]

امیر المومنین علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ امام حسین علیہ السّلام بیمار ہوگئے تو فاطمہ زہرا انھیں اٹھا کر حضور کی خدمت میں لائیں اور آں حضرتؐ سے فرمایا، یا رسول اللہ آپ اپنے فرزند کے لیے دعا کریں کہ اللہ انھیں شفایاب کردے تو حضور اکرمؐ نے فرمایا، اے میری نورِ نظر اللہ ہی نے حسین جیسا فرزند تمھیں عطا کیا ہے اور وہی شفا دینے پر قدرت رکھتا ہے۔ جبرئیل امین نازل ہوئے اور کہا اے محمد اللہ نے کوئی سورت ایسی نازل نہیں فرمائی جس میں ''ف'' نہ ہو اور ہر ''ف'' آفت ہے سوائے حمد کے صرف اس سورت میں ''ف'' نہیں ہے، لہٰذا پانی کا ایک پیالہ لے کر چالیس مرتبہ سورۃ الحمد کی تلاوت کرو پھر وہ پانی ان پر چھڑک دو اللہ انھیں شفا دے گا۔ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے ایسا ہی کیا اور مرضیِ خدا سے حسینؑ شفایاب ہوگئے۔[۲]

---

(۱) ارشاد القلوب ج ۲ ص ۲۲۵ (۲) بحار الانوار ج ۸۹ ص ۲۶۱

سورۂ بقرہ کی فضیلت اور خصوصیات

ابو بصیر سے مروی ہے انھوں نے امام صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ امام علیہ السّلام نے فرمایا، جو بھی سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران کی تلاوت کرے گا یہ دونوں سورتیں روزِ قیامت اس کے سر پر بادلوں کی طرح سایہ فگن ہوں گی یا چھتری کی طرح اس کے سر پر سایہ کررہی ہوں گی۔[۱]

عمرو بن جمیع سے مروی ہے وہ بطریقِ مرفوع حضرت علی علیہ السّلام سے روایت کرتے ہیں حضرت علی علیہ السّلام نے کہا کہ رسول اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جس شخص نے سورۂ بقرہ کے آغاز کی چار آیتیں، آیۃ الکرسی اور اس کے بعد کی دو آیتیں اور سورۂ بقرہ کی آخری تین آیتیں پڑھیں تو وہ اپنے لیے اپنے اہل وعیال اور اپنے مال کے بارے میں ناپسندیدہ امور نہیں دیکھے گا اور شیطان اس کے نزدیک نہیں آئے گا اور وہ قرآن کو نہیں بھولے گا۔[۲]

نبی اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم سے سوال کیا گیا کہ قرآن کریم کی کون سی سورت افضل ہے تو آں حضرتؐ نے جواب مرحمت فرمایا، سورۂ بقرہ۔ پھر پوچھا گیا کون سی آیت افضل ہے فرمایا، آیۃُ الکرسی اور آپ نے کم سن شخص کو امیر بنایا محض اس لیے کہ اس نے سورہ بقرہ کو یاد کرلیا تھا۔[۳]

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۳۲ وتفسیر عیاشی ج ۱ ص ۴۳ (۲) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۴۳
(۳) المصباح کفعمی، ص ۵۸۰ مطبوعہ اعلمی

ابن عباس سے مروی ہے کہ ایک فرشتہ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے پاس آیا اور اس نے کہا اے نبی آپ کو دو سورتوں کے بارے میں بشارت ہو آپ سے پہلے یہ کسی نبی کو نہیں دی گئی تھیں۔ فاتحۃ الکتاب اور سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں "اٰمن الرّسُول سے لے کر آخر تک۔" نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا، جو بھی انھیں رات کے وقت پڑھے گا تو اس کے رات بھر کے قیام کے لیے یہ کافی ہو جائیں گی۔[1]

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے ہر چیز کے لیے بلندی ہوتی ہے اور قران کی بلندی آیت الکرسی ہے اور روایت کی گئی ہے کہ جو بھی گھر سے نکلتے وقت آیت الکرسی پڑھے گا تو واپس آنے تک ہر ناپسندیدہ چیز سے محفوظ رہے گا۔[2]

اور مجمع البیان میں امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے کہ جو بھی سورۃ الحمد کو ایک مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ دنیا کی تکلیفوں میں سے ہزار تکلیفوں اور آخرت کی دشواریوں میں سے ہزار دشواریوں کو اس سے دور کر دے گا دنیا کی سب سے زیادہ پریشان کن بات فقر و فاقہ ہے اور آخرت کی زحمتوں میں سب سے بڑھ کر عذابِ قبر ہے۔[3]

اور ابو ذر کی وصیّت میں ہے کہ انھوں نے نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے سوال کیا اللہ تعالیٰ نے آپ پر سب سے زیادہ عظیم کون سی آیت نازل فرمائی تو آں حضرتؐ نے جواب مرحمت فرمایا، آیت الکرسی۔[4]

امیر المومنین علیہ السّلام نے فرمایا کہ اگر تم سے کسی کو آنکھوں کی کوئی بیماری ہو تو اسے چاہیے کہ وہ آیت الکرسی پڑھے اور دل میں یہ خیال رکھے کہ اس سے وہ اچھّی ہو جائے گی تو اِن شاء اللہ اسے شفا حاصل ہو جائے گی۔[1]

اور امام علیہ السّلام نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی بھی جب گھر سے باہر نکلے تو اسے چاہیے کہ آل عمران کی کچھ آیتیں، آیت الکرسی، انا انزلناہ اور امّ الکتاب (فاتحہ) کی تلاوت

(۱) مصباح کفعمی ص ۵۸۰ مطبوعہ اعلمی (۲) (۳) بحار الانوار ج ۸۹ ص ۲۶۲ (۴)

(۱) بحار الانوار ج ۸۹ ص ۲۶۲

کرے اس لیے کہ اس کی وجہ سے اس کی دنیوی اور اُخروی حاجتیں پوری ہوجائیں گی۔[۱]

نبی اکرمؐ سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان سے فرمایا، اے نبی میں نے آپ کو آپ کی امّت کے لیے اپنے عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ مرحمت کیا ہے اور وہ فاتحہ الکتاب اور سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں ہیں۔[۲]

امام رضا علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی سوتے وقت آیت الکرسی پڑھے تو ان شاء اللہ اسے فالج کا خوف نہیں ہونا چاہیے اور جو بھی ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا تو کوئی زہریلی چیز اس پر اثر نہیں کرے گی۔[۳]

زرارہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام باقر علیہ السّلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دیو شیطانوں کی اولاد ہیں مومنین کی محملوں میں خلل اندازی کرتے اور داخل ہوجاتے ہیں اور ان کے خلاف ان کے اونٹوں کو بھڑکاتے ہیں، لہٰذا آیت الکرسی کے ذریعے اس سے محفوظ رہو۔[۴]

نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا، جو شخص بھی ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا تو اسے جنّت میں جانے سے کوئی نہیں روک سکتا سوائے موت کے اور جو سوتے وقت آیت الکرسی پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہمسائے اور اس کے گرد و پیش گھروں میں رہنے والوں کو امن عطا فرمائے گا اور دوسری روایت میں امام باقر علیہ السّلام سے مروی ہے جو حالتِ سجدہ میں آیت الکرسی پڑھے گا تو ہرگز جہنّم میں نہیں جائے گا۔[۵]

امام حسن علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص بیس آیتیں پڑھے گا میں اس کی ضمانت دیتا ہوں کہ اللہ اس کی حفاظت کرے گا ہر ظالم بادشاہ، ہر سرکش شیطان، ہر عادی چور اور ہر نقصان پہنچانے والے درندے سے اور یہ آیت الکرسی اور تین آیتیں سورۂ اعراف کی اِنّ ربّکم اللّٰہ سے لے کر المحسنین تک (اعراف آیت ۵۴۔۵۶) اور سورۂ صافات کی ابتدائی دس آیتیں اور سورۂ رحمٰن کی تین آیتیں یامعشرالجن والانس سے لے کر

---

(۱) بحارالانوار ج ۸۹ ص ۲۶۲ (۲) بحارالانوار ج ۸۹ ص ۲۶۳

(۳) ثواب الاعمال ص ۹۵ (۴) المحاسن ص ۳۸۰ (۵) جامع الاخبار ص ۵۳

تَنْتَصِران تک (رحمٰن ۳۴۔۳۵) اور تین آیتیں سورۃ الحشر کی هُوَاللّٰه سے آخر سورہ تک۔[۱]

نبی اکرم صلّی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ اے علی جس کے شکم میں پیلا پانی ہو اور وہ آیت الکرسی لکھ کر اس کا پانی پی لے تو اللّٰہ کے حکم سے اسے شفا مل جائے گی۔[۲]

اور اصبغ بن نباتہ نے ایک طولانی حدیث بیان کی یہاں تک کہ انھوں نے کہا کہ ایک شخص امیرالمومنین علیہ السّلام کی خدمت میں گیا اور اس نے کہا کہ میرے شکم میں پیلا پانی ہے کیا شفا ممکن ہے؟ امام علیہ السّلام نے فرمایا، ہاں بغیر درہم و دینار خرچ کیے ہوئے تم اپنے شکم پر آیت الکرسی لکھو اور اسے کسی ظرف میں لکھ کر اس کا پانی پی لو اور اسے اپنے شکم کے اندر پہنچا دو تم حکمِ خداوندی سے شفایاب ہو جاؤ گے۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا اور وہ حکمِ خدا سے شفا پا گیا۔[۳]

اُبّی نبی اکرم صلّی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلّم سے روایت کرتے ہیں آں حضرتؐ نے فرمایا کہ جس نے سورۂ بقرہ کو پڑھا تو اس پر اللّٰہ کی رحمت اور درود ہوگا اور اسے اس شخص جتنا اجر ملے گا جو سال بھر اللّٰہ کی راہ میں جنگ میں شریک ہو اور اسے خوف سے سکون نہ ملا ہو اور حضور اکرمؐ نے مجھ سے فرمایا، اے اُبی تم مسلمانوں سے کہو کہ وہ سورۂ بقرہ کی تعلیم حاصل کریں کیوں کہ اس کا پڑھنا موجب برکت ہے اور اس کا ترک کرنا باعث افسوس ہے اور بَطَلَہ اس پر قدرت نہیں رکھتے۔ میں نے سوال کیا یا رسول اللّٰہ بَطَلَہ سے کیا مراد ہے فرمایا، جادوگر۔[۴]

---

(۱) بحارالانوار ج ۸۹ ص ۲۷۱
(۲) بحارالانوار ج ۸۹ ص ۲۷۲
(۳) عُدّۃ الدّاعی ص ۲۹۳
(۴) مصباح الکفعمی ص ۵۸۰

سورۂ آل عمران کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

اُبی بن کعب نے رسول اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم سے روایت کی ہے آں حضرتؐ نے فرمایا، جو بھی سورۂ آل عمران کی تلاوت کرے گا تو اسے ہر آیت کے بدلے میں جہنّم کے پُل سے امان عطا کی جائے گی۔

ابن عباس سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا، جو شخص جمعے کے دن سورۂ آل عمران پڑھے گا تو سورج غروب ہونے تک اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے فرشتے اس شخص پر رحمت نازل کرتے رہیں گے۔

بریدہ نے کہا کہ رسول اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا، تم سورہ بقرہ اور سورۂ آل عمران کی تعلیم حاصل کرو اس لیے کہ دونوں سورتیں روشن اور چمک دار ہیں اور جو ان دونوں سے تعلّق رکھے گا تو یہ دونوں سورتیں اس کے سر پر سایہ فگن ہوں گی جیسے دو بادل ہوں یا دو پردے ہوں یا صوان کے پرندوں کی دو جماعتیں ہوں۔[۱]

نبی اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم سے روایت کی گئی ہے آپ نے فرمایا، جو بھی سورۂ آل عمران کو پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر حرف کے عوض جہنّم کی حرارت سے امان عطا فرمائے گا اور اگر اس سورے کو زعفران سے لکھ کر ایسی عورت کے گلے میں لٹکا دیا جائے جس کا حمل نہ

(۱) مجمع البیان ج ۲ ص ۲۳۲

ٹھہرتا ہوتو حکمِ خدا سے حمل ٹھہر جائے گا اور اگر اسے لکھ کر درخت خرما یا کسی پیڑ پر لٹکا دیا جائے جس کے پھل یا پتے گر جاتے ہوں تو حکمِ خدا سے وہ رُک جائیں گے۔[۱]

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا، اگر تم زعفران سے لکھ کر سورۂ آل عمران کو اس عورت کے گلے میں لٹکا دو جسے حاملہ دیکھنا چاہتے ہو تو وہ عورت حکمِ خدا سے حاملہ ہو جائے گا اور اگر کوئی تنگ دست اسے آویزان کر لے تو اللہ اس کے کام میں آسانی فراہم کر دے گا اور اسے رزق فراہم کرے گا۔[۲]

حضرت علی علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا، جب تمھیں کوئی اہم کام درپیش ہو تو جمعرات کے دن اس کی طلب میں روانہ ہو جاؤ اس لیے کہ رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا ہے، یا اللہ تو میری امّت کو جمعرات کی صبح برکت عطا فرما اور جب وہ گھر سے روانہ ہونے لگے تو آل عمران کی آخری آیتیں پڑھے اور اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ کی تلاوت کرے اور سورۃ الحمد بھی پڑھے اس لیے کہ ان سورتوں میں دنیا اور آخرت کی حاجت روائی موجود ہے۔[۳]

(۱) خواص القرآن ص ۱ (۲) خواص القرآن ص ۱ (۳) الدرالمنثور ج ۶ ص ۳۷۷

سورۂ نساء کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امیرالمومنین علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ جو شخص بھی ہر جمعے کو سورۂ نساء پڑھے گا تو فشارِ قبر سے محفوظ رہے گا۔[۱]

نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم فرماتے ہیں جس نے بھی سورۂ نساء کو پڑھا تو گویا کہ اس نے اپنے وارثوں میں میراث تقسیم کردی اور اسے غلام کو خرید کر آزاد کردینے والے شخص جیسا اجر عطا کیا جائے گا اور اسے شرک سے براءت مل جائے گی اور ایسا شخص مشیت خداوندی میں ان لوگوں میں سے ہوگا اللہ نے جن کی مغفرت فرمادی ہے۔[۲]

(۱) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲۴۱ ح ۱ (۲) مصباح کفعمی ص ۵۸۱

سورۂ مائدہ کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام باقر علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص بھی سورۂ مائدہ کو بروز جمعرات پڑھتا رہے گا تو اس کا ایمان کبھی ظلم سے آلودہ نہیں ہوگا اور وہ اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک قرار نہیں دے گا۔[1]

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۳۴

سورۂ انعام کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام رضا علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ سورۂ انعام مکمّل طور سے ایک ساتھ نازل ہوئی اور ستّر ہزار فرشتے اس کے پیچھے چل رہے تھے ان کی تسبیح تہلیل اور تکبیر کی بلند بانگ آوازیں آرہی تھیں، لہٰذا جو بھی اس سورے کی تلاوت کرے گا یہ تمام فرشتے روزِ قیامت تک اس کے لیے تسبیح کرتے رہیں گے۔[۱]

عیاشی نے ابوبصیر سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام صادق علیہ السّلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سورۂ انعام مکمّل طور سے یک بارگی نازل ہوئی اور جب یہ سورت رسول اللہ پر نازل ہوئی تو ستّر ہزار فرشتے اس سورے کی مشایعت کررہے تھے ان فرشتوں نے اس کی تعظیم وتکریم کی ہے اس سورت میں ستّر مقامات پر اللہ تعالیٰ کے نام ہیں اگر لوگوں کو پتا چل جائے کہ اس کے پڑھنے کی کتنی فضیلت ہے تو وہ اسے ہرگز ترک نہ کریں۔[۲]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا، جو شخص اللہ سے اپنی حاجت روائی چاہتا ہو تو اسے چاہیے کہ سورۂ فاتحہ اور انعام کے ساتھ چار رکعت نماز پڑھے (دو دو رکعت کرکے) اور جب قرأت سے فارغ ہو تو اپنی نماز میں کہے یَا کریمُ یَا کریمُ یَا کریمُ یَاعظیمُ یَاعظیمُ یَاعظیمُ یَا اَعْظَمَ مِنْ کُلِّ عَظِیْمٍ، یَاسَمِیْعَ الدُّعَاءِ یَامَنْ لَا تُغَیِّرُہُ الْاَیَّام

(۱) تفسیر قمی ج ۱ ص ۲۰۱ (۲) تفسیر البرھان ج ۳ ص ۵

وَاللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ، وَارْحَمْ ضَعْفِیْ، وَفَقْرِیْ وَفَاقَتِیْ، وَمَسْکَنَتِیْ فَاِنَّکَ اَعْلَمُ بِھا مِنّی، وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِحَاجَتِیْ، یَامَنْ رَحِمَ الشَّیْخَ یَعْقُوْبَ حِیْنَ رَدَّ عَلَیْہِ یُوْسُفَ قُرَّۃَ عَیْنِہٖ، یَامَنْ رَحِمَ اَیُّوْبَ بَعْدَ حُلُوْلِ بَلَآئِہٖ، یَامَنْ رَحِمَ مُحَمَّدًا وَمِنَ الْیَتَمِ اٰوَاہُ وَنَصرہٗ عَلٰی جَبَابِرَۃِ قُرَیْشٍ وَطَوَاغِیْتِھَا وَاَمْکَنَہٗ مِنْھُمْ یَامُغِیْثُ یَامُغِیْثُ بار بار اس کی تکرار کرے۔

جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ اس نماز کو پڑھنے کے دوران سورۂ انعام کے بعد اگر تم اللہ سے اس دعا کے ذریعے دعا طلب کرو گے پھر تم اپنی جو حاجت بھی اللہ سے طلب کرو گے وہ بخل سے کام نہیں لے گا اور ان شاء اللہ تمھیں منہ مانگی مراد مل جائے گی۔[۱]

ابن عباس سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ جو بھی ہر شب سورۂ انعام پڑھے گا تو وہ روزِ قیامت امن پانے والوں میں سے ہوگا اور وہ اپنی آنکھوں سے کبھی بھی جہنّم کو نہیں دیکھے گا۔[۲]

نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے روایت کی گئی ہے جو بھی سورۂ انعام کو شروع سے تَکْسِبُوْنَ (انعام ۳) تک پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ چالیس ہزار فرشتوں کو اس کے سپرد کرے گا جو قیامت کے دن تک اپنی عبادت جیسی اس کی عبادت لکھتے رہیں گے۔

اور کتاب افراد والغرائب میں ہے کہ اگر کوئی نمازِ فجر کے وقت یہ عمل کرے گا تو خداوند عالم چالیس ہزار فرشتوں کو اس کی حفاظت کے لیے نازل کردے گا اور اُن کی عبادت جیسی اس کی عبادت لکھ دے گا۔

اور کتاب وسیط میں ہے کہ اگر کوئی صبح کے وقت ایسا کرے گا تو خداوند عالم ایک ہزار فرشتوں کو اس کی حفاظت پر مامور کردے گا اور اس شخص کے لیے ان کے اعمال کی مانند قیامت کے دن تک لکھا جاتا رہے گا۔[۳]

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی سورۂ انعام کو مُشک اور زعفران سے لکھ کر مسلسل چھ دنوں تک پیے گا تو اسے خیر کثیر عطا کردیا جائے گا اور سودا کی بیماری

(۱) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۳۸۳ (۲) تفسیر عیاشی ج ا ص ۳۸۴ (۳) تفسیر البرہان ج ۳ ص ۶

اس تک نہیں پہنچے گی اور حکمِ خداوند عالم سے اسے درد والم کی تکلیف سے نجات مل جائے گی۔[1]

امام باقر علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ جب تمھیں کوئی بیماری لاحق ہوجائے اور تمھیں اس بیماری سے خوف محسوس ہوتا ہوتو تم کو چاہیے کہ سورۂ انعام پڑھوتو جس بیماری سے تم ڈر رہے ہو وہ تم تک نہیں پہنچے گی۔[2]

سلامہ بن عمرو ھمدانی سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں مدینہ منوّرہ پہنچ کر امام جعفر صادق علیہ السّلام کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے اُن سے کہا اے فرزندِ رسولِ خدا میں اہلِ خانہ کے ساتھ حج کے موقع پر بیمار ہوگیا اور میں اپنے اہلِ خانہ سے چھپ کر آپ کی خدمت میں اس بیماری کی وجہ سے پناہ لینے آیا ہوں جس نے مجھے آ لیا ہے اور یہ ایک موذی مرض ہے تو امام علیہ السّلام نے فرمایا کہ تم رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے جوار میں اور ان کی حفاظت اور حمایت میں قیام کرو اور سورۂ انعام کو شہد سے لکھ کر پی لو یہ بیماری تم سے جاتی رہے گی۔[3]

(۱) تفسیر البرھان ج ۳ ص ۶ — (۲، ۳) بحار الانوار ج ۸۹ ص ۲۷۵

سورۂ اعراف کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص ہر مہینے میں ایک مرتبہ سورۂ اعراف پڑھے گا تو وہ روزِ قیامت اُن لوگوں میں سے ہوگا جنھیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔ اگر اس سورے کو وہ ہر جمعے کے دن پڑھے گا تو وہ ان لوگوں میں سے ہوگا قیامت کے دن جن سے حساب نہیں لیا جائے گا۔ یاد رکھو کہ اس سورت میں محکم آیتیں ہیں، لہٰذا اس کی تلاوت کرنا ترک نہ کرو۔ اس لیے کہ جو بھی اس سورے کی تلاوت کرے گا قیامت کے دن یہ سورہ اس کے لیے گواہی دے گا۔[1]

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے امام علیہ السّلام نے فرمایا، جو بھی سورۂ اعراف کو ہر مہینے میں پڑھے گا تو قیامت کے دن ان لوگوں میں سے ہوگا جنھیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے اگر اس سورے کو جمعے کے دن پڑھے گا تو وہ ان لوگوں میں سے ہوگا قیامت کے دن جن سے حساب نہیں لیا جائے گا۔

اس کے بعد امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا، یاد رکھو کہ اس سورے میں محکم آیتیں ہیں، لہٰذا اس کی قرأت اور تلاوت اور اس کے ساتھ قیام کو ترک نہ کرو اس لیے کہ جو بھی اس سورے کو پڑھے گا یہ سورہ قیامت کے دن اپنے رب کے حضور اس کے لیے گواہی دے گا۔[2]

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۳۴ (۲) تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۷

نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے روایت کی گئی ہے آں حضرتؐ نے فرمایا کہ جو بھی اس سورے کو پڑھے گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ روزِ قیامت اس شخص کے اور ابلیس کے درمیان ایک پردہ ڈال دے گا اور یہ سورہ انسان کا دوست اور ہمدم رہے گا اور جو بھی اس سورت کو گلاب کے پانی اور زعفران سے لکھ کر اپنی گردن میں لٹکائے گا تو جب تک یہ تعویذ اس کے پاس رہے گا کوئی درندہ اور کوئی دشمن حکمِ خدا سے اس کے قریب نہیں آئے گا۔[1]

(۱) مصباح کفعمی ص ۵۸۲ و مجمع البیان ج ۴ ص ۲۱۱

سورۂ انفال کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا، جوشخص ہر مہینے سورۂ انفال اور سورۂ براءت پڑھے گا تو منافقت اس میں داخل نہیں ہوگی اور وہ امیرالمومنین علیہ السّلام کے شیعوں میں سے ہوگا۔[۱]

ابوبصیر امام صادق علیہ السّلام سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام علیہ السّلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو بھی سورۂ براءت اور انفال کو ہر مہینے پڑھے گا تو اس میں نفاق داخل نہیں ہوگا اور وہ یقیناً امیرالمومنین علیہ السّلام کے شیعوں میں سے ہوگا اور وہ قیامت کے دن لوگوں کے حساب سے فارغ ہونے تک ان کے شیعوں کے ساتھ جنّت کے دسترخوان سے کھائے گا۔[۲]

اور دوسری روایت میں امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے کہ اگر کوئی ہر مہینے اسے پڑھے گا تو اس کے دل میں نفاق داخل نہ ہوگا اور وہ امیرالمومنین کے شیعوں میں ہوگا۔[۳]

کتاب خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے روایت ہے کہ جو بھی سورۂ انفال کو پڑھے گا تو میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا اور میں گواہی دوں گا کہ وہ شخص نفاق سے بری ہے اور منافقین کی تعداد کے مطابق اس کے نامۂ اعمال میں نیکیاں لکھ دی

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۲۴ (۲، ۳) تفسیر العیاشی ج ۲ ص ۵۱

جائیں گی اور جو بھی اسے لکھ کر (گلے میں) آویزاں کرے گا وہ حاکم کے سامنے پیش ہو کر اپنا حق حاصل کر لے گا اور اس کی حاجت پوری ہو گی کوئی اس پر ظلم نہ ڈھا سکے گا اور یہ ہر جھگڑنے والے پر کامیاب ہو جائے گا اور اس کے پاس سے خوش و خرم باہر آئے گا اور یہ سورہ اس کے لیے مضبوط قلعہ بن جائے گا۔[1]

(۱) تفسیر البرھان ج ۳ ص ۲۶۴

سورۂ توبہ کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

کتاب خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص بھی اس سورہ (توبہ) کو پڑھے گا تو خداوند عالم اسے قیامت کے دن نفاق سے بری کر دے گا اور جو بھی اسے لکھ کر اپنے عمامے یا ٹوپی میں (تعویذ بنا کر) رکھ لے گا تو ہر جگہ چوروں سے محفوظ رہے گا اور اگر چوروں نے دیکھ بھی لیا ہو تو وہ اس سے منہ پھیر لیں گے اور اگر پورا محلہ بھی آگ کی لپیٹ میں آ جائے گا اس کا گھر جلنے سے محفوظ رہے گا اور جب تک یہ سورت تحریری شکل میں اس کے پاس موجود رہے گی آگ اس کے قریب نہیں آئے گی۔[۱]

حضرت علی علیہ السّلام سے مروی ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو سورۂ براءت سے پہلے نازل نہیں کیا گیا اس لیے کہ بسم اللہ امان اور رحمت کے لیے ہوتا ہے۔

اور امام صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ انفال اور براءت دونوں ایک ہیں۔[۲]

نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا، اے علی **قل ادعوالله او ادعوالرحمٰن** سے لے کر آخری آیت تک (۱۱۰۔۱۱۱ سورۂ اسراء ۱۷) اور **لقد جاء کم رسول من انفسکم** سے لے کر اخری آیت تک (۱۲۸۔ ۱۲۹ توبہ ۹) میری امّت کے لیے چوری سے امان ہے۔[۳]

---

(۱) تفسیر البرھان ج ۳ ص ۳۵۹ (۲) مجمع البیان ج ۵، ص ۶ (۳) بحارالانوار ج ۱۹ ص ۲۷۷

سورۂ یونس کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے کہ جو بھی سورہ یونس کو ہر دو ماہ یا تین ماہ میں پڑھے گا تو اس کے بارے میں مت ڈرو کہ وہ جاہلوں میں سے ہوگا، بل کہ ایسا شخص قیامت کے دن مقرّبین میں سے ہوگا۔[۱]

ابان بن عثمان نے محمد سے روایت کی ہے انھوں نے کہا کہ امام باقر علیہ السّلام نے فرمایا کہ ''تم پڑھو'' میں نے دریافت کیا ''میں کیا پڑھوں'' آپ نے فرمایا، یورۂ یونس کو پڑھو جب میں اس سورت کی تلاوت کرتے ہوئے اس مقام پر پہنچا لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ (یونس۱۰:۲۶) جن لوگوں نے نیک کام کیے ان کے لیے بھلائی اور مزید بھی کچھ ہے اور ان کے چہروں کو سیاہی اور ذلّت نہیں ڈھانپے گی۔ پھر اپ نے فرمایا، تمھارے لیے یہ کافی ہے۔ رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ارشادِ گرامی ہے کہ مجھے تعجّب اور حیرانی ہے کہ جب میں قرآن پڑھتا ہوں تو مجھ پر بڑھاپا کیوں نہیں آتا؟[۲]

کتاب خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ (یونس) پڑھے گا تو جن لوگوں نے حضرت یونس علیہ السّلام کو جھٹلایا ہے اور اُن کی تصدیق کی ہے اُن کی تعداد کے مطابق پڑھنے والے کو اجر اور نیکیاں عطا کی جائیں گی

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۳۵ (۲) تفسیر عیاّشی ج ۲ ص ۱۲۷

اور جو بھی اس سورے کو لکھ کر اپنے گھر میں رکھے گا اور تمام گھر والوں کے نام لکھ دے گا تو اگر اُن میں کسی قسم کا عیب ہوگا تو وہ ظاہر ہوجائے گا اور جو بھی اسے طشت میں لکھ کر صاف پانی سے دھو کر کسی ایسے شخص کو پلائے گا جس پر اتّہام لگایا گیا ہے وہ اسے گھونٹ نہ سکے گا اور وہ اسے ہرگز نہیں گھونٹے گا اور چوری کا اقرار کرلے گا۔[۱]

نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی سورۂ یونس کو پڑھے گا تو اسے بطورِ اجر دس نیکیاں ملیں گی ان لوگوں کی تعداد کے مطابق جنھوں نے حضرت یونس کی تصدیق کی تھی اور انھیں جھٹلایا تھا اور جتنی تعداد میں لوگ فرعون کے ساتھ غرق ہوئے تھے۔[۲]

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے کہ جو بھی اس سورے کو ہر ماہ پڑھے گا وہ جاہلوں میں سے نہیں رہے گا اور روزِ قیامت اس کا شمار مقرّبین میں ہوگا۔[۳]

---

(۱) تفسیر البرھان ج ۴ ص ۵ (۲ و ۳) مصباح کفعمی ص ۵۸۳

سورۂ ہود کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام باقر علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی ہر جمعے کو سورۂ ہود پڑھے گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ روزِ قیامت اس شخص کو انبیا کے زمرے میں اٹھائے گا اور قیامت کے دن اس کے غلط اعمال کا نام ونشان تک نہ ہوگا۔[1]

امام باقر علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی جمعے کے دن سورۂ ہود پڑھے گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس شخص کو مومنین اور انبیا کے زمرے میں مبعوث کرے گا اور اس سے بہت آسان حساب لیا جائے گا اور قیامت کے دن اس کے غلط کاموں کا نام ونشاں تک نہ ہوگا۔[2]

کتاب خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ (ہود) پڑھے گا تو اسے اتنا اجر وثواب ملے گا جتنے لوگوں نے حضرت ہود اور انبیا علیہم السّلام کی تصدیق کی اور انھیں جھٹلایا اور وہ شخص قیامت کے دن شہیدوں کے درجے پر فائز ہوگا اور اس سے بہت آسان حساب لیا جائے گا۔[3]

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے کہ جو بھی اس سورت کو ہرن کی کھال پر لکھ کر اپنے ساتھ رکھے گا تو خداوند عالم اس شخص کو طاقت اور نصرت عطا کرے گا اور اگر سو افراد بھی اس

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۳۵ (۲) تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۱۴۹ (۳) تفسیر برھان ج ۴ ص ۷۳

سے جنگ کریں گے وہ ان سب پر غالب آئے گا اور کام یاب ہوگا اور اگر یہ ان سے چیخ کر بات کرے گا وہ شکست کھا جائیں گے اور جو بھی اسے دیکھے گا اس سے خوف کھائے گا۔[۱]

نبی اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی سورۂ ہود کو پڑھے گا تو اسے دس گنا بدلہ دیا جائے گا ان لوگوں کی تعداد کے مطابق جنھوں نے حضرت نوح کی تصدیق وتکذیب کی اور حضرت ہود، حضرت صالح، حضرت شعیب، حضرت لوط اور حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہم السّلام کی تصدیق وتکذیب کی ہے اور ایسا شخص قیامت کے دن نیکوکاروں میں سے ہوگا۔[۲]

(۱) تفسیر برھان ج ۴ ص ۷۳ (۲) مصباح کفعمی ص ۵۸۴

سورۂ یوسف کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی سورۂ یوسف ہر روز دن کے وقت یا رات کے وقت پڑھے گا جب اللّٰہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے اٹھائے گا تو اس کا جمال یوسف کے حسن و جمال کی طرح ہوگا اور قیامت کے دن اسے کسی خوف کا سامنا نہ ہوگا اور وہ اللّٰہ کے صالح بندوں میں پسندیدہ ہوگا اور امام علیہ السّلام نے فرمایا، یہ بات توریت میں لکھی ہوئی تھی۔[1]

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ عورتوں کو کمروں میں مہمان بنا کر نہ لاؤ اور انھیں کتابت نہ سکھاؤ اور انھیں سورہ یوسف نہ پڑھاؤ البتہ انھیں چرخہ چلانا سکھاؤ اور سورۂ نور کی تعلیم دو۔[2]

امیر المومنین علیہ السّلام نے فرمایا ہے کہ اپنی عورتوں کو سورۂ یوسف کی تعلیم نہ دو اور نہ انھیں یہ سورہ پڑھ کر سناؤ اس لیے کہ اس میں آزمائشیں ہیں البتہ انھیں سورۂ نور سکھاؤ اس لیے کہ اس میں نصیحتیں ہیں۔[3]

رسول اکرم صلّی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلّم سے مروی ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنے غلاموں کو سورۂ یوسف کی تعلیم دو جس مسلمان نے اس سورے کی تلاوت کی اور اسے اپنے

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۳۵ (۲۔۳) الکافی ج ۵ ص ۵۱۶

اہل وعیال اور غلاموں اور کنیزوں کو سکھایا تو خداوند عالم اس پر موت کی سختی کو آسان بنا دے گا اور اسے ایسی طاقت عطا کرے گا کہ کوئی مسلمان اس سے حسد نہیں کرے گا۔[۱]

اور کتاب خواص القرآن میں سورۂ یوسف کے بارے میں ہے کہ امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو بھی سورۂ یوسف کو لکھ کر اپنے گھر میں تین دن رکھے اور اسے نکال کر گھر کی دیواروں میں سے ایک دیوار کی طرف گھر سے باہر لے جائے اور اسے دفن کردے اسے پتا بھی نہیں چلے گا کہ بادشاہ کا قاصد اسے اپنے پاس طلب کرے گا اور حکمِ خدا سے اس کی حاجت کو پورا کردے گا اور اس سے بہتر یہ ہے کہ اس سورے کو لکھ کر اسے پی لے تو خداوند عالم اس کے رزق میں آسانی پیدا کردے گا اور حکمِ خدا سے اس کے لیے وافر حصّہ قرار دے گا۔[۲]

(۱) مجمع البیان ج ۵ ص ۳۵۴ (۲) تفسیر البرھان ج ۴ ص ۱۶۰

سورۂ رعد کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے روایت ہے آپ نے فرمایا، جو سورۂ رعد کو بہت زیادہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ کبھی اس کا سابقہ صاعقہ (کڑک کی گونج) سے نہیں ڈالے گا خواہ وہ ناصبی کیوں نہ ہو اور اگر مومن ہو تو خداوند عالم اس شخص کو بغیر حساب کے جنّت میں داخل کردے گا اور یہ شخص اپنے اہل بیت اور دوستوں میں جسے پہچانتا ہو ان کی سفارش بھی کرے گا۔[1]

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا، جو شخص سورۂ رعد کو بہت زیادہ پڑھے گا تو وہ صاعقہ سے کبھی دوچار نہیں ہوگا خواہ وہ ناصبی کیوں نہ ہو اس لیے کہ ناصبی سے زیادہ شرانگیز کوئی اور نہیں ہوتا اور اگر پڑھنے والا مومن ہو تو اللہ اسے بغیر حساب کے جنّت میں داخل کردے گا اور اپنے گھر والوں اور اپنے جن مومن بھائیوں کو پہچانتا ہوگا ان سب کی سفارش کرے گا۔[2]

کتاب خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی اس سورے کو پڑھے گا تو اسے بطور اجر دس نیکیاں ملیں گی تمام گزرتے ہوئے بادلوں اور آنے والے بادلوں کے وزن کے مطابق اور وہ روزِ قیامت ان لوگوں میں اٹھایا جائے گا جنھوں نے اللہ سے کیا ہوا وعدہ پورا کیا ہے اور جو شخص اسے لکھ کر نماز عشا آخر کے بعد اندھیری رات میں آگ کی روشنی میں آویزاں کردے گا اور اسے فوراً ظالم و جابر بادشاہ کے

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۳۵ (۲) تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۲۱۷

دروازے پر رکھ دے گا تو وہ ہلاک ہوجائے گا اور اس کی حکومت ختم ہوجائے گی۔[1]

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے کہ جو بھی سورہ رعد کو اندھیری رات میں نماز عشا کے بعد لکھ کر اسی وقت ظالم و جابر بادشاہ کے دروازے پر رکھ دے تو اس کا لشکر اور اس کی رعایا اس بادشاہ کے خلاف ہوجائے گی اس کی بات نہیں سنی جائے گی اس کی عمر اور اس کی بات کوتاہ ہوجائے گی اور اس کا سینہ تنگ ہوجائے گا اور اگر اس سورے کو لکھ کر ظالم یا کافر یا زندیق (بے دین، منافق) کے دروازے پر رکھ دیا جائے تو یہ سورہ حکمِ خدا سے اسے ہلاک کر ڈالے گا۔[2]

حضرت علی علیہ السّلام سے مروی ہے کہ جسے گومڑی ہوجائے تو اس پر سورہ رعد کے ساتھ آغازِ ماہ میں سات مرتبہ **و مثل کلمةٍ خبیثة کشجرة خبیثة اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ**۔(ابراہیم ۲۶) اور **وَّ بُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۝ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ۝** (واقعہ ۵۔۶) پڑھے۔[3]

(۱) تفسیر البرھان ج ۴ ص ۲۴۱ (۲) تفسیر البرھان ج ۴ ص ۲۴۱ (۳) مصباح کفعمی ص ۶۰۶

سورۂ ابراہیم کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا، جو بھی سورۂ ابراہیم اور سورۂ حجر کو جمعے کے دن دونوں رکعتوں میں مکمّل طور سے پڑھے گا تو کبھی بھی فقر و فاقے میں مبتلا نہ ہوگا اور نہ ہی اسے دیوانگی ہوگی اور نہ ہی وہ کسی مصیبت میں مبتلا ہوگا۔[1]

کتاب خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ (ابراہیم) پڑھے گا تو اسے بتوں کی تعداد کے مطابق نیکیاں دی جائیں گی اور ان کی تعداد کے مطابق جنھوں نے ان بتوں کی عبادت نہیں کی ہے۔ اور اگر اس سورے کو سفید کپڑے پر لکھ کر کسی بچّے کے گلے میں لٹکا دیا جائے تو وہ گریہ و زاری سے محفوظ رہے گا اور یہ سورت بچّوں کو ہر مصیبت سے بچانے کے لیے سودمند ہے۔[2]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا، جو سورۂ ابراہیم کو سفید کپڑے پر لکھ کر چھوٹے بچّے کے بازو پر باندھ دے تو بچّہ رونے سے، جزع وفزع سے اور جو چیزیں اس ذیل میں آتی ہیں ان سب سے محفوظ رہے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے حکم سے اس کے دودھ چھڑانے کو آسان بنا دے گا۔[3]

مصباح کفعمی میں ہے جو شخص بھی سورۂ ابراہیم کی ابتدائی آیتیں بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ الٓرٰ ۟ کِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰهُ اِلَیۡكَ لِتُخۡرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ ۬ۙ بِاِذۡنِ

---

(۱) ثواب الاعمال ص۱۳۶ (۲۔۳) تفسیر البرھان ج۴ ص۳۰۵

رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ﴿۱﴾ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
الْاَرْضِ ؕ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِ ۙ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا
عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ ﴿۳﴾
وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ؕ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ
وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۴﴾ تک چالیس مرتبہ پانی پر پڑھے پھر اس پانی
سے کھانا تیار کرے اور اپنے شاگردوں کو وہ کھانا کھلا دے تو ان کی فصاحت سے عجیب امور دیکھے گا اور اگر اس کی رعایا ہو اور وہ انھیں اپنا مطیع بنانا چاہتا ہو تو سورۂ ابراہیم کی ان آیات کو گرم پانی پر چالیس مرتبہ پڑھ کر اپنے گھر میں چھڑک دے یا اس جگہ چھڑکے جہاں وہ بیٹھتا ہو اور پانی کو صرف دیواروں پر چھڑکا جائے۔[۱]

(۱) مصباح کفعمی ص ٦٠٦ حاشیہ ۳

سورۂ حجر کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

خواص قران میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی سورہ (حجر) کو پڑھے گا تو اسے مہاجرین وانصار کی تعداد کے مطابق نیکیاں عطا کی جائیں گی اور جو بھی اسے زعفران سے لکھ کر ایسی عورت کو پلا دے گا جس کا دودھ کم ہوتا ہو تو اس کے دودھ میں اضافہ ہوگا اور جو بھی اسے لکھ کر بازو پر باندھے گا اور وہ خرید وفروخت کرے گا تو اس کی خرید وفروخت میں اضافہ ہوگا اور لوگ اس سے معاملہ کرنے کو پسند کریں گے۔ اور جب تک یہ تعویذ اس کے پاس رہے گا حکم باری عزّ اسمہ سے اس کے رزق میں اضافہ ہوجائے گا۔[1]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا، جو بھی اس سورے کو زعفران سے لکھ کر ایسی عورت کو پلا دے جس کا دودھ کم ہوتا ہو تو اس کا دودھ بڑھ جائے گا اور جو اس سورے کو لکھ کر اپنے خزانے یا جیب میں رکھے گا اور صبح کو جب یہ کام سے نکلے گا اور یہ سورہ اس کے پاس ہوگا تو اس کی تجارت میں اضافہ ہوجائے گا اور خرید وفروخت میں جو کچھ اس کے پاس ہے کوئی بھی اس کے مقابلے پر نہیں آئے گا اور لوگ اس سے معاملے (تجارت) کو پسند کریں گے۔[2]

(۱۔۲) تفسیر البرھان ج ۴ ص ۳۴۹

سورۂ نحل کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام باقر علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی ہر مہینے میں ایک مرتبہ سورۂ نحل پڑھے گا تو دنیا میں قرض اور جرمانے سے محفوظ رہے گا اور آفتوں اور بیماریوں کی ستّر اقسام سے محفوظ رہے گا جن میں سب سے آسان جنون، جذام اور برص ہے اور اس کا ٹھکانا جنّت ''عدن'' میں ہوگا اور یہ جنّت دوسری جنّتوں کے درمیان میں ہے۔[۱]

امام باقر علیہ السّلام سے ایسی ہی روایت وارد ہوتی ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ سورہ نحل ابلیس کے لشکر اور اس کے پیروکاروں سے بچنے کے لیے بہترین ہے۔[۲]

کتاب خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی اس سورہ (نحل) کو پڑھے گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسے جو نعمتیں عطا کی ہیں اُن کا حساب نہیں لے گا اور اس سورت کی تلاوت کرنے والا اگر اس روز دن کے وقت یا رات کے وقت مرجائے گا تو اسے اس شخص جتنا اجر ملے گا جو مرجائے اور بہترین وصیّت کرکے جائے اور جو بھی اس سورے کو لکھ کر کسی باغ میں دفن کردے تو وہ باغ پورے کا پورا جل جائے گا اور اگر اس سورے کو افراد کے گھروں میں چھوڑ دیا جائے تو ایک سال تمام ہونے سے پہلے سب کے سب مرجائیں گے۔[۳]

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۳۶ (۲) مکارم الاخلاق ص ۳۴۹

(۳) تفسیر البرھان ج ۴ ص ۴۲۶

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی اسے لکھ کر باغ کی دیوار پر رکھ دے تو ہر درخت کا پھل گر جائے گا اور بکھر جائے گا اور افراد کے گھروں میں رکھ دیا جائے گا اسی سال وہ لوگ ہلاک ہوجائیں گے اور اوّل سے آخر تک سب ختم ہوجائیں گے اے ایسا کرنے والے اللہ سے ڈرو اور سوائے ظالم کے کسی اور کے لیے یہ عمل نہ کرو۔[1]

(۱) مجمع البیان ج۶ ص ۱۳۵

سورۂ اسراء (بنی اسرائیل) کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی ہر شبِ جمعہ سورۂ بنی اسرائیل پڑھے گا تو وہ مرنے سے قبل امام زمانہ کو پالے گا اور ان کے اصحاب میں سے ہوگا۔[1]

کتاب خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے مروی ہے کہ جو بھی اس سورے کو پڑھے گا اور والدین کا ذکر کرتے وقت اس کا دل نرم ہوجائے گا تو اس کے لیے جنّت میں قنطار ہوگا اور قنطار بارہ سو اوقیہ ہوتا ہے اور ایک اوقیہ دنیا اور مافیا سے بہتر ہے اور جو بھی اس سورے کو لکھ کر ریشمی سبز کپڑے میں رکھ کر اسے تعویذ بنا لے گا اور اگر وہ اس عالم میں تیر اندازی کرے گا تو اس کا تیر ہدف تک پہنچے گا اور نشانہ خطا نہیں ہوگا اور اگر وہ اسے ایک برتن میں لکھ کر اس کا پانی پی لے گا تو اس کے لیے بات کرنا دشوار نہ ہوگی اور وہ ہمیشہ درست بات کہے گا اور اس کے فہم میں اضافہ ہوگا۔[2]

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۳۶ (۲) تفسیر البرھان ج ۴ ص ۴۹۶

سورۂ کہف کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی سورۂ کہف کو ہر شب جمعہ کو پڑھے گا تو اس کی موت شہادت کی موت ہوگی، اور اللہ اسے شہدا کے ساتھ مبعوث کرے گا اور وہ قیامت کے دن شہدا کے ساتھ کھڑا ہوگا۔[1]

کفعمی سے مروی ہے کہ جو بھی اس سورے کا پانی پڑھ کر اسے شیشے کے برتن میں ڈال کر جس کا دہانہ تنگ ہو اپنے گھر میں رکھے تو وہ قرض اور فقر سے محفوظ رہے گا۔[2]

کتاب تہذیب میں امام صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ جو بھی سورۂ کہف کو ہر شب جمعے میں پڑھے گا تو وہ سورہ ایک جمعے سے دوسرے جمعہ تک اس کے لیے کفارہ بن جائے گا۔

امیرالمومنین علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جب بھی کوئی بندہ ''قل انما انا بشر مثلکم'' سے لے کر آخر سورہ تک پڑھے گا تو اس کی خواب گاہ سے لے کر بیت اللہ الحرام تک اس کے لیے ایک نور ہوگا اور اگر پڑھنے والا بیت اللہ الحرام (مکّہ مکرّمہ) کا رہنے والا ہوگا تو اس کا نور بیت المقدس تک ہوگا۔[3]

امام صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں جو شخص سورۂ کہف کی آخری آیت پڑھے گا تو وہ جب بھی بیدار ہونا چاہے بیدار ہو جائے گا۔[4]

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۳۶ (۲) مصباح کفعمی ص ۶۰۷
(۳) ثواب الاعمال ص ۱۳۶ (۴) الکافی ج ۲ ص ۴۶۲

اور کہا گیا ہے کہ جو شخص بھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد سورۂ کہف کی یہ آیات
فَضَرَبْنَا عَلٰۤى اٰذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ﴿۱۱﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَيُّ الْحِزْبَيْنِ
اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْۤا اَمَدًا ﴿۱۲﴾ (کھف ۱۸:۱۱-۱۲) لکھ کر بچّے کے گلے میں لٹکا دے تو اس کا
رونا کم ہو جائے گا۔

سورۂ مریم کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے روایت ہے آپ نے فرمایا، جو پابندی کے ساتھ سورۂ مریم کی تلاوت کرتا رہے گا تو وہ مرنے سے قبل اپنی ذات اپنے مال اور اپنی اولاد کے بارے میں مستغنی ہوجائے گا اور آخرت میں وہ حضرت عیسیٰ بن مریم کے اصحاب میں سے ہوگا اور اسے دنیا میں سلیمان بن داؤد کے ملک جتنا عطا کردیا جائے گا۔[1]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے مروی ہے کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا تو اسے اتنی تعداد میں نیکیاں عطا کی جائیں گی جتنی تعداد ان لوگوں کی ہے جنھوں نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے کسی کو بیٹا بنایا ہے ''لاالہ الاھو'' اور اتنی تعداد کے مطابق جنھوں نے حضرت زکریا، حضرت یحییٰ، حضرت عیسیٰ، حضرت موسیٰ، حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل، حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب علیہم السّلام کی تصدیق کی اور اُن کی تکذیب کی اور ایسے شخص کے لیے جنّت میں ایسا محل تعمیر کیا جائے گا جو جنّت فردوس کے اعلیٰ مقام پر آسمانوں اور زمین سے زیادہ وسعت رکھتا ہوگا اور وہ متقین کے ساتھ سابقین کے اوّل گروہ میں محشور ہوگا اور اسے اس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک وہ اور اس کی اولاد مستغنی نہ ہوجائے اور اسے جنّت میں حضرت سلیمان علیہ السّلام کے حکومت کی مانند عطا کیا جائے گا اور جو بھی اس سورہ (مریم) کو

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۳۷

لکھ کر اپنے گلے میں آویزاں کرلے گا تو اسے خواب میں خیر ہی خیر دکھائی دے گا اور اگر اسے گھر کی دیوار پر لکھ دے گا تو وہ مصیبت سے محفوظ رہے گا اور جو کچھ گھر میں ہے اس کی حفاظت کی جائے گی اور اگر ڈرنے والا اس کا پانی پی لے گا تو امن وسکون میں رہے گا۔[1]

امام صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ جو بھی اسے لکھ کر شیشے کے صاف شفاف ایک ایسے برتن میں رکھ دے گا جس کا دَہانہ تنگ ہو تو اس کے گھر میں خیر بڑھ جائے گا اور اسے خواب میں نیکیاں دکھائی دیں گی جس طرح وہ اپنے گھر والوں کو اپنے گھر میں دیکھتا ہے۔ اور اگر اسے گھر کی دیوار پر لکھا جائے تو حادثات اور مصیبتوں سے بچا رہے گا اور گھر میں جو کچھ ہے وہ محفوظ رہے گا اور ڈرنے والا اگر اس کا پانی پی لے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے امن وامان میں رہے گا۔[2]

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی کسی بادشاہ (حاکم) کے پاس جائے اور اس کا خوف دامن گیر ہو تو اس کے سامنے جا کر کٓھٰیٰعٓصٓ پڑھے اور اپنے دائیں ہاتھ کو اپنی جانب سمیٹ لے اور ہر حرف پڑھتے ہوئے ایک ایک انگلی کو سمیٹتا رہے پھر ''حٰمعسق'' پڑھے اور بائیں ہاتھ کی انگلیوں کو اسی طرح سمیٹ لے پھر یہ آیت پڑھے وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا[2] اور اسے پڑھ کر اپنی انگلیاں اس کے سامنے کھول دے اس کے شر سے محفوظ رہے گا۔[3]

---

(۱) تفسیر البرھان ج ۵ ص ۱۰۱ (۲) سورہ مریم آیت ۱، سورہ شوریٰ آیت ۱، آرہ طٰہٰ آیت ۱۱۱

(۳) عدّۃ الدّاعی ص ۲۹۴

سورۂ طٰہٰ کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ تم سورۂ طٰہٰ کی تلاوت مت چھوڑو اس لیے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس سورت سے محبت کرتا ہے اور اس کے پڑھنے والے کو دوست رکھتا ہے اور جو بھی مسلسل اس کی تلاوت کرتا رہے گا تو خداوند عالم اس شخص کا نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں عطا کرے گا۔ اور مسلمان ہونے کے بعد اس نے جو بھی عمل کیے ہوں گے ان کا حساب نہیں ہوگا، اور آخرت میں اتنا اجر ملے گا جس سے وہ راضی ہوجائے۔[۱]

کتاب خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ ط سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ جو بھی اس سورہ (سورہ طٰہٰ) کو پڑھے تو اسے قیامت کے دن مہاجرین اور انصار کے ثواب جتنا ثواب دیا جائے گا اور جو اس سورے کو لکھ کر سبز رنگ کے ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر اپنے پاس رکھے گا اور اگر شادی کے ارادے سے کسی خاندان کے پاس جائے گا واپسی سے پہلے ہی اس کا مقصد پورا ہوجائے گا اور اگر وہ ایسی دو فوجوں کے درمیان سے گزرے گا جو محوِ کارزار ہوں تو وہ ایک دوسرے سے الگ ہوجائیں گے اور ایک دوسرے سے قتال نہیں کریں گے۔ اور اگر یہ بادشاہ کے پاس جائے گا تو اللہ اس کے شر سے اِسے محفوظ رکھے گا اور اس کی تمام حاجتوں کو پورا کرے گا اور یہ شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی قدر ومنزلت والا بن جائے گا۔[۲]

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۳۸ (۲) تفسیر البرھان ج ۵ ص ۱۵۳

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی سورۂ طٰہٰ کو لکھ کر سبز رنگ کے ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر اپنے پاس رکھے گا اور ایسے خاندان کے پاس جائے گا جس خاندان میں شادی کرنے کا خواہش مند ہو تو اس کا مقصد پایہ تکمیل کو پہنچ جائے گا اور شادی ہو جائے گی اور اگر کسی قوم کی اصلاح مقصود ہو تو یہ کام بھی پورا ہو جائے گا اور اُن میں سے کوئی بھی اس کی مخالفت نہیں کرے گا اور اگر اس کا گزر متحارب گروہوں کے درمیان میں سے ہوگا تو وہ جدا جدا ہو جائیں گے اور ایک دوسرے سے جنگ نہیں کریں گے اور اس سورے کو لکھ کر بادشاہ کا ستایا اس کا پانی پی لے تو پھر کسی بھی ایسے حاکم (بادشاہ) کے پاس جس نے ظلم ڈھایا ہو یہ شخص داخل ہوگا تو اللہ تعالیٰ کے قدرت سے اس کا ظلم ختم ہو جائے گا اور وہ بادشاہ کے پاس سے خوش وخرم واپس لوٹے گا اور اگر اس سورے کے پانی سے غسل کرلے تو شادی نہ کرنے والا بھی شادی کے لیے تیار ہو جائے اور اس کی شادی حکمِ خدا سے آسان ہو جائے گی۔[۱]

اور اللہ تعالیٰ کا قول سورۂ طٰہٰ کی ان آیات يَتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ﴿۱۰۸﴾ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ﴿۱۰۹﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ﴿۱۱۰﴾ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ۭ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿۱۱۱﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ﴿۱۱۲﴾ (طٰہٰ ۲۰: ۱۰۸۔۱۱۲) کو ہرن کی کھال پر لکھ کر تانبے کی نلکی میں ڈال کر روتے ہوئے بچّوں کے لیے آویزاں کر دیا جائے۔[۲]

(۱) تفسیر البرھان ج ۵ ص ۱۵۳ (۲) مصباح کفعمی ص ۶۰۷ حاشیہ ۲

سورۂ انبیاء کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا، جوبھی سورۂ انبیاء انبیا کی محبت میں پڑھے گا تو گویا کہ وہ ان لوگوں کی مانند ہوگا جنھوں نے جناتِ نعیم میں تمام انبیا کی مرافقت اختیار کی ہو اور وہ شخص دنیاوی زندگی میں لوگوں کی نگاہوں میں بارعب ہوگا۔[۱]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جوبھی اس سورے کو پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے نہایت آسان حساب لے گا اور اس سورے میں جتنے انبیاے کرام کے اسما ہیں وہ سب اس سے مصافحہ کریں گے اور سلام کریں گے اور جوبھی اس سورے کو ہرن کی کھال پر لکھ کر اپنے درمیان رکھ کر سو جائے گا تو وہ بیدار ہونے سے پہلے حکمِ الٰہی سے ایسے عجائبات کا مشاہدہ کرے گا جس سے اس کا دل شاداں وفرحان ہوجائے گا۔[۲]

امام صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ جوبھی اس سورے کو ہرن کی کھال پر لکھ کر اپنے درمیان رکھے اور سو جائے تو سونے سے پہلے ہی یہ تحریر اٹھالی جائے گی اور یہ سورہ مریضوں کے لیے شفا ہے اور جو شخص بھی کسی فکر، خوف یا مرض کی وجہ سے بیداری میں مبتلا ہے وہ حکمِ خدا سے اس بیماری سے نجات پائے گا۔[۳]

جوبھی سورۂ انبیاء کی یہ آیتیں ''وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنْتَ

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۳۷ (۲۔۳) تفسیر البرھان ج ۵۔ص ۲۰۵

اَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ ﴿۸۳﴾ فَاسۡتَجَبۡنَا لَہٗ فَکَشَفۡنَا مَا بِہٖ مِنۡ ضُرٍّ وَّاٰتَیۡنٰہُ اَہۡلَہٗ وَمِثۡلَہُمۡ مَّعَہُمۡ رَحۡمَۃً مِّنۡ عِنۡدِنَا وَذِکۡرٰی لِلۡعٰبِدِیۡنَ ﴿۸۴﴾ ''(انبیاء ۲۱: ۸۳۔ ۸۴) کھال پر لکھ کر حاملہ عورت پر ابتدائی چالیس دنوں تک کے لیے لٹکا دے پھر اسے کھول کر وضع حمل جس مہینے میں ہونے والا ہے آویزاں کردے تو اللہ تعالیٰ کی مدد سے اس کی اولاد آفات سے محفوظ رہے گی اور جو بھی سورۂ فرقان کی ان آیتوں ''رَبَّنَا ہَبۡ لَنَا مِنۡ اَزۡوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعۡیُنٍ وَّاجۡعَلۡنَا لِلۡمُتَّقِیۡنَ اِمَامًا ﴿۷۴﴾ اُولٰٓئِکَ یُجۡزَوۡنَ الۡغُرۡفَۃَ بِمَا صَبَرُوۡا وَیُلَقَّوۡنَ فِیۡہَا تَحِیَّۃً وَّسَلٰمًا ﴿۷۵﴾ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا ؕ حَسُنَتۡ مُسۡتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿۷۶﴾'' (الفرقان ۲۵: ۷۴۔۷۶) کو لکھے اور وہ غیر شادی شدہ ہو اور شادی کرنے کا ارادہ کر رہا ہو اسے چاہیے کہ تین دن روزے رکھے اور ہر شب سوتے وقت ان آیتوں کو اکیس مرتبہ پڑھ کر اللہ سے قبولیت دعا کی تمنّا کرے اور وہ ہر ماہ یہ عمل کرے اس کی شادی میں آسانی پیدا ہو جائے گی۔[1]

(۱) مصباح کفعمی ص ۶۰۷ حاشیہ ۳

سورۂ حج کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

حضرت حسن بن علی سورہ سے انھوں نے اپنے والد سے اور وہ امام صادق علیہ السّلام سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا، جو ہر تیسرے دن سورۂ حج کی تلاوت کرے گا تو ایک سال کے پورے ہونے سے پہلے ہی وہ بیت اللہ الحرام کی جانب روانہ ہوجائے گا اور اگر دورانِ سفر اس کا انتقال ہوجائے تو وہ جنّت میں داخل ہوگا۔ میں نے سوال کیا کہ اگر وہ مخالفین میں سے ہو؟ تو فرمایا، تو اس کے بعض امور میں تخفیف ہوجائے گی۔[۱]

کتاب خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا تو جن لوگوں نے حج وعمرے کی سعادت حاصل کی ہے گذشتگان اور آئندگاں ان سب کے برابر نیکیاں اس سورے کے پڑھنے والے کو مل جائیں گی۔ اور جو اس سورے کو ہرن کی کھال پر لکھ کر سواری میں رکھ دے تو ہر جانب اور ہر گوشے سے ہوائیں آئیں گی اور وہ سواری ہر جانب سے گھر جائے گی اور اس پر سوار تمام افراد کا احاطہ کرلیا جائے گا اور وہ سب سے سب ہلاک اور تباہ ہوجائیں گے اور ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں بچے گا لیکن اس سورے کو اس مقصد کے لیے لکھنے کی اجازت نہیں ہے سوائے ظالموں اور راستے میں رکاوٹ ڈالنے والوں اور جنگ کرنے والوں کے لیے۔[۲]

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۳۷ (۲) تفسیر البرھان ج ۵ ص ۲۵۸

امام صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ جو بھی اس سورے کو ہرن کی کھال پر لکھ کر سواری کی ہموار جگہ پر رکھ دے تو اس کی طرف ہر جانب سے ہوا آئے گی اور سواری گھٹنوں کے بل گر جائے گی اور سالم نہیں رہے گی اور اگر اس سورے کو لکھ کر پھر اسے پانی سے دھو کر ظالم بادشاہ کی جگہ پر چھڑک دیا جائے تو حکمِ الٰہی سے اس کی حکومت زائل ہو جائے گی۔[۱]

(۱) تفسیر البرھان ج۵ ص ۲۵۸

سورۂ مومنون کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی سورۂ مومنون کو پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ سعادت پر اس کا خاتمہ کرے گا اور اگر وہ ہر جمعے کو پابندی کے ساتھ یہ سورہ پڑھے گا تو اس کا مقام فردوسِ اعلیٰ میں انبیا اور مرسلین کے ساتھ ہوگا۔[1]

کتاب خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ جو بھی اس سورے کو پڑھے گا تو فرشتے اسے راحت اور ریحان کی بشارت دیں گے اور ہر اس چیز کی خوش خبری سنائیں گے جس سے موت کے وقت اُس کی آنکھوں کو ٹھنڈک ملے۔[2]

اور فرمایا امام علیہ السّلام نے کہ جو بھی اس سورے کو لکھ کر اس کے اوپر لٹکا دے گا جو شراب پیتا ہے تو اسے شراب سے نفرت ہو جائے گی اور وہ اس کے قریب بھی نہیں جائے گا اور دوسری روایت میں ہے کہ وہ کبھی بھی شراب کو یاد نہیں کرے گا۔[3]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو بھی اس سورے کو رات کے وقت سفید پارچے پر لکھ کر شراب پینے والے پر لٹکا دے تو وہ ہرگز شراب نہیں پیے گا اور حکمِ خداوند عالم سے وہ شراب سے نفرت کرنے لگے گا۔[4]

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۳۸ (۲۔۳۔۴) تفسیر البرہان ج ۵ ص ۳۲۵

سورۂ نور کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ تم اپنے مال اور اپنی آبرو کی حفاظت سورۂ نور کی تلاوت کے ذریعے سے کرو اور اس سورے کے ذریعے اپنی عورتوں کو پاک دامن بنا دو جو بھی اس سورے کو ہر روز پابندی کے ساتھ پڑھے گا یا ہر شب میں پابندی کے ساتھ پڑھتا رہے گا تو وہ خود اور اس کے گھر والوں میں سے کوئی بھی مرتے دم تک کوئی برائی اور شر نہیں دیکھے گا اور مرنے کے بعد ستّر ہزار فرشتے اس کے جنازے کی مشایعت (پیچھے چلنا) کریں گے وہ سب کے سب اِس شخص کے لیے دعا اور اللہ سے اس کے لیے مغفرت طلب کریں گے یہاں تک کہ وہ اپنی قبر میں چلا جائے۔[1]

کتاب خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی اس سورے کو پڑھے گا تو ہر مومن اور مومنہ کی تعداد کے مطابق دس نیکیاں ملیں گی۔

اور فرمایا کہ جو اس سورے کو لکھ کر اپنے بستر میں رکھ دے گا جہاں وہ سوتا ہے تو کبھی بھی وہاں پر احتلام نہیں ہوگا اور اس سورے کو لکھ کر زمزم کے پانی میں پیے گا تو وہ جماع پر قدرت نہیں رکھے گا اور اس کے آلۂ تناسل میں حرکت پیدا نہ ہوگی۔[2]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو بھی اس سورے کو لکھ کر اپنی چادر میں رکھ لے یا

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۳۸

(۲) تفسیر البرھان ج ۵ ص ۳۶۰

سونے والے بستر میں رکھے تو اسے کبھی احتلام نہ ہوگا اور اگر اسے زمزم کے پانی سے لکھ کر پی لے تو پھر جماع نہ کرے اور نہ ہی ہمیشہ کے لیے منقطع ہو اور اگر اس نے جماع کیا تو اسے مکمّل لذّت حاصل نہ ہوگی اور نہ ہی اس کی قوّت میں کمی ہوگی۔[۱]

اور کہا گیا ہے کہ جو بھی سورۂ نور کو اس بستر میں لکھ کر رکھ دے جہاں وہ سوتا ہے تو اسے احتلام نہیں ہوگا اور جو بھی اسے پیتل کے طشت میں لکھ کر اسے دھو کر بیمار جانور کو پلا دے گا اور اس پر اُس پانی کو چھڑک دے گا تو وہ بیمار جانور اچھّا ہوجائے گا۔[۲]

(۱) تفسیر البرہان ج ۵ ص ۳۶۰ (۲) مصباح کفعمی ص ۶۰۸

سورۂ فرقان کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

ابوالحسن علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا اے ابن عمار، تم سورہ تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ کی قراءت کو ترک نہ کرنا اس لیے کہ جو بھی اسے ہر شب میں پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر ہرگز عذاب نازل نہیں کرے گا اور نہ ہی اس کا حساب ہوگا اور اس کا مکان فردوسِ اعلیٰ میں ہوگا۔[۱]

کتاب خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی اس سورت کو پڑھے گا تو خداوند عالم جب اسے روزِ قیامت مبعوث کرے گا تو اسے یقین ہوگا کہ قیامت آ کر رہے گی جس میں کسی قسم کے شک کی گنجائش نہیں ہے اور ایسا شخص بغیر حساب کے جنّت میں جائے گا۔[۲]

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۳۸ (۲) تفسیر البرھان ج ۵ ص ۴۳۱

سورۂ شعراء کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شب جمعہ میں تینوں طواسین (سورۂ شعراء، سورۂ نحل اور سورۂ قصص) پڑھے گا وہ اولیاء اللہ میں سے ہوگا اور اللہ کے نزدیک ہوگا، اس کی حفاظت میں ہوگا اور اسے دنیا میں کسی قسم کی مصیبت نہیں پہنچے گی اور اسے آخرت میں جنّت سے وہ کچھ ملے گا جس سے وہ راضی ہوجائے بلکہ اس کی خوش نودی سے بھی بڑھ کر ملے گا اور اللہ تعالیٰ سو حور العین سے اس کی شادی کرا دے گا۔[1]

کتاب خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی اس سورے کو پڑھے گا تو اسے ہر مومن مرد اور مومنہ عورت کی تعداد کے مطابق دس نیکیاں ملیں گی اور جب وہ قبر سے نکلے گا تو لا الہ الا اللہ اس کی زبان پر جاری ہوگا اور جو بھی یہ سورہ صبح کے وقت پڑھے گا تو گویا کہ اس نے اللہ کی تمام نازل شدہ کتابیں پڑھی ہیں اور جو اسے لکھ کر اسے دھو کر پانی کے ساتھ پیے گا تو اللہ اسے ہر بیماری سے شفا عطا کرے گا اور جو اسے لکھ کر کسی آزاد مرغ پر لٹکا دے اور اس کے پیچھے پیچھے چلتا رہے یہاں تک کہ وہ مرغ رک جائے اس لیے کہ وہ مرغ وہاں رکے گا جہاں پر خزانہ ہوگا یا ایسی جگہ ٹھہرے گا جہاں پر پانی پایا جاتا ہو۔[2]

اور حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو بھی اسے سورے کو پابندی کے

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۳۸ (۲) تفسیر البرھان ج ۵ ص ۴۸۳

ساتھ پڑھتا رہے گا تو اس کے گھر میں چور داخل نہیں ہوگا اور نہ ہی وہ گھر جلے گا اور نہ ہی ڈوبے گا اور جو شخص اسے لکھ کر پیے گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اسے ہر بیماری سے شفا عطا کرے گا اور جو اس سورے کو لکھ کر کسی سفید آزاد مرغ پر لٹکا دے گا تو وہ مرغ چلتے ہوئے سوائے خزانے کے کہیں اور نہیں ٹھہرے گا یا جادو کی جگہ لے جائے گا اور وہ اس جگہ کو چونچ سے کھودے گا تا کہ وہ ظاہر ہو جائے۔[1]

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو اس سورے کو لکھ کر سفید آزاد مرغ پر لٹکا دے اور اسے اپنی مرضی سے جانے دے تو وہ مرغ چلتے چلتے ایک جگہ رُک جائے گا تو جہاں پر وہ ٹھہر جائے گا تو اس جگہ کو کھودا جائے تو یا تو وہاں پر مدفون خزانہ ملے گا یا مدفون جادو ہوگا۔[2]

اور کہا گیا ہے جو بھی پڑھے بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ طٰسٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ الۡمُبِيۡنِ ﴿۲﴾ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفۡسَكَ اَلَّا يَكُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۳﴾ اِنۡ نَّشَاۡ نُنَزِّلۡ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتۡ اَعۡنَاقُهُمۡ لَهَا خٰضِعِيۡنَ ﴿۴﴾ ایک مٹھی بھر مٹّی پر جس پر دھوپ نہ پڑے اور اس مٹّی کو دشمن کے چہرے پر ڈال دے اللہ اسے شکست دے دے گا اور رسوا اور تنہا کر دے گا۔[3]

(۱۔۲) تفسیر البرھان ج ۵ ص ۴۸۳ (۳) مصباح کفعمی ص ۶۰۸ حاشیہ ۲

سورۂ نمل کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

اس سورے کی فضیلت سورۂ شعراء کے ذیل میں بیان کی جاچکی ہے۔

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے روایت ہے آں حضرتؐ نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا تو اسے جس نے سلیمان علیہ السّلام کی تصدیق کی اور جس نے حضرت ہود، حضرت صالح اور حضرت ابراہیم کو جھٹلایا ہے ان کی تعداد کے مطابق دس نیکیاں ملیں گی اور جب وہ شخص قبر سے برآمد ہوگا تو بلند آواز میں کہہ رہا ہوگا لا اِلٰہ الّا اللہ اور جو بھی اس سورے کو ہرن کی کھال پر لکھ کر اپنے گھر میں رکھے گا تو سانپ اس گھر کے نزدیک نہیں آئے گا اور نہ ہی بچھو، کیڑے مکوڑے، بڑے جنگلی چوہے، کٹ کھنے کتے، بھیڑیا اور نہ ہی کوئی موذی چیز کبھی بھی گھر کے قریب آئے گی۔

اور دوسری روایت میں رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے روایت میں یہ اضافہ ہے نہ ہی ٹڈّی اور نہ ہی مچھر قریب آئے گا۔[۱]

امام صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ جو بھی اس سورے کو ہرن کی کھال پر لکھ کر ایسے دباغت شدہ چمڑے میں رکھ کر جس سے کچھ کاٹا نہ گیا ہو صندوق میں رکھ دیا جائے تو سانپ، بچھّو، مچھر اور کوئی بھی موذی چیز اللہ تعالیٰ کے حکم سے گھر کے قریب نہیں آئے گی۔[۲]

---

(۱) تفسیر البرہان ج۶ ص۵ (۲) مجمع البیان ج ۷ ص ۳۶۱

سورۂ قصص کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

اس سورے کی فضیلت سورۂ شعراء کے ذیل میں بیان کی جاچکی ہے۔

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا اسے حضرت موسیٰ کی تصدیق کرنے اور ان کی تکذیب کرنے والوں کی تعداد سے دس گنا زیادہ نیکیوں کا اجر ملے گا۔ اور قیامت کے دن زمین و آسمان کا ہر فرشتہ اس کے بارے میں یہ تصدیق کرے گا کہ وہ صادق ہے اور جو شخص بھی اسے لکھ کر پی لے گا تو اس کے درد و غم کی تمام شکایات حکمِ خداوند عالم سے دور ہوجائیں گی۔[1]

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے کہ جو بھی اس سورے کو لکھ کر اس کا دھوون پی لے تو اس کے تمام رنج والم اور دکھ درد دور ہوجائیں گے۔[2]

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے کہ جو بھی اس سورے کو لکھ کر اس شخص پر لٹکا دے جو دردِ شکم، طحال اور دردِ جگر اور اندرونی کسی بیماری میں مبتلا ہو تو یہ تمام تکالیف دور ہوجائیں گی۔

نیز اس سورے کو لکھ کر بارش کے پانی سے دھو کر اگر یہ پانی پی لے تو اس شخص کے تمام درد والم دور ہوجائیں وہ بیماری سے شفا پائے گا اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے ورم دور ہوجائے گا۔[3]

کتاب مصباح کفعمی میں ہے کہ جو بھی اس سورے کو لکھ کر کسی غلام پر لٹکا دے تو وہ زنا

(۱) مجمع البیان ج ۷ ص ۴۱۲　　(۲ و ۳) تفسیر البرهان ج ۶ ص ۴۷

کرنے، فرار کرنے اور خیانت کرنے سے محفوظ رہے گا اور اسی طرح اگر اس سورے کو دردِ جگر، دردِ شکم اور طحال زدہ کے لیے لٹکا دیا جائے اور جو اسے لکھ کر بارش کے پانی سے دھو کر اسے پی لے تو یہ تمام بیماریوں کے لیے منفعت بخش ہے۔[۱]

اور جو بھی سورۂ قصص کی اس آیت اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰی مَعَادٍ ؕ (قصص: ۸۵) کو عورت کے دامن پر لکھے پھر اس کے بعد تین مرتبہ لکھے لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ (انعام ۶: ۶۷) تو اس کا خون بند ہو جائے گا۔

اور نکسیر کے لیے یہ آیات لکھے اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰی مَعَادٍ ؕ (الف) وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِی الَّیْلِ وَالنَّهَارِ ؕ وَهُوَالسَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۱۳﴾ (ب) وَقِیْلَ یٰۤاَرْضُ ابْلَعِیْ مَآءَكِ وَیٰسَمَآءُ اَقْلِعِیْ وَغِیْضَ الْمَآءُ وَقُضِیَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَی الْجُوْدِیِّ وَقِیْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۴﴾ (ج) لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ (د) تین مرتبہ پڑھے۔

اور اللہ تعالیٰ کا قول سورۂ قصص میں وَرَبُّكَ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ وَیَخْتَارُ ؕ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَرَبُّكَ یَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا یُعْلِنُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَهُوَاللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْحَمْدُ فِی الْاُوْلٰی وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۷۰﴾ (قصص: ۶۸-۷۰) جو بھی ان آیات کو ایسے حاکم کے سامنے سات مرتبہ پڑھے جس کے ظلم وستم سے خوف زدہ ہو اس کے بعد کے اللّٰهُ غَالِبُ اَمْرِهٖ تین مرتبہ تو اس کے ظلم کے شر سے محفوظ رہے گا۔[۲]

(۱) مصباح کفعمی ص ۶۰۸ (۲) مصباح کفعمی ص ۶۰۸ حاشیہ ۲

(الف) قصص ۲۸: ۸۵ (ب) انعام ۶: ۱۳ (ج) ہود ۱۱: ۴۴ (د) انعام ۶: ۶۷

سورۂ عنکبوت کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی ماہ رمضان المبارک میں سورۂ عنکبوت اور روم کو اس کی تیسویں شب میں پڑھے گا تو خدا کی قسم اے ابومحمد وہ جنّتی ہوگا میں اس میں کسی کو مستثنیٰ نہیں کرتا اور اس بات سے بھی خوف زدہ نہیں ہوں کہ میں نے جو قسم کھائی ہے اس بارے میں میرے ذمے کوئی گناہ لکھا جائے گا اور یہ دونوں سورتیں اللہ کے نزدیک بلند مرتبے کی حامل ہیں۔[۱]

کتاب خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص بھی یہ سورہ پڑھے گا تو مومنین ومومنات اور منافقین ومنافقات کی تعداد کے مطابق اسے دس گنا نیکیاں بطورِ اجر ملیں گی اور جو بھی اسے لکھ کر اس کا پانی پیے گا تو حکمِ الٰہی سے اس کے جملہ امراض اور بیماریاں زائل ہوجائیں گی۔[۲]

اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ جو بھی اس سورے کو لکھ کر پیے گا تو قدرت خداوند عالم سے اس کے رنج ومِحَن اور تمام بیماریاں دور ہوجائیں گی۔[۳]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو بھی اس سورے کو لکھ کر پیے گا تو باری کے بخار، لرزے کے بخار اور درد سے اسے نجات مل جائے گی اور وہ کسی بھی درد میں ہرگز مبتلا نہ ہوگا

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۳۸ (۲ و ۳) تفسیر البرھان ج ۶ ص ۱۰۸

سوائے موت کے درد کے جس کا ہونا لازمی ہے اور جب تک وہ زندہ رہے گا اس کی خوشی میں اضافہ ہوتا رہے گا اور اس کے پانی کو پینے سے دل کو فرحت ملتی ہے شرح صدر ہوتا ہے، چہرے کی سرخی اور گرمی کے لیے اس کے پانی سے دھونا سودمند ہے اور اسے زائل کردیتا ہے جو بھی اپنی ناف پر انگلی رکھ کر اپنے بستر پر یہ سورہ پڑھے گا اور انگلی کو ناف کے گرد گھماتا رہے گا تو وہ ابتدائے شب سے آخر شب تک آرام سے سوئے گا اور حکمِ خدا سے صبح کے وقت بیدار ہوگا۔[1]

(۱) تفسیر البرھان ج۶ ص ۱۰۸

سورۂ روم کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے کہ جو بھی اس سورے کو پڑھے گا تو اسے ہر فرشتے کی تعداد سے دس گنا نیکیوں کا اجر ملے گا جو آسمان و زمین اللہ تعالیٰ کی تسبیح میں مصروف ہیں اور اس نے اُس دن اور رات کے وقت جس چیز کو گم کر دیا ہوگا وہ اسے مل جائے گی۔[۱]

سورۂ لقمان کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام محمد باقر علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی ہر شب کو سورۂ لقمان پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ ہر شب کے لیے فرشتوں کو مقرر کر دے گا جو ابلیس اور اس کے لشکر سے صبح تک اس شخص کی حفاظت کریں گے اور اگر وہ دن کے وقت یہ سورہ پڑھے گا تو وہ فرشتے شام تک ابلیس اور اس کے لشکر سے اس کی حفاظت کرتے رہیں گے۔[۱]

کتاب خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے مروی ہے آں حضرتؐ نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا تو قیامت کے دن حضرت لقمان اس کے رفیق ہوں گے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دینے والوں کی تعداد سے دس گنا نیکیاں اسے عطا کردے گا اور جو شخص اسے لکھ کر پیے گا اور اس کے شکم میں کوئی بیماری ہوگی تو وہ دور ہوجائے گی اور خون کے بہہ جانے سے جسے کمزوی ہوجائے وہ مرد ہو یا عورت اگر خون کی جگہ اسے لٹکا دیا جائے تو حکمِ خدا سے وہ خون منقطع ہوجائے گا۔[۲]

اور دوسری روایت میں ہے کہ جو شخص اسے لکھ کر اس کا پانی پی لے گا اگر اس کے دل پر کوئی پردہ ہوتو وہ دور ہوجائے گا۔[۳]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو بھی اس سورے کو لکھ کر کسی مرد یا عورت کو پلا دے جس کے اندرونی حصّے میں کوئی پردہ ہو یا کسی قسم کی بیماری ہوتو اسے صحت ہوجائے گی اور بخار سے محفوظ رہے گا اور حکمِ خدا سے اس کی تمام تکلیفیں دور ہوجائیں گی۔[۴]

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۳۹ (۲۔۳) مجمع البیان ج ۸ ص ۴۷ (۴) تفسیر البرھان ج ۶ ص ۱۶۷

سورۂ سجدہ کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام جعفر صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی سورۂ سجدہ کو ہر شبِ جمعہ میں پڑھے گا تو خداوند عالم اس کا نامۂ عمل اس کے دائیں ہاتھ میں دے گا اور اس کے کسی عمل کا حساب نہیں لے گا اور وہ شخص حضرت محمدؐ اور ان کے اہلِ بیت علیہم السّلام کے رفقا میں سے ہوگا۔[۱]

اور خواص القرآن میں نبی اکرمؐ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جس نے بھی یہ سورہ پڑھا تو گویا کہ اس نے شب قدر کو جاگ کر گزارا اور جو اس سورے کو لکھ کر اپنے پاس رکھے تو بخار، سر درد اور جوڑوں کے درد سے محفوظ رہے گا۔

اور دوسری روایت میں ہے کہ رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو اس سورے کو لکھ کر گلے میں لٹکائے گا تو وہ سر درد، بخار اور جوڑوں کے درد سے محفوظ رہے گا۔

اور امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو بھی اسے لکھ کر اپنے گلے میں لٹکائے گا تو وہ بخار سے محفوظ رہے گا اور اگر اسے دھو کر پی لے گا تو اللہ کے حکم سے اس کی کجی ختم ہوجائے گی اور باری کا بخار جاتا رہے گا۔[۲]

اور کہا گیا ہے کہ اگر اس سورے کو لکھ کر کسی حاکم کے گھر پر رکھ دیا جائے تو وہ اسی سال معزول ہوجائے گا اور جو اپنے پاس اسے لٹکائے رکھے گا تو بخار اور دردِ شقیقہ سے محفوظ رہے گا۔[۱]

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۳۹ (۲) تفسیر البرھان ج۶ ص ۱۹۲ (۳) مصباح کفعمی ص ۶۰۹

سورۂ احزاب کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام جعفر صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی سورۂ احزاب کو کثرت کے ساتھ پڑھے گا تو وہ روزِ قیامت آں حضرت صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم اور اُن کی ازواج کے پڑوس میں ہوگا۔ پھر فرمایا، سورۂ احزاب میں قریش وغیرہ کے مردوں اورعورتوں کی رسوائیوں کا بیان ہے۔ [۱]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی اس سورے کو پڑھے گا اور جو عورتیں اس کے قبضے میں ہوں زوجہ کی صورت میں اور اس کے علاوہ اگر یہ شخص انھیں بھی اس سورے کی تعلیم دے گا تو ایسے شخص کو عذابِ قبر سے امان مل جائے گا اور جو بھی یہ سورہ ہرن کی کھال پر لکھ کر اپنے گھر کسی ڈبیا میں رکھ دے گا تو اس کی طرف شادی کے پیغامات آنے لگیں گے اور لوگ اسے اپنی بیٹیوں سے بہنوں سے اور دیگر رشتہ داروں کے ساتھ رشتے کے لے ے تیار ہوں گے اور ہر فرد اس کی طرف راغب ہوگا خواہ وہ شخص محتاج ہی کیوں نہ ہو اذنِ خداوندی سے یہ کام انجام پا جائے گا۔ [۲]

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو بھی اس سورے کو ہرن کی کھال میں لکھے گا اور اسے ڈبیا میں رکھ چھوڑے گا اور اسے اپنے گھر میں لٹکا دے گا تو لوگ اس کے گھر میں اس کی بیٹیوں، بہنوں اور دیگر رشتہ داروں کے رشتے کے لیے رجوع کریں گے اور یہ سب حکمِ خدا سے ہو کر رہے گا۔ [۳]

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۳۹ (۲۔۳) تفسیر البرھان ج۶ ص ۲۱۲

سورۂ سبا کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام جعفر صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے سورۂ سبا اور سورۂ فاطر دونوں سورتوں کے لیے فرمایا، جو الحمدللہ سے شروع ہوتی ہیں کہ جو شخص ان سورتوں کو رات کے وقت پڑھے گا تو وہ پوری رات اللہ کی حفاظت اور حمایت میں ہوگا اور جو بھی ان سورتوں کو دن کے وقت پڑھے گا تو دن کے وقت اسے کسی ناپسندیدہ امر کا سامنا نہیں ہوگا اور ان سورتوں کے پڑھنے والے کو دنیا اور آخرت کی بھلائیوں میں سے وہ کچھ عطا کیا جائے گا جس کے بارے میں نہ اس کے دل نے سوچا ہوگا نہ ہی اس کی خواہشات کی وہاں تک رسائی ہوئی ہوگی۔[۱]

خوص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے کہ جو بھی اس سورے (سبا) کو پڑھے گا تو قیامت کے دن ہر شے اس کی رفیقِ صالح بن جائے گی اور جو شخص اس سورے کو لکھ کر اپنے پاس لٹکائے رکھے گا تو کوئی چوپایہ اور کیڑا مکوڑا اس کے نزدیک نہیں آئے گا، اور اگر اس سورے کے پانی کو پیے گا اور خود پر چھڑک لے گا اور کسی شے سے دور رہے گا تو امن و سکونِ قلب حاصل ہوگا اور اگر اس سورے کے پانی سے اپنا چہرہ دھوئے گا تو خوف جاتا رہے گا۔[۲]

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو بھی اس سورے کو لکھ کر اپنے پاس لٹکائے رکھے گا تو نہ تو کوئی چوپایہ اور نہ ہی شیر اس کے قریب آئے گا اور جو شخص اس سورے کو

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۳۹ (۲) تفسیر البرھان ج ٦ ص ۳۲۳

لکھ کر اس کے پانی کو پی لے گا اور اس پانی کو اپنے چہرے پر چھڑک لے گا تو اگر کسی چیز کا خوف ہوگا تو وہ خوف جاتا رہے گا اور اسے اطمینانِ قلب حاصل ہوگا۔[۱]

اور کہا گیا ہے کہ جو بھی اس سورے کو کاغذ پر لکھ کر ایک سفید رنگ کے کپڑے میں لپیٹ کر اسے اپنے ساتھ رکھے گا تو شیر سے محفوظ رہے گا اور انتقام، تیر، پتّھر اور لوہے کے ذریعے تکلیفوں سے محفوظ رہے گا۔[۲]

---

(۱) تفسیر البرھان ج ۶ ص ۳۲۳ (۲) مصباح کفعمی ص ۶۰۹

سورۂ فاطر کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

سورۂ سبا کے ذیل میں اس کی فضیلت بیان کی جاچکی ہے۔

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی اس سورے کو پڑھے گا اور اللہ تعالیٰ سے اپنی خواہشات کی تکمیل کا ارادہ کرے گا تو قیامت کے دن جنّت کے آٹھوں دروازے اسے پکاریں گے اور ہر دروازہ یہ کہے گا آؤ اس دروازے سے جنّت میں جاؤ تو وہ شخص جس دروازے سے چاہے گا جنّت میں داخل ہوجائے گا۔[۱]

شیخ صدوق نے اپنی مجالس میں اپنی سند سے معاویہ بن وھب سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت امام جعفر صادق کی خدمت میں حاضر تھا کہ مرو کے رہنے والے ایک شخص کا بیٹا مرگی میں مبتلا ہوگیا اور وہ شخص امام کے پاس بیٹھا ہوا تھا اس شخص نے امام علیہ السّلام سے اس بات کی شکایت کی امام علیہ السّلام نے فرمایا، اسے میرے قریب لاؤ۔ راوی کہتا ہے کہ امام علیہ السّلام نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا پھر اس آیت کو پڑھا اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَىِٕنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝ (فاطر:۴۱)[۲]

علی بن یقطین سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا

(۱)

(۲) الامالی ج ۲ ص ۲۸۴

کہ اگر کسی کو زلزلہ اور بھونچال کا سامنا ہو تو وہ یہ پڑھے **يَا مَنْ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَمْسِكْ عَنِّيَ السُّوْءَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔**

اور فرمایا کہ جو اسے سوتے وقت پڑھے گا تو ان شاء اللہ گھر اس پر نہیں گرے گا۔[1]

(۱) التہذیب ج ۳ ص ۲۹۴ ح ۸۹۲

سورۂ یٰسٓ کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

ابن بابویہ نے اپنی سند سے ابوبصیر سے روایت کی ہے انھوں نے امام صادق علیہ السّلام سے روایت کی امام علیہ السّلام نے فرمایا کہ ہر چیز کے لیے قلب ہوتا ہے اور قرآن کا قلب (دل) یٰسٓ ہے جو شخص اس سورے کو سونے سے قبل یا دن کے وقت شام ہونے سے پہلے پڑھے تو وہ دن کے وقت شام تک حفاظت کیے جانے والون اور رزق دیے جانے والوں میں سے ہوگا اور جو سونے سے پہلے اس سورے کو پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ ہزار فرشتوں کو اس پر مقرر فرما دے گا جو شیطانِ رجیم کے ہر شر سے اور ہر آفت سے اس کی حفاظت کریں گے۔ اور اگر اس روز اس کی وفات ہوجائے تو اللہ اسے جنّت میں داخل کر دے گا اور اس کے غسل کے وقت تیس ہزار فرشتے موجود ہوں گے سب کے سب اس کے لیے مغفرت کر رہے ہوں گے اور استغفار پڑھتے ہوئے اس کی قبر تک اس کی مشایعت (جنازے کے پیچھے جانا) کریں گے اور جب وہ لَحد میں داخل ہوگا تو وہ فرشتے قبر کے اندر اللہ کی عبادت کر رہے ہوں گے اور اپنی عبادت کا ثواب اسے پہنچا رہے ہوں اور نظریں جہاں تک پہنچ رہی ہیں وہاں تک اس کی قبر میں وسعت کر دی جائے گی اور اسے فشارِ قبر سے نجات مل جائے گی اور اس کی قبر سے لے کر آسمان کے کنگرے تک ایک نور ساطع رہے اللہ تعالیٰ جب تک اسے قبر سے باہر نہ نکالے اور جب اللہ اسے قبر سے برآمد کرے گا تو فرشتے اس کی مشایعت (پیچھے چلنا)

کرتے رہیں گے اس سے محوِ گفتگو رہیں گے اور اسے صراط اور میزان سے پار لگا دیں گے اور وہ فرشتے اسے ایسی جگہ پر کھڑا کریں گے کہ اللہ کی کوئی اور مخلوق اس سے زیادہ قربِ خدا نہیں رکھتی ہوگی سوائے مقرّب فرشتوں اور انبیاے مرسلین کے اور وہ شخص انبیا کے ساتھ اللہ کے حضور میں کھڑا ہوگا یہ حُزن کرنے والوں سے حُزن نہیں کرے گا اور غم میں مبتلا ہونے والوں کے ساتھ غم میں مبتلا نہیں ہوگا اور جزع وفزع کرنے والوں کے ساتھ جزع وفزع نہیں کرے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ اس شخص سے کہے گا تم میرے بندے کی شفاعت کرو تم جس بارے میں شفاعت کرو گے میں تمھاری شفاعت کو قبول کروں گا اور تم مجھ سے مانگو تم جو بھی طلب کرو گے میں اپنے بندے کو وہ عطا کر دوں گا۔ وہ سوال کرے گا اسے عطا کر دیا جائے گا وہ شفاعت کرے گا تو اس کی شفاعت قبول کرلی جائے گی۔ جن لوگوں کا حساب کیا جائے گا ان کے ساتھ اس سے حساب نہیں لیا جائے گا اور دوسرے لوگوں کے ہمراہ اسے کھڑا نہیں کیا جائے گا اور ذلیل کیے جانے والوں کے ساتھ اسے ذلیل نہیں کیا جائے گا اور اس کی غلطیوں کو تحریر نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی کوئی اس کا برا عمل لکھا جائے گا اور اسے اس کا اعمال نامہ کھلا ہوا دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ اللہ کے پاس سے دوسری جگہ منتقل ہوجائے گا تو دوسرے لوگ مل کر کہیں گے سبحان اللہ کیا کہنا اس بندے کا کہ اس نے کوئی غلط کام نہیں کیا اور وہ رفقاے حضرت محمدؐ میں سے ہوگا۔[۱]

ابن بابویہ فرماتے ہیں مجھ سے بیان کیا محمد بن الحسن نے انھوں نے کہا مجھ سے بیان کیا محمد بن الحسن صفار نے انھوں نے محمد بن الحسن بن ابی خطاب سے انھوں نے علی بن اسباط سے انھوں نے یعقوب بن سالم سے انھوں نے ابوالحسن عبدی سے انھوں نے جابر جعفی سے انھوں نے امام محمد باقر علیہ السّلام سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص اپنی زندگی میں صرف ایک بار سورۂ یٰسٓ کی تلاوت کرے گا تو اللہ تعالیٰ دنیا کی ہر مخلوق، آخرت کی تمام مخلوق اور جو کچھ آسمان میں ہے ان میں سے ہر ایک مقابل میں دو لاکھ نیکیاں عطا کرے گا اور اتنی ہی برائیاں اس سے مٹا دے گا اور وہ شخص کبھی بھی فقر و فاقہ، قرض، تباہی، مصیبت،

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۴۰

دیوانہ پن، جذام اور وہم کی بیماری میں مبتلا نہ ہوگا اور نہ ہی اسے کوئی دوا نقصان دے گی اور اللہ ایسے شخص نزع کی تکلیف اور اس کی ہولناکیوں کو کم کر دے گا اور اس کی قبضِ روح کو اپنے ذمے لے گا اور ایسا شخص ان لوگوں میں سے ہوگا کہ اللہ نے جن کے روزگار میں وسعت کی ضمانت لی ہے اور ملاقات رب کے وقت اسے خوشی میسّر ہوگی اور آخرت میں ثواب سے خوش نودی ملے گی اور اللہ تعالیٰ تمام فرشتوں سے جو زمین و آسمان میں موجود ہیں خطاب کرتے ہوئے کہے گا کہ میں فلاں شخص سے راضی ہوں تم اس شخص کے لیے مغفرت طلب کرو۔[۱]

شیخ نے اپنی مجلس میں اپنی سند سے یہ روایت بیان کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ تم اپنی اولاد کو سورۂ یٰسٓ کی تعلیم دو، انھیں سکھلاؤ کیوں کہ یہ سورہ قرآن کا گل دستہ ہے یا خوش بودار پھول ہے۔[۲]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ محض خوش نودی خدا کی خاطر پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دے گا اور اسے اتنا اجر ملے گا کہ گویا اس نے بارہ مرتبہ قرآن ختم کیا ہے اور جس مریض کے پاس اس سورے کو اس کی موت کے وقت پڑھا جاتا ہے تو ہر آیت کے مطابق دس فرشتے اس پر نازل ہوتے ہیں اور اس کے سامنے کھڑے ہوکر اس کی مغفرت طلب کرتے ہیں، اس کے مرنے کا مشاہدہ کرتے ہیں، اس کے جنازے کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں، اس پر نماز پڑھتے ہیں اور اس کے دفن میں شرک ہوتے ہیں اور اگر مریض اس سورے کو اپنی موت کے وقت پڑھے تو فرشتۂ موت اس وقت اِس شخص کی روح کو قبض نہیں کرتا جب تک وہ جنّت کا مشروب لاکر اس شخص کو پلا نہ دے اور وہ شخص اپنے بستر پر موجود ہو تو جس وقت ملک الموت اس کی روح قبض کرے گا وہ سیراب ہوگا، اسے قبر میں دفن کیا جائے گا تو وہ سیراب ہوگا اور اسے دوبارہ زندہ کیا جائے گا تو وہ سیراب ہوگا اور جب وہ جنّت میں داخل ہوگا وہ سیراب ہوگا اور جو شخص بھی اس سورے کو لکھ کر اسے لٹکا دے تو یہ سورہ اس کے لیے ہر آفت اور بیماری کے لیے ''حرز،، یعنی ایک طرح سے حفاظت کنندہ بن جائے گا۔[۳]

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۴۰ (۲) الامالی ج ۲ ص ۲۹۰ (۳) مجمع البیان ج ۸ ص ۲۵۴ وجوامع الجامع ص ۳۹۰

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو بھی اس سورے کو گلاب اور زعفران سے سات مرتبہ لکھ کر اسے سات مرتبہ مسلسل پیے ہر روز ایک مرتبہ تو جو کچھ وہ سنے گا اسے یاد ہو جائے گا اور اگر کوئی اس سے مناظرہ کرے تو یہ اس پر غالب رہے گا اور لوگوں کی نگاہوں میں اس کی عظمت ہوگی اور جو بھی اسے لکھ کر اپنے جسم پر معلّق کر دے گا تو وہ حسد اور نظر بد سے، جن و انس کے شر سے، دیوانے پن، شیر، حادثے اور درد سے حکم خدا سے محفوظ رہے گا اور اگر کوئی عورت اس کا پانی پی لے تو اس کے پستان میں دودھ بڑھ جائے گا اور اس میں دودھ پینے والے بچّے کے لیے حکم خدا سے بہترین غذا مہیّا ہوگی۔

اور روایت کی گئی ہے کہ دنیا اور آخرت دونوں کے لیے یٰسٓ کو پڑھے اور خود کو اپنے اہل خانہ کو اور اپنے مال و متاع کو ہر آفت و مصیبت سے محفوظ رکھنے کے لیے یٰسٓ کو پڑھے اور بیان کیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص دیوانہ ہو جائے اور اس پر سورۂ یٰسٓ کو پڑھا جائے یا اسے لکھ کر پلا دیا جائے اور اگر اس سورے کو شیشے کے برتن پر زعفران سے لکھے تو بہتر ہے اگر اس پانی کو ایسے مریض کو پلا دیا جائے تو وہ جلد ہی شفا پا جائے گا۔[1]

محمد بن علی نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے روایت کرتے ہیں آں حضرتؐ نے فرمایا کہ قرآن اللہ کے سوا ہر شے سے افضل ہے پس جس نے قرآن کی توقیر کی تو اس نے اللہ کی توقیر کی اور جس نے قرآن کی توقیر نہیں کی تو گویا کہ اس نے اللہ کے حق کو سُبک (ہلکا) جانا اور قرآن کا احترام ایسا ہی ہے جیسے اولاد پر والد کا احترام لازم ہے جنھوں نے قرآن کو سنبھال رکھا ہے وہ رحمتِ الٰہی میں گھرے ہوئے ہیں وہ نورِ خدا کا لباس زیب تن کیے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے قرآن کے اٹھانے والو! تم کتابِ خدا کی توقیر کرکے اللہ سے محبت کرو وہ تم سے زیادہ محبت کرے گا اور تمھیں اپنے بندوں میں محبوب بنا دے گا اور قرآن کی تلاوت سننے والے پر دنیا کی مصیبتوں کو اور پڑھنے والے سے آخرت کی مصیبتوں کو دور کر دے گا اور کتاب اللہ کی ایک آیت کو سننے والا سونا خیرات کرنے والے سے بہتر ہے اور کتابِ الٰہی کی ایک آیت کو

(۱) البحار ج ۸۹ ص ۲۹۰

تلاوت کرنے والا عرش سے لے کر تحت الثریٰ تک جو کچھ ہے اُن سب سے افضل ہے۔

اور کتابِ خدا میں ایک سورت ہے جس کا نام ''عزیز'' ہے اس سورے کے پڑھنے والے کو اللہ کے حضور طلب کیا جائے گا اور یہ سورہ روزِ قیامت اس کی شفاعت کرے گا ربیعہ ومضر کی مانند۔ پھر نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا، آگاہ ہوجاؤ کہ وہ سورۂ یٰسؔ ہے اور نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے حضرت علی علیہ السّلام سے مخاطب ہوکر فرمایا، اے علی تم یٰسؔ پڑھو اس لیے کہ سورۂ یٰسؔ میں دس برکتیں موجود ہیں جب بھی کوئی بھوکا اسے پڑھے گا سیر ہوجائے گا، پیاسا سیراب ہوگا، بے لباس کو لباس مہیّا ہوجائے گا، کنوارے کی شادی ہوجائے گی، ڈرنے والا محفوظ رہے گا، مریض شفایاب ہوجائے گا، قیدی قید سے آزاد ہوجائے گا، ہر مسافر کی سفر میں مدد کی جائے گی اور اگر کسی مردہ شخص کے پاس اس سورے کو پڑھا جائے گا تو اللہ اس کے عذاب میں تخفیف کر دے گا اور اگر اس سورے کو ایسا شخص پڑھے جس کی کوئی شے گم ہوچکی ہو تو وہ اسے مل جائے گی۔ [۱]

دعوات راوندی میں ہے کہ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے حضرت علی علیہ السّلام سے مخاطب ہوکر کہا اے علی یٰسؔ پڑھا کرو اور پھر ایسا ہی ذکر فرمایا۔

احمد بن عبدون سے روایت ہے وہ علی بن محمد بن زبیر سے وہ علی بن فضال سے وہ عباس بن عامر سے وہ ابوجعفر بن خثعمی سے وہ اسماعیل بن جابر سے وہ امام صادق علیہ السّلام سے امام علیہ السّلام نے فرمایا، ''تم اپنی اولاد کو سورہ یاسین کی تعلیم دو اس لیے کہ یہ سورہ قرآن کا رَیحان (خوش بودار پودا، نازبو) ہے۔ [۲]

درّ منثور میں جندب بن عبداللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو بھی کسی شب کو رضائے خدا کی خاطر یٰسؔ کو پڑھے گا تو اسے بخش دیا جائے گا۔

حسن علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی سورۂ یٰسؔ کو رضائے خدا کی خاطر پڑھے گا اسے بخش دیا جائے گا اور فرمایا، مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ یہ سورہ پورے قرآن کی مماثلت رکھتا ہے۔

---

(۱) جامع الاخبار ص ۴۷   (۲) امالی طوسی ج ۲ ص ۲۹۰

ابوبکر سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ سورہ یاسین کو توریت میں معمّا کہا جاتا ہے اس لیے کہ یہ سورہ صاحب سورہ کی دنیا و آخرت کی بھلائی پر شامل ہوتا ہے اور اس سے دنیا و آخرت کی تکلیفوں کو دور کردیتا ہے اور آخرت کی ہولنا کیوں کو اس سے دور رکھتا ہے اور اس سورے کا نام ''دافعہ'' اور ''قاضیہ'' بھی ہے اس لیے کہ یہ صاحبِ سورہ سے ہر خرابی کو دور کرتا ہے اور اس کی ہر حاجت کو پورا کرتا ہے۔ جو بھی اس سورے کو پڑھے گا تو وہ سورہ دس حج کے برابر قرار پائے گا اور جو بھی یہ سورہ سنے گا تو یہ سورہ اس کے لیے اللہ کی راہ میں ایک ہزار دینار خرچ کرنے کے مساوی ہوگا اور جو بھی اس سورے کو لکھ کر اسے پی لے گا تو گویا اس کے شکم میں ہزار دوائیں داخل ہوجائیں گی اور ہزار نور، اور ہزار یقین، اور ہزار برکت اور ہزار رحمت داخل ہوجائے گی اور اس شخص سے ہر طرح کا کینہ اور بیماری کھینچ لی جائے گی۔

اور حضرت علی علیہ السّلام سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ آں حضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو بھی سورہ یاسین کو سنے گا تو وہ سورہ اس کے لیے بیس دینار میں تبدیل ہوجائے گا جو اس نے اللہ کی راہ میں خرچ کیے ہوں اور جو اس سورے کو پڑھے گا تو وہ بیس حج کے برابر ہوں گے اور جو اس سورے کو لکھ کر اس کا پانی پیے گا تو اس کے شکم میں ہزار یقین، ہزار نور، ہزار برکت، ہزار رحمت اور ہزار رزق داخل ہوگا اور اس سے ہر طرح کا کینہ اور بیماری کو نکال لیا جائے گا۔

ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ میری یہی تمنّا ہے کہ میری امّت کے ہر فرد کے دل میں سورۂ یاسین ہو۔[۱]

عطا بن ابی رباح سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ یاسین کو دن کے آغاز میں پڑھے گا تو اس کی تمام حاجتیں پوری کردی جائیں گی۔

ابوالدردا نے نبی اکرمؐ سے روایت کی ہے آں حضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا، جب بھی کسی میّت کے نزدیک سورۂ یاسین پڑھی جاتی ہے اللہ اس میّت کے لیے آسانی فراہم کردیتا ہے۔

(۱) الدرّالمنثور ج ۵ ص ۲۵۶

ابو قلابہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ جو بھی سورہ یاسین پڑھے گا اسے بخش دیا جائے گا اور اگر کوئی بھوکا اسے پڑھے وہ سیر ہوجائے گا اور اگر بھٹکا ہوا پڑھے تو اسے راستہ مل جائے گا اور اگر کسی کی کوئی چیز گم ہوجائے تو اس کے پڑھنے والے کو کھوئی ہوئی چیز مل جائے گی اور کھانے کے کم پڑنے کا خوف ہو اور اس سورے کو پڑھا جائے تو کھانا کافی ہوجائے گا اور اگر اسے کسی میّت کے پاس پڑھا جائے تو اس کے لیے آسانیاں پیدا ہوجائیں گی اور جس عورت کو بچّہ جنتے وقت دشواری کا سامنا ہو اس سورے کے پڑھنے سے اس کے لیے آسانیاں ہوجائیں گی اور جو بھی اس سورے کو پڑھے گا تو گویا کہ اس نے اکیس مرتبہ قرآن پڑھا ہے اور ہر شے کے لیے قلب (دل) ہوتا ہے اور قرآن کا قلب یاسین ہے۔

یحییٰ بن ابی کثیر سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ جو شخص صبح کے وقت یاسین پڑھے تو وہ شام ہونے تک فراخی میں رہے گا اور جو شخص شام کے وقت اس سورے کو پڑھے گا تو وہ صبح تک فراخی میں رہے گا۔

اور جعفر سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ سعید بن جبیر نے سورہ یاسین کو ایک دیوانے شخص پر پڑھ کر دَم کیا تو وہ صحیح ہوگیا۔

احمد بن عبیداللہ بن محمد بن عمرو الدباغ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ میں ایک راستے سے جا رہا تھا جس میں چھلاوے رہا کرتے تھے کہ اچانک میں نے ایک عورت کو زرد رنگ کا کپڑا پہنے ہوئے دیکھا جو ایک تخت پر بیٹھی ہوئی تھی اور قندیلیں روشن تھیں اور وہ مجھے اپنی طرف بلا رہی ہے جب میں نے یہ منظر دیکھا تو سورۂ یاسین پڑھنے لگا تو اس کی تمام قندیلیں گل ہوگئیں اور وہ عورت کہہ رہی تھی اے بندۂ خدا تم نے میرے ساتھ کیا کر دیا اور اس طرح میں اس کے پاس سے سلامت نکل آیا۔ پڑھنے والا کہتا ہے اگر تمھیں کسی قسم کا خوف ہو یا بادشاہ سے کسی قسم کا مطالبہ ہو یا دشمن کا سامنا ہو تم پر لازم ہے کہ سورۂ یاسین کو پڑھو وہ تم سے اس شے کو دور کر دے گا۔

جزیم بن فاتک فرماتے ہیں کہ میں اپنے اونٹوں کی تلاش میں نکلا اور ہم جب بھی وادی

میں اترتے تو ہم یہ کہا کرتے تھے نَعُوْذُ بِعَزِیْزِ ھٰذا الوادی [میں اس وادی کے ''عزیز'' (بادشاہ) کی پناہ میں آنا چاہتا ہوں] کہ اچانک ایک ہاتف نے آواز دے کر کہا

تم پر واے ہو تم پناہ مانگو اللہ سے جو ذوالجلال ہے جس نے حلال وحرام کو نازل کیا ہے۔تم اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرو اور بھوت پریت کے خوف کی پروا نہ کرو۔ اس نے کچھ اشعار پڑھے جو صراطِ مستقیم کی رہنمائی کر رہے تھے اور جنوں اور بھوتوں سے پناہ طلب کرنے سے روک رہے تھے میں نے اس سے دریافت کیا تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا میں جنوں کا بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ ہوں مجھ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے نجد کے جن کی طرف بھیجا ہے۔ میں نے کہا کہ کیا ایسا کوئی ہے جو میرے اونٹ کو میرے اہل وعیال تک پہنچا دے تاکہ میں حضور کی خدمت میں پہنچ کر ان کی خدمت میں سلام پیش کروں۔تو اس نے جواب دیا میں پہنچا دوں گا۔تو میں انھی میں سے ایک اونٹ پر سوار ہوا پھر میں روانہ ہوا میں نے دیکھا کہ نبی اکرمؐ منبر پر تشریف فرما ہیں جب آں حضرتؐ نے مجھے دیکھا تو فرمایا کہ جس شخص نے تمھارے اونٹوں کو پہنچانے کی ضمانت لی۔تھی جانتے، ہو اس نے کیا کیا؟ اس نے انھیں سلامت تمھارے گھر تک پہنچا دیا۔

ابوبکر سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص ہر جمعے کو والدین یا ان میں سے کسی ایک کے قبر کی زیارت کرے اور ان کے پاس سورہ یاسین کی تلاوت کرے تو یاسین میں جتنے حروف ہیں ان کی تعداد کے مطابق اللہ اس شخص کی مغفرت کر دے گا۔

ابن عباس سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ قریش کے لوگ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے گھر کے دروازے کے سامنے جمع ہو کر ان کے باہر تشریف لانے کا انتظار کر رہے تھے تاکہ انھیں اذیت پہنچائیں۔ یہ بات ان پر بہت شاق گزری کہ اتنے میں جبریل علیہ السّلام سورہ یاسین لے کر نازل ہوئے اور انھیں باہر قریش کی طرف نکلنے کے لیے کہا تو آں حضرتؐ نے ایک مٹّھی مٹّی اٹھائی اور باہر تشریف لے گئے اور وہ یہ سورہ پڑھ رہے تھے اور ان کے

سروں پر مٹّی چھڑک رہے تھے۔ انھوں نے آں حضرتؐ کو جاتے ہوئے نہیں دیکھا ان کے تشریف لے جانے کے بعد سب نے اپنے سروں کو چھو کر دیکھا تو اس پر مٹّی پڑی ہوئی تھی۔ ایک شخص نے اس سے آ کر دریافت کیا تم لوگ یہاں کیوں بیٹھے ہو۔ انھوں نے جواب دیا کہ ہم محمد کا انتظار کر رہے ہیں تو اس شخص نے کہا کہ میں نے تو محمد کو مسجد میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا ہے اس نے کہا اٹھو انھوں نے تمھیں مسحور کر دیا۔

عکرمہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ قریش کے کچھ لوگ یہ کہہ رہے تھے کہ اگر میں محمد کو دیکھ لیتا تو یہ کرتا اور یہ کرتا۔ نبی اکرم صلّی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلّم تشریف لائے اور وہ لوگ مسجد میں حلقہ باندھے ہوئے بیٹھے تھے نبی ان کے پاس ٹھہر گئے یٰسٓ والقرآن الحکیم پڑھنا شروع کیا یہاں تک کہ فھم لایبصرون تک سورے کی تلاوت کی پھر مٹّی اٹھا کر ان کے سروں پر چھڑک دیا اس عمل کے بعد ان میں سے کسی فرد نے بھی آں حضرتؐ کو نہ نظر اٹھا کر دیکھا اور نہ ہی ان سے کوئی جملہ کہا۔ اس کے بعد نبی وہاں سے آگے بڑھ گئے پھر وہ لوگ اپنے سروں اور ڈاڑھیوں سے مٹّی کو ہٹانے لگے اور کہتے جاتے تھے خدا کی قسم ہم نے نہیں سنا خدا کی قسم ہم نے نہیں دیکھا اور خدا کی قسم ہماری سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔[1]

ابن عباس سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ انصار کے مکانات مسجد سے کچھ فاصلے پر تھے انھوں نے وہاں سے منتقل ہو کر مسجد کے قریب آنے کا ارادہ کیا تو یہ آیت نازل ہوئی ''ونکتبُ ما قدّموا واٰثارھم'' تو انھوں نے کہا ہم اپنے گھروں میں ہی رہیں گے۔[2]

مجاہد سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ قریش ایک جگہ اکٹھے ہوئے اور انھوں نے عتبہ بن ربیعہ کو بھیجا اور اس سے کہا کہ اس شخص کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ تمھاری قوم یہ کہتی ہے کہ تم نہایت عظیم امر لے کر آئے ہو ہمارے آباو اجداد اس پر عمل پیرا نہ تھے اور ہم میں سے کوئی بھی اس امر پر تمھارا اتبّاع نہیں کرے گا اور یقیناً تم نے ایسا کیا ہے تو تمھیں کوئی ضرورت ہوگی اگر تمھیں مال درکار ہے تو تمھاری قوم تمھیں مال جمع کر کے دے دے گی، لہٰذا تم اپنا یہ

---

(۱) درمنثور ج ۵ ص ۲۵۹ (۲) درمنثور ج ۵ ص ۲۶۰

خیال ترک کردو اور اپنے آباو اجداد کے مسلک کو اپنائے رہو۔ عتبہ آں حضرتؐ کی خدمت میں پہنچا اور قریش نے اس سے جو کچھ کہا تھا وہ اس نے آں حضرتؐ سے بیان کردیا جب وہ اپنی بات ختم کرچکا اور چپ ہوگیا تو آں حضرتؐ نے فرمایا، بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ حٰمٓ ۔ تَنۡزِيۡلٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ اور آں حضرتؐ نے آغاز سورہ سے یہاں تک پڑھا فَاِنۡ اَعۡرَضُوۡا فَقُلۡ اَنۡذَرۡتُكُمۡ صٰعِقَةً مِّثۡلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوۡدَ (فصلت: ۱۳(الف)) عتبہ واپس چلا گیا اور قریش کو اس بات سے آگاہ کیا اور اس نے کہا محمد نے ایسی بات کہی جو نہ شاعری ہے اور نہ ہی ساحری اور یہ ایک ایسا عجیب وغریب کلام ہے جو انسانوں کا کلام معلوم نہیں ہوتا۔ قریش نے کہا ہم سب مل کر محمد کے پاس جائیں گے۔ جب انھوں نے یہ ارادہ کیا تو رسولِ اکرمؐ نے انھیں دیکھ لیا اور وہ ان کی جانب بڑھے یہاں تک کہ ان کے قریب پہنچ گئے اور پڑھنا شروع کیا بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ يٰسٓ وَالۡقُرۡاٰنِ الۡحَكِيۡمِ یہاں تک کہ جب وہ اِنَّا جَعَلۡنَا فِىۡۤ اَعۡنَاقِهِمۡ اَغۡلٰلًا تک پہنچے تو اللہ نے قریش کے ہاتھوں سے ان کی گردنوں تک مہر لگا دی اور اس طرح ان کے سامنے اور ان کے پیچھے رکاوٹ کھڑی کردی۔ آں حضرتؐ نے مٹّی اٹھا کر ان کے سروں پر ڈال دی اور پھر وہاں سے واپس چلے گئے اور انھیں پتا تک نہیں چلا کہ آں حضرتؐ نے ان کے ساتھ کیا کیا۔ جب آں حضرتؐ واپس تشریف لے جاچکے تو جو کچھ ان کے ساتھ ہوا تھا اس پر انھیں حیرانی ہوئی اور انھوں نے کہا کہ ہم نے ان سے بڑا کوئی جادوگر نہیں دیکھا ذرا دیکھو انھوں نے ہم سے کیا سلوک کیا۔[۱]

ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ سبقت لے جانے والے تین افراد ہیں موسیٰ کی طرف سبقت کرنے والے یوشع بن نون ہیں اور عیسیٰ کی طرف بڑھنے والے صاحب یٰسٓ ہیں اور حضرت محمدؐ کی طرف آگے آنے والے حضرت علی ابن ابی طالب ہیں۔

ابن عباس سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ آں حضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا، صدیق تین ہیں حزقیل مومنِ آلِ فرعون حبیب النجار صاحبِ آلِ یٰسٓ اور علی ابن ابی طالب۔

(۱) الدرالمنثور ج ۵ ص ۲۵۹ (الف) (فصّلت کا دوسرا نام حٰمٓ سجدہ ہے)

ابو لیلیٰ سے مروی ہے انھوں کہا کہ رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ صدیق تین افراد ہیں حبیب النجار مومن آلِ یٰسٓ جنھوں نے کہا یٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۲۰﴾ (یٰسٓ : ۲۰) اور حزقیل مومن آلِ فرعون جنھوں نے کہا اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰہُ (غافر: ۲۸) اور علی بن ابی طالب اور وہ سب سے افضل ہیں۔

ابن عساکر سے مروی ہے کہ تین افراد ایسے ہیں جنھوں نے کبھی بھی اللہ کا انکار نہیں کیا مومنِ آل یٰسٓ اور علی بن ابی طالب اور آسیہ زوجۂ فرعون۔[۱]

ابن عباس سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ جو سورۂ یٰسٓ اور سورۂ الصافات کو جمعے کے دن پڑھے گا پھر اللہ سے طلب کرے گا تو اللہ اسے عطا کر دے گا۔[۲]

کتاب مصباح میں ہے کہ جو بھی اس سورے کو لکھ کر کسی عورت کو پلا دے گا تو اس کا دودھ بڑھ جائے گا اور جو بھی اس سورے کو لکھ کر اپنے ساتھ رکھے گا تو نظر بد اور جنات سے محفوظ رہے گا اور اسے بہترین اور عمدہ خواب نظر آئیں گے۔

جو شخص کسی دشمن کا سامنا کرے اور اس کا خوف دامنِ گیر ہو تو قبلہ رخ ہو کر کہے اللّٰه القَاهِرُ الْغَالِبُ اللّٰهُ مُذِلُّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ نَاصِرُ الحَقِّ حَيْثُ كَانَ لَهُ الحولُ وَالقُوَّةُ (اِنْ كانت اِلَّا صَيحةً واحدةً فاذا هم خامدون) تو یہ دشمن کے لیے کافی ہوگا۔

اور جو شخص روغنِ زیتون پر قَالَ مَنْ يحيى العِظَام و هى رميم سے لے کر ......عليم تک چالیس مرتبہ پڑھے اور اس کی مالش کرے موچ پر ٹوٹی ہوئی ہڈّی پر اور جوڑوں کے درد پر تو وہ حکم خدا سے اچھّا ہو جائے گا۔

اور جس کا جانور (گھوڑا وغیرہ) سرکش اور اڑیل ہو تو یہ آیتیں لکھ کر اس پر لٹکا دے اور اسے اس جانور کے کانوں میں بھی پڑھے بسم اللّٰه الرحمٰن الرّحيم اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ۔[۳]

(۱) درمنثور ج ۵ ص ۲۶۲ (۲) درمنثور ج ۵ ص ۲۷۰ (۳) مصباح کفعمی ص ۲۰۹

سورۂ صافات کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

سلیمان جعفری سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ میں نے امام ابوالحسن علیہ السّلام کو دیکھا کہ وہ اپنے بیٹے قاسم سے فرما رہے ہیں کہ اے میرے بیٹے اپنے بھائی کے سرھانے سورۂ ''وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا'' پڑھو انھوں نے سورے پڑھنی شروع کی جب وہ یہاں تک پہنچے اَهُمۡ اَشَدُّ خَلۡقًا اَمۡ مَّنۡ خَلَقۡنَا ؕ (صافات ۱۱) تو اس جوان کی روح پرواز کرگئی جب اسے کفن پہنا دیا اور لوگ نکل گئے تو ابوالحسن علیہ السّلام کی خدمت میں یعقوب بن جعفر آئے اور اُن سے کہا کہ جب کسی کا انتقال ہونے والا ہوتا ہے تو ہم یہ پیان لیتے ہیں کہ اس کے نزدیک سورۂ یٰسٓ کی تلاوت کی جائے آپ ہمیں سورۂ الصافات پڑھنے کا حکم دے رہے ہیں تو امام علیہ السّلام نے فرمایا کہ اے میرے بیٹے جب بھی کسی مرنے والے کی تکلیف کے وقت اس سورے کو پڑھا جائے گا تو اس کو جلد ہی راحت مل جائے گی۔[۱]

روایت کی ہے شیخ نے تہذیب میں اپنی سند کے ساتھ محمد بن یحییٰ سے انھوں نے موسیٰ بن الحسن سے انھوں نے سلیمان جعفری سے انھوں نے فرمایا کہ میں نے ابوالحسن علیہ السّلام کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔[۲]

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ جو بھی سورۂ الصافات کو ہر جمعے

---

(۱) الکافی ج ۲ ص ۱۲۶ (۲) التھذیب ج ۱ ص ۴۲۷

کے روز پڑھے گا تو ہر آفت سے محفوظ رہے گا۔ اور دنیوی زندگی میں ہر غم اور آزمائش اس سے دور کردی جائے گی اور دنیا میں اسے رزق کی وسعت اور فراخی عطا کی جائے گی اور اس کے مال، اس کی اولاد اور اس کے جسم میں شیطان کی جانب سے کوئی خرابی اور برائی نہیں پہنچے گی اور نہ ہی کسی ظالم اور سرکش سے کوئی تکلیف ہوگی اور اگر اس دن اُس کی موت واقع ہوجائے یا اس شب کو انتقال ہوجائے تو اللہ اسے شہید کی صورت میں مبعوث کرے گا اور اس کی موت بھی شہیدوں کی موت ہوگی اور اللہ تعالیٰ اسے جنّت میں شہدا کے ساتھ جنّت کے اعلیٰ درجے میں داخل کرے گا۔ [۱]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی اس سورت کو پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ ہر جن اور شیطان کی تعداد کے مطابق اسے دس گنا نیکیاں مرحمت فرمائے گا اور جو بھی اس سورے کو شیشے کے برتن میں لکھے گا اور اسے کسی صندوق میں رکھ دے گا تو دیکھے گا کہ جن اس کی طرف تیز تیز آرہے ہیں اور فوج در فوج پہنچ رہے ہیں اور اسے نقصان نہیں پہنچا رہے ہیں۔ [۲]

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص اس سورے کو لکھے اور ایک ایسے شیشے کے برتن میں رکھ دے جس کا دہانہ تنگ ہو اور اسے کسی صندوق پر آویزاں کردے تو وہ دیکھے گا کہ جن اس کی طرف تیزی سے فوج در فوج چلے آرہے ہیں اور اسے اذیت نہیں پہنچا رہے ہیں۔ [۳]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو بھی اس سورے کو لکھ کر ایک ایسے شیشے کے برتن میں رکھے جس کا دہانہ تنگ ہو اور اسے اپنے گھر میں رکھ دے تو دیکھے گا کہ جنات فوج در فوج اس کے گھر میں آجا رہے ہیں لیکن کسی فرد کو ذرا سا بھی نقصان نہیں پہنچا رہے ہیں اور اگر اس پانی سے آسیب زدہ اور جسے لرزے سے بخار چڑھتا ہو وہ غسل کرلے تو ان شاء اللہ تعالیٰ اسے سکون مل جائے گا۔ [۴]

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۴۱
(۲) مجمع البیان ج ۸ ص ۱۹۳
(۳) البرھان ج ۶ ص ۴۰۸
(۴) تفسیر البرھان ج ۶ ص ۴۰۸

سورۂ صٓ کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام باقر علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی سورۂ ''صٓ'' کو شبِ جمعہ میں پڑھے گا تو اس شخص کو دنیا اور آخرت کے خیر سے اتنا کچھ عطا ہوگا کہ جو کسی کو عطا نہیں کیا گیا سوائے نبی مرسل یا مقرّب فرشتے کے اور اللہ اسے جنّت میں داخل کردے گا اور وہ شخص اپنے اہلِ خانہ میں سب سے زیادہ پسندیدہ ہوگا یہاں تک کہ وہ خادم بھی جو اس کی خدمت پر مامور ہو خواہ وہ اس کے عیال میں شامل نہ ہو اور نہ اُس کی حد تک جس کی شفاعت کی جائے۔[۱]

کتاب خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی اس سورے کو پڑھے گا تو پڑھنے والے کو ہر اس پہاڑ کے وزن سے دس گنا زیادہ اجر ملے گا جسے اللہ نے حضرت داؤد علیہ السّلام کے لیے مسخر کردیا تھا اور اللہ ایسے شخص کو چھوٹے اور بڑے گناہ پر اصرار کرنے سے محفوظ رکھے گا اور جو بھی اس سورے کو لکھ کر کسی قاضی یا حاکم کے نیچے کسی جگہ پر چھوڑ دے گا تو تین دن سے زیادہ امر اس کے اختیار میں نہیں رہے گا اس کے عیوب ظاہر ہوجائیں گے اسے معزول کردیا جائے گا اور لوگ اس کے اطراف سے منتشر ہوجائیں گے۔[۲]

رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا، جو شخص اس سورے کو لکھ کر قاضی یا والی

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۴۱ (۲) مجمع البیان ج ۸ ص ۳۴۰

کے نیچے رکھ دے گا تو تین دن سے زیادہ امر اس کے اختیار میں نہیں رہے گا۔

اور لوگوں پر اس کے عیوب ظاہر ہوجائیں گے اور لوگ اس کے اطراف سے منتشر ہوجائیں گے۔[۱]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو بھی اس سورے کو لکھ کر شیشے کے برتن میں رکھ دے اور اس میں سوراخ کردے اور قاضی یا پولیس کی جگہ پر رکھ دے گا تو وہ تین دن سے زیادہ اس منصب پر باقی نہیں رہے گا اور اس دوران اس کے عیوب ظاہر ہونے لگیں گے اور لوگ اس کی منزلت میں نقص نکالیں گے اور اس کے بعد اس کا حکم نافذ نہیں رہے گا اور وہ حکمِ خداوندی سے تنگی اور سختی میں باقی رہے گا۔[۲]

کتاب مصباح میں سورہ ''ص'' کی خاصیتوں کے ذیل میں بیان کیا ہے کہ جو شخص اس آیت ''أُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ'' کی زیادہ تلاوت کرے گا اور کنواں کھودے گا تو بہترین چشمہ پھوٹے گا۔[۳]

---

(۱)و(۲) تفسیر برھان ج٦ ص ٤٦٢

(۳) تفسیر برھان ج٦ ص ٤٦٢

سورۂ زُمر کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو بھی سورۂ زمر اپنی زبان سے چپکے چپکے پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے دنیا اور آخرت کا شرف عطا فرمائے گا اور بغیر دولت اور خاندان کے اسے عزّت عطا کرے گا یہاں تک کہ ہر دیکھنے والا اُس سے مرعوب ہوگا اور اللہ اس کے جسم کو آگ کے لیے حرام قرار دے گا اور اس کے لیے جنّت میں ہزار شہر تعمیر کردے گا ہر شہر میں ہزار محلات ہوں گے اور ہر محل میں ایک سو حوریں ہوں گی اور اس کے ساتھ ساتھ دو چشمے جاری ہوں گے، دو چشمے اُبل رہے ہوں گے دو باغات گہرے سبزی مائل رنگ کے ہوں گے اور چشموں میں بری بڑی آنکھوں والی حوریں مقیم ہوں گی اور درخت بہت زیادہ شاخوں والے ہوں گے اور ہر پھل دو دو طرح کا ہوگا۔[1]

کتاب خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا تو ہر نبی اور صدیق اس کے لیے رحمت کی تمنّا اور مغفرت طلب کرے گا اور جو اس سورے کو لکھ کر اپنے اوپر آویزاں کردے گا یا اپنے بستر میں رکھ دے گا تو ہر آنے اور جانے والا اسے خیر سے یاد کرے گا اس کی تعریف کرے گا اور اس کا شکر گزار ہوگا۔ لوگ ہمیشہ اللہ کے فضل و کرم سے اس پڑھنے والے کا شکر ادا کرتے رہیں گے۔[2]

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۴۱ (۲) تفسیر البرھان ج ۶ ص ۵۲۱

رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو بھی اس سورے کو لکھ کر خود پر آویزاں کر دے گا تو ہر آنے اور جانے والا اسے خیر سے یاد کرے گا اور ہر جگہ ہمیشہ اس کا شکریہ ادا کرتا رہے گا۔[۱]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو بھی اس سورے کو لکھ کر اپنے بازو میں باندھ لے گا یا بستر میں رکھ دے گا تو ہر آنے جانے والا اس شخص کا ذکر خیر کے ساتھ کرے گا اور اس کا شکریہ ادا کرے گا اور ہر ملنے والا اس کا شکریہ ادا کرے گا اور اس سے محبت کرے گا اور ہمیشہ لوگ اس کے شکر پر باقی رہیں گے اور اس کے فضل کی گفتگو کریں گے اور انسانوں میں سے کوئی بھی کبھی اس کی غیبت نہیں کرے گا۔[۲]

(۱ و ۲) تفسیر البرھان ج ٦ ص ۵۲۱

سورۂ غافر (مومن) کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام محمد باقر علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ جو شخص سورۂ حم مومن (غافر) ہر شب کو پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے گذشتہ اور آئندہ تمام گناہوں کو معاف فرما دے گا اور اسے کلمۂ تقویٰ کا پابند بنا دے گا اور اس کی آخرت کو اس کی دنیا سے بہتر بنا دے گا۔[۱]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ جو بھی اس سورے کو پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کی امید کو منقطع نہیں کرے گا اور اسے وہ کچھ ملے گا جو ان لوگوں کو ملے گا جو دنیا میں خوفِ خدا رکھتے تھے اور جو اس سورے کو لکھ کر باغ کے احاطے میں آویزاں کر دے گا تو وہ سرسبز ہوگا اور اس کے نمو میں اضافہ ہوجائے گا اور اگر اسے لکھ کر کسی سرائے یا دکان میں رکھ دیا جائے تو اس کی خیر و برکت میں اضافہ ہوگا اور خرید وفروخت بڑھ جائے گی۔[۲]

رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو بھی اس سورے کو لکھ کر کسی باغ میں آویزاں کر دے گا تو وہ سرسبز ہوجائے گا اور اس کی نشو ونما میں اضافہ ہوگا اور اگر کسی دکان میں رکھ چھوڑے گا تو اس کی خرید وفروخت بڑھ جائے گی۔[۳]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو اسے رات کے وقت لکھے اور اسے احاطے میں یا

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۴۲ (۲ و ۳) تفسیر البرہان ج ۷ ص ۵

باغ میں رکھ دے تو اس کی برکت بڑھ جائے گی وہ سرسبز ہوجائے گا، پھول کھل اٹھیں گے اور اپنے وقت میں خوب صورت ہوجائے گا۔ اور اگر اس سورے کو دکان کے احاطے میں رکھ چھوڑا جائے تو اس دکان میں خرید وفروخت زیادہ ہوگی اور اگر اسے ایسے شخص کو لکھ کر دیا جائے جسے خُصیے میں تکلیف ہو تو وہ دور ہوجائے گی اور وہ تن درست ہوجائے گا۔

اور اگر اس سورے کو لکھ کر اس شخص پر آویزاں کر دیا جائے جسے پھوڑا ہوجائے تو وہ پھوڑا دور ہوجائے گا اور اسی طرح خوف زدہ کا خوف دور ہوجائے گا اور اگر اسے لکھ کر اس کے پانی میں آٹے کو گوندھا جائے پھر اسے خشک کرلیا جائے، یعنی خشک ہوکر وہ کیک کی طرح ہوجائے پھر اسے کوٹ کر باریک بنا لیا جائے اور اسے تنگ برتن میں رکھ کر ڈھک دے اگر کسی کو دل کے درد یا بے ہوشی یا جگر اور طحال کے درد کے لیے اسے دے دیا جائے تو وہ شخص حکمِ خداوندی سے اس درد سے نجات پا جائے گا۔[1]

(۱) تفسیر البرھان ج ۷ ص ۶

سورۂ شوریٰ کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی سورہ حم عسق (شوریٰ) پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اسے روزِ قیامت جب مبعوث کرے گا تو اس کا چہرہ برف کی طرح یا سورج کی مانند روشن اور چمک دار ہوگا یہاں تک کہ وہ اللہ کے حضور میں آ کر کھڑا ہوجائے گا تو آواز قدرت آئے گی میرے بندے تم نے ہمیشہ حم عسق کی تلاوت کی ہے لیکن تمھیں معلوم نہ تھا کہ اس کا ثواب کیا ہے لیکن اگر تمھیں معلوم ہوجاتا کہ اس سورے کی اہمیت کیا ہے اور اس کا ثواب کتنا ہے تو تم کبھی بھی اسے پڑھتے ہوئے تھکتے نہیں لیکن میں تمھیں اس کے پڑھنے کی جزا دوں گا اس شخص کو جنّت میں لے جاؤ کیوں کہ اس کے لیے جنّت میں سرخ یاقوت کا محل تیار ہے جس کے دروازے جس کی دیواریں اور اس کے کنگرے اور اس کی سیڑھیاں بھی یاقوت کی ہیں جس کا ظاہر اس کے باطن سے اور جس کا باطن اس کے ظاہر سے نظر آ رہا ہے اس کے لیے بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں موجود ہیں اس کے لیے ہزار کنیزیں اور ہزار غلام لڑکے ہیں جو ہمیشہ رہنے والے ہیں اللہ تعالیٰ نے جن کی توصیف بیان کی ہے۔[1]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا فرشتے اس پر درود بھیجیں گے اور مرنے کے بعد اس کے لیے رحمت طلب

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۴۲

کریں گے اور جو بھی اس سورے کو بارش کے پانی سے لکھے گا اور اس پانی کو سرمے میں ملا دے گا تو اس سرمے کو ایسے شخص کی آنکھوں میں لگائے گا جس کی آنکھوں میں سفیدی آ گئی ہو تو وہ جاتی رہے گی اور اس کی آنکھوں کی تمام بیماریاں اور تکلیفیں حکمِ خداوندی سے زائل ہوجائیں گی۔[۱]

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو اس سورے کو عجینِ مکّی (مکے کے آٹے اور بارش کے پانی سے لکھے اور اسے سرمے میں ملا دے اور اس کا سرمہ آنکھوں میں لگائے تو آنکھوں کی سفیدی اس سے زائل ہوجائے گی اور آنکھ کا ہر طرح کا درد جاتا رہے گا۔[۲]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو بھی اس سورے کو لکھ کر آویزاں کرے گا تو لوگوں سے محفوظ رہے گا اور جو اس کا پانی سفر کے دوران پیے گا وہ محفوظ رہے گا۔[۳]

مصباح میں ہے کہ جو اس سورے کو لکھ کر سفر کے دوران پیے گا تو اس کی پیاس کم ہوگی اور اگر اس پانی کو کسی آسیب زدہ پر چھڑک دیا جائے گا تو اس کا شیطان جل کر خاکستر ہوجائے گا اور اس شخص کی جانب دوبارہ واپس نہیں آئے گا۔[۴]

(۱، ۲، ۳) تفسیر البرھان ج ۷ ص ۶۳ (۴) مصباح کفعمی ص ۶۱۰

سورۂ زخرف کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام باقر علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص مداومت کے ساتھ سورۂ حم زخرف پڑھتا رہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی قبر کو حشرات الارض اور فشارِ قبر سے محفوظ رہے گا یہاں تک کہ وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑا ہو۔ پھر اس کے بعد وہ آئے گا اور حکمِ الٰہی سے جنّت میں جائے گا۔[۱]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا، جو بھی یہ سورہ پڑھے گا تو ان لوگوں میں سے ہوجائے گا جن سے روزِ قیامت کہا جائے گا: اے اللہ کے بندو! تمھارے لیے نہ تو کوئی خوف ہے اور نہ ہی کسی قسم کا حزن اور جو شخص اس سورے کو لکھ کر اس کا پانی پی لے تو عارض ہونے والی بیماری کے لیے اسے کسی دوا کی ضرورت نہیں ہوگی اور اگر اس پانی کو کسی مرگی کے مریض پر چھڑک دیا جائے تو وہ اس مرض سے نجات پا جائے گا اور حکمِ خدا سے اس کا شیطان جل کر خاکستر ہوجائے گا۔[۲]

رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اور امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا، جو بھی اس سورے کو لکھ کر اس پانی کو پی لے گا تو اس کے ساتھ کسی دوا کی ضرورت نہیں رہے گی اور اگر اس پانی کو کسی مرگی زدہ پر چھڑک دیا جائے تو مرگی سے افاقہ ہوجائے گا۔[۳]

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۴۳ (۲) تفسیر البرھان ج ۷ ص ۱۰۵ (۳) القرآن ثوابہ وخواصہ ص ۸۷

کتاب مصباح میں ہے کہ جو شخص اس سورے کو مخالفت کرنے والی بیوی کو پلا دے گا وہ اس کی اطاعت کرنے لگے گی اور اس کا پانی پینے سے پیٹ کی حفاظت ہوتی ہے اور اجابت میں آسانی پیدا ہوتی ہے۔ اور جو اس کو لکھ کو اپنے ساتھ رکھے گا تو ہر شر سے محفوظ رہے گا اور اگر اسے سونے والے کے سر کے نیچے رکھ دیا جائے تو خواب میں سوائے خیر کے کچھ نہ دیکھے گا۔[1]

(۱) مصباح کفعمی ص ۶۱۰

سورۂ دخان کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام باقر علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ دخان کو فرض اور نوافل نمازوں میں پڑھے گا تو اللہ روزِ قیامت اس شخص کو عرش کے نیچے امن یافتہ افراد میں مبعوث کرے گا اور اس سے بہت آسان حساب لیا جائے گا اور اس کا نامۂ عمل اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔[۱]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی اس سورے کو پڑھے گا تو اس سورے کے ہر ہر حرف کے عوض بطور اجر اسے ایک لاکھ غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور جو شخص اس سورے کو شب جمعہ میں پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کی مغفرت فرما دے گا اور جو اس سورے کو لکھ کر خود پر آویزاں کرے گا تو وہ شیاطین کے مکروفریب سے محفوظ رہے گا اور جو اس سورے کو لکھ کر سرھانے رکھے گا تو خواب میں ہر طرح کا خیر دیکھے گا اور رات کے وقت ہر طرح کے اضطراب سے محفوظ رہے گا اور اگر دردِ شقیقہ والا اس کا پانی پیے گا تو اسے اس سے نجات مل جائے گی اور اگر اسے تجارت کی جگہ پر رکھا جائے گا تو تجارت کرنے والے کو فائدہ ہوگا اور جلد ہی اس کا مال بڑھ جائے گا۔[۲]

رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو بھی اس سورے کو شب جمعہ میں پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ گناہوں کو بخش دے گا اور جو اس سورے کو لکھ کر خود پر

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۴۳ (۲) تفسیر البرھان ج ۷ ص ۱۵۵

آویزاں کرے گا تو وہ شیطانی مکر وفریب سے محفوظ رہے گا اور جو اس سورے کو لکھ کر سر کے نیچے رکھے گا تو اسے خواب میں خیر ہی خیر دکھائی دے گا اور وہ اضطراب سے محفوظ ہوگا اور اگر دردِ شقیقہ والا اس کا پانی پی لے گا تو اسے اسی وقت درد سے نجات مل جائے گی اور اگر اسے مقامِ تجارت پر رکھا جائے گا تو تجارت کرنے والے کو فائدہ ہوگا اور تیزی سے اس کے مال میں اضافہ ہوگا۔[۱]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو اس سورے کو لکھ کر خود پر آویزاں کرے گا تو وہ بادشاہ کے شر سے محفوظ رہے گا اور وہ جس سے ملاقات کرے گا اس کا رعب اس پر باقی رہے گا اور وہ شخص لوگوں کے نزدیک پسندیدہ ہوگا اور اگر وہ اس کا پانی پیے گا تو شکم کے کھچاو سے فائدہ پہنچے گا اور حکمِ خدا سے اجابت میں آسانی ہوگی۔[۲]

درّمنثور میں ابوہریرہ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو بھی حم دخان کو رات کے وقت پڑھے گا تو ستّر ہزار فرشتے اس کے لیے مغفرت طلب کریں گے۔

ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص حم دخان کو شب جمعہ میں پڑھے گا تو اس کی مغفرت ہوجائے گی۔

ابی امامہ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو بھی سورۂ دخان کو رات کے وقت پڑھے گا تو اس کے پچھلے سارے گناہ معاف ہوجائیں گے۔

ابورافع سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ جو سورۂ دخان کو شب جمعہ میں پڑھے گا تو اس کی مغفرت کردی جائے گی اور اس کی شادی حورالعین کے ساتھ ہوجائے گی۔

عبداللہ بن عیسیٰ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ جو بھی حم الدخان کو ایمان اور تصدیق کے ساتھ شب جمعہ میں پڑھے گا تو اس کی مغفرت ہوجائے گی۔[۳]

(۱و۲) تفسیر البرھان ج ۷ ص ۱۵۵ (۳) البحار ج ۸۹ ص ۳۰۰ درّمنثور سے ج ۶ ص ۲۴ سے ماخوذ

سورۂ جاثیہ کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ جاثیہ پڑھے گا تو اس کا ثواب یہ ملے گا کہ وہ جہنّم کی آگ کو ہرگز نہیں دیکھے گا اور نہ ہی وہ جہنّم کی چیخ پکار اور چنگھاڑ کو سنے گا اور وہ حضرت محمدؐ کے ساتھ ہوگا۔[1]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ جو بھی اس سورے کو پڑھے گا تو جب وہ گھٹنوں کے بل قیامت کے دن بیٹھا ہوا ہوگا تو اللہ اس کی گھبراہٹ کو پرسکون بنا دے گا اور اس کی شرم گاہ کو چھپا دے گا اور جو اسے لکھ کر اپنے اوپر آویزاں کرے گا ہر جابر و ظالم اور بادشاہ کی سطوت سے مامون رہے گا اور انسانوں میں سے جو بھی اسے دیکھے گا وہ ہر دیکھنے والے کی نظر میں بارعب، محبوب اور وجیہ ہوگا یہ اس پر اللہ کا فضل وکرم ہوگا۔[2]

رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ جو بھی اسے لکھ کر اپنے اوپر آویزاں کرے گا ہر شیطان اور جبّار (ظالم) کی سطوت (غلبہ) سے محفوظ رہے گا اور انسانوں میں سے جو بھی اسے دیکھے گا وہ ہر دیکھنے والے کی نظر میں بارعب اور محبوب ہوگا۔[3]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو بھی اسے لکھ کر اپنے اوپر آویزاں کرلے گا تو وہ ہر چغل خور کے شر سے محفوظ رہے گا اور لوگوں سے اس کی غیبت نہیں کی جائے گی اور وقت ولادت

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۴۳ (۲و۳) تفسیر البرھان ج ۷ ص ۱۷۳

جب بچّہ شکم مادر سے باہر آتا ہے اگر اس بچّے پر اس کو لکھ کر آویزاں کر دیا جائے تو وہ بچّہ حکمِ خداوندی سے محفوظ رہے گا اور اس کی نگرانی ہوتی رہے گی۔[۱]

مصباح میں ہے کہ جو اسے ساتھ رکھے گا تو ہر خوف وخطرے سے محفوظ رہے گا اور جو سر کے نیچے رکھے گا وہ جن کے شر سے بچا رہے گا۔[۲]

---

(۱) تفسیر البرھان ج ۷ ص ۱۷۳ (۲) المصباح الکفعمی ص ۱۶۰

سورۂ احقاف کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی ہر روز یا ہر جمعے کو سورۂ احقاف پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ دنیاوی زندگی میں اس تک کسی خوف کو نہیں پہنچنے دے گا اور ان شاء اللہ اسے روزِ قیامت کے جزع وفزع (دہشت وخوف) سے محفوظ رکھے گا۔[1]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جو یہ سورہ چلتے ہوئے پڑھے گا تو اس کے لیے زمین پر چلنے والے ہر فرد کی تعداد سے دس گنا زیادہ نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس کی دس برائیاں مٹا دی جائیں گی اور اس کے دس درجے بڑھا دیے جائیں گے اور جو اس سورے کو لکھ کر خود پر یا کسی بچّے پر یا اسے دودھ پلانے والے پر آویزاں کردے گا یا اس کا پانی پلائے گا تو وہ جسم کے اعتبار سے قوی ہوگا اور بچّوں کو جو بیماریاں لاحق ہوجاتی ہیں وہ ان بیماریوں سے محفوظ رہیں گے اور بچّہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کے کرم سے اپنے گہوارے میں پُرسکون اور مطمئن رہے گا۔[2]

اور رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو بھی اس سورے کو لکھ کر کسی بچّے پر آویزاں کردے یا اس سورے کو لکھ کر اس کا پانی پلا دے تو وہ بچّہ جسمانی اعتبار سے طاقت و قوّت کا مالک ہوگا اور بچّوں کو جو بیماریاں لاحق ہوتی ہیں اُن سے صحیح وسالم اور تن درست رہے

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۴۳ (۲) تفسیر البرھان ج ۷ ص ۱۸۴

گا اور اپنے گہوارے میں پرسکون اور مطمئن رہے گا۔[۱]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو شخص اس سورے کو کسی کاغذ پر لکھ کر اسے زم زم کے پانی سے دھو کر اس پانی کو پی لے تو وہ لوگوں کے نزدیک محبوب ہو جائے گا اور اس کی بات سنی جائے گی اور وہ ہر بات کو سن کر اسے یاد رکھے گا اور یہ سورہ تمام اغراض کے لیے سودمند ہے اس سورے کو لکھ کر اس کے پانی سے بیماریوں کو دھویا جاسکتا ہے اور حکمِ خداوندی سے اس سورے کے ذریعے بیماری سے سکون حاصل ہوسکتا ہے۔[۲]

(۱ و ۲) تفسیر البرهان ج ۷ ص ۱۸۴

سورۂ محمد کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا، جس نے سورۂ الذین کفروا، یعنی سورۂ محمد پڑھی وہ کبھی شبہے میں مبتلا نہ ہوگا اور اس کے دین میں کبھی شک کا دخل نہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ اسے کبھی فقر و فاقے سے دوچار نہ کرے گا اور نہ ہی اسے کسی بادشاہ کا خوف دامن گیر ہوگا اور وہ شخص مرتے دم تک شک اور کفر سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے محفوظ رہے گا اس کے مرنے کے بعد خداوند عالم ایک ہزار فرشتوں کو مقرر فرما دے گا جو اس کی قبر پر نماز پڑھتے رہیں گے اور ان کی نمازوں کا ثواب سورے پڑھنے والے کو ملے گا اور وہ فرشتے اس کی مشایعت کریں گے یہاں تک کہ اسے اس جگہ تک پہنچا دیں گے جو اللہ کے نزدیک جاے امن ہوگی اور وہ شخص اللہ تعالیٰ اور حضرت محمدؐ کے امان میں ہوگا۔[1]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی اس سورے کو پڑھے گا تو قبر سے نکلتے وقت وہ اپنا چہرہ پھراتے ہی رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے چہرۂ اقدس کی زیارت کرے گا اور اس کا اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہوگا کہ وہ اسے جنّت کی نہروں سے سیراب کرے اور جو اس سورے کو لکھ کر خود پر آویزاں کرلے گا تو وہ نیند اور بیداری کے عالم میں اس سورے کی برکت سے ہر خطرے سے محفوظ رہے گا۔[2]

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۴۴ (۲) تفسیر البرہان ج ۷ ص ۲۰۳

اور رسول اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو بھی اس سورے کو لکھ کر خود پر آویزاں کرے گا تو وہ جاگتے اور سوتے ہوئے ہر خطرے سے محفوظ رہے گا اور ہر بیماری اور مصیبت سے بچا رہے گا۔[۱]

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے کہ جو بھی اس سورے کو لکھ کر خود پر آویزاں کرے گا تو جنّات اس سے دور رہیں گے اور وہ عالمِ خواب اور بیداری میں امن کے ساتھ رہے گا اور اگر کوئی شخص اسے اپنے سر کے اوپر رکھ دے گا تو حکمِ خدا سے برائی کے ہر جال کے لیے یہ سورہ کافی رہے گا۔[۲]

کتاب مصباح میں ہے کہ جو اس سورے کو جنگ کے دوران آویزاں کر دے گا تو اس کی نصرت کی جائے گی اور جو لکھ کر اس سورے کا پانی پیے گا تو اس سے رعب اور سختی ختم ہو جائے گی اور جو اس سورے کو سمندر میں پڑھے گا تو وہ اس سے محفوظ رہے گا۔[۳]

اور اسی کتاب میں یہ بھی ہے کہ جو بھی سورہ محمد (رسول اللہ) ماہ رمضان کی چودھویں شب کو ریشم کے سفید کپڑے پر مشک، کافور اور گلاب سے لکھے اور اسے ہرن کی کھال میں رکھ دے تو اس کا رکھنے والا ہمیشہ حفظ و امان میں رہے گا اور جہاں بھی کسی قسم کا درد ہو تو اسے لٹکانے سے حکمِ خدا سے درد جاتا رہے گا۔[۴]

اور جو شخص اس آیت کو ''قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَاۗىِٕكَ رَبِّ شَقِيًّا (۴ مریم ۱۹)'' بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ لکھ اس پر آویزاں کر دے جس کے سر میں درد ہو تو حکمِ خدا سے درد جاتا رہے گا۔ جب دو فوجیں باہمی قتال میں مصروف ہوں اور لڑائی جاری ہو تو ایک مٹّھی مٹّی وہاں سے اٹھا کر اور اس پر یہ آیت (وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ④ سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ⑤ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ⑥ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ⑦ (سورۂ محمد ۷ ۴)) پڑھ کر ریت کو دشمن کے

(۱ و ۲) تفسیر البرہان ج ۷ ص ۲۰۳ (۳ و ۴) المصباح ص ۶۱۰

چہرے کی طرف پھینک دیا جائے تو وہ شکست کھا جائے گا اور راہ فرار اختیار کرے گا اور جو شخص اپنی ڈھال پر اللہ کا قول ''یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ (۷ سورۂ محمد ۴۷)'' اور ''فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْۤا اِلَى السَّلْمِ ۖۗ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖۗ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ یَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۵﴾ (۳۵ محمد ۴۷)'' اور اللہ کا قول ''وَالَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ'' سے لے کر ''بَالَهُمْ (۴۔۵ محمد ۴۷)'' تک منقش کردے پھر دشمن سے مڈبھیڑ ہو تو اللہ اس کی مدد کرے گا۔[1]

(۱) مصباح ص ۶۱۰

سورۂ فتح کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے اموال، اپنی عورتوں اور اپنی کنیزوں اور غلاموں کو ''انّا فتحنا'' کا سورہ پڑھ کر تلف ہونے سے بچاؤ۔ اس لیے کہ جو بھی مداومت کے ساتھ اس سورے کو پڑھتا رہے گا تو ایک منادی روزِ قیامت ندا دے گا جسے تمام مخلوقات سنے گی کہ تم اللہ کے مخلص بندوں میں سے ہو، اس شخص کو میرے صالح بندوں سے ملحق کردو اور اسے جنات نعیم میں رہائش دے دو اور اسے کافور ملی ہوئی مہر بند خالص شراب کے جام سے سیراب کرو۔[۱]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اسے ان لوگوں جتنا ثواب لکھ دے گا جنھوں نے درخت کے نیچے نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی بیعت کی تھی اور اس بیعت کو پورا کیا تھا اور ان لوگوں جتنا ثواب جنھوں نے فتح مکّہ کے دن نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو دیکھا تھا اور جو اس سورے کو لکھ کر اپنے سر کے نیچے رکھ دے گا تو وہ چور سے محفوظ رہے گا اور جو اسے کسی ورق پر لکھ کر اور زم زم کے پانی سے دھو کر اسے پی لے گا تو لوگوں کے نزدیک اس کی بات سنی جائے گی اور اس تک جو بات بھی پہنچے گی وہ اسے یاد رکھے گا اور وہ بات اسے حفظ ہوجائے گی۔[۲]

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۴۴ (۲) تفسیر البرھان ج ۷ ص ۲۲۷

اور رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو بھی اس سورے کو لکھ کر اپنے بستر میں رکھ دے گا تو وہ چور سے محفوظ رہے گا اور جو اسے لکھ کر زم زم کے پانی میں پیے گا تو لوگوں کے نزدیک اس کی بات سنی جائے گی اور وہ شخص جو بات بھی سنے گا اسے یاد رکھے گا۔[1]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو اس سورے کو لکھ کر جنگ و جدال اور دشمنی کے موقع پر رکھ دے گا تو ان سب سے محفوظ رہے گا اور اس کے لیے خیر کے دروازے کھل جائیں گے اور جو شخص اس سورے کو لکھ کر اس کا پانی خوف کو دور کرنے اور رعب کو ختم کرنے کے لیے پیے گا تو اسے خوف سے سکون ملے گا اور جو اس سورے کو سمندر کی سواری میں پڑھے گا تو حکمِ الٰہی سے ڈوبنے سے محفوظ رہے گا۔[2]

کتاب مصباح میں ہے کہ جو اس سورے کو لکھ کر خود پر آویزاں کرے گا تو بادشاہ کے شر سے محفوظ رہے گا اور اگر اسے لکھ کر کسی دیوار پر یا گھر میں لٹکا دیا جائے تو شیطان اس گھر کے قریب نہیں آئے گا اور اگر عورت اس سورے کا پانی پیے تو اس کا دودھ زیادہ ہوجائے گا۔[3]

(۱و۲) تفسیر البرھان ج ۷ ص ۲۲۷ (۳) مصباح کفعمی ص ۶۱۰

سورۂ حُجُرات کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی ہر شب سورۂ حجرات پڑھے گا یا ہر روز اس کی تلاوت کرے گا تو وہ حضرت محمد صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کے زائرین میں شمار ہوگا۔[۱]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا تو اسے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والے افراد اور اللہ کی نافرمانی کرنے والے لوگوں کی تعداد سے دس گنا زیادہ اجر ملے گا اور جو اس سورے کو لکھ کر خود پر آویزاں کردے گا تو قتال یا دشمنی کے خوف سے اسے امن نصیب ہوگا اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے ہر خیر کے دروازے کو کھول دے گا۔[۲]

رسول اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو بھی اس سورے کو لکھ کر خود پر آویزاں کرلے گا کسی قتال یا دشمنی کے موقع پر تو اللہ تعالیٰ اس کی نصرت فرمائے گا اور اس کے لیے خیر کے ہر دروازے کو کھول دے گا۔[۳]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو بھی اس سورے کو لکھ کر حاکم پر آویزاں کر دے گا تو اس کی شخصیت سے امن میں ہوگا اور وہ دوبارہ اس کی طرف رُخ نہیں کرے گا اور ہر طرح کے خوف و خطرے سے محفوظ رہے گا اور اگر اس سورے کو لکھ کر پی لے تو دودھ بند ہونے کے بعد دوبارہ جاری ہوجائے گا اور اس کا جو بچّہ شکم میں ہے وہ محفوظ رہے گا اور اذن خداوندی سے وہ اپنے اوپر ہونے والے ہر خوف سے محفوظ رہے گی۔[۴]

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۴۴ (۲۔۳۔۴) تفسیر البرھان ج ۷ ص ۲۵۱

سورۂ قٓ کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام باقر علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنی فرض اور نوافل نمازوں میں پابندی کے ساتھ سورہ ''قٓ'' پڑھے گا تو اللہ اس کے رزق کو وسیع کردے گا اور اللہ اس کا نامۂ عمل اس کے دائیں ہاتھ میں دے گا اور اس سے نہایت آسان حساب لے گا۔[۱]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص یہ سورہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ موت کی تکلیف کو اس کے لیے آسان بنا دے گا اور جو اس سورے کو لکھ کر کسی مرگی کے مریض پر آویزاں کردے گا تو اسے اس مرض سے افاقہ ہوجائے گا اور اس کی شیطنت سے وہ محفوظ رہے گا اور اگر اس سورے کو لکھ کر اس عورت کو پلا دیا جائے جس کا دودھ کم ہو تو اس کا دودھ بڑھ جائے گا۔[۲]

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا تو عالمِ نزع میں اس کے لیے آسانی فراہم ہوجائے گی اور جو یہ سورہ لکھ کر کسی دیوانے یا مرگی کے مریض پر آویزاں کرے تو اسے افاقہ نصیب ہوگا اور جو یہ سورہ کسی برتن میں لکھ کر ایسی عورت کو پلائے جس کا دودھ کم ہو تو دودھ بڑھ جائے گا۔[۳]

کتاب مصباح میں ہے کہ جو اس سورے کو کاغذ پر لکھ کر اسے بارش کے پانی سے دھو

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۴۴ (۲و۳) تفسیر البرھان ج ۷ ص ۲۷۷

دے اور اس پانی کو خوف زدہ اور پریشان حال اور شکم کی اور منہ کی بیماری کی شکایت کرنے والا پیے تو اس کا درد زائل ہوجائے گا اور اگر اس پانی سے چھوٹے بچّے کے منہ کو دھویا جائے تو بغیر کسی تکلیف کے اس کے دانت نکل آئیں گے۔[۱]

اور اسی کتاب میں ہے کہ جو اللہ کا قول اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ﴿۳۷﴾ لکھ کر پیے تو دردِ دل کے لیے بے حد مفید ہے۔(۳۷ ق ۵۰)[۲]

(۱ و ۲) مصباح کفعمی ص ۶۱۱

سورۂ ذاریات کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی سورۂ ذاریات دن یا رات کے وقت پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی معیشت کو درست کردے گا اور اسے وسیع رزق عطا کرے گا اور اس کی قبر میں ایسا چراغ روشن کردیا جائے گا جو قیامت کے دن تک روشن رہے گا۔[۱]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ پڑھنے والے کو دنیا میں چلنے والی ہواؤں کی تعداد سے دس گنا زیادہ نیکیاں عطا کرے گا۔[۲]

نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے مروی ہے کہ جو شخص اس سورے کو کسی برتن پر لکھ کر اسے پیے گا تو خوف کی اذیت سے نجات پا جائے گا اور اگر اسے حاملہ عورت پر آویزاں کردیا جائے تو اس کے بچّے کی ولادت ہوجائے گی۔[۳]

رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا، جو اس سورے کو کسی برتن پر لکھ کر اسے پیے گا تو دردِ شکم جاتا رہے گا اور اگر ایسی حاملہ عورت پر آویزاں کردیا جائے جسے وضع حمل میں تکلیف ہورہی ہو تو اس کے بچّے کی ولادت ہوجائے گی۔[۴]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو اس سورے کو ایسے مریض کے پاس لکھے گا جس پر جاں کنی کا عالم طاری ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے آسانیاں فراہم کردے گا اور اگر اس سورے کو لکھ کر کسی حاملہ عورت پر آویزاں کردیا جائے تو وہ حکمِ خدا سے جلد ہی وضع حمل کرے گی۔[۵]

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۴۵ (۲۔۵) تفسیر البرھان ج ۷ ص ۳۰۷

سورۂ طور کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام اور باقر علیہ السّلام سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ جو بھی سورۂ طور کو پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دنیا اور آخرت کی بھلائی کو جمع کر دے گا۔[۱]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ پر اس کا حق ہوگا کہ اسے عذاب سے بچا لے اور اپنی جنّت میں اس پر انعام کرے اور جو اس سورے کو پڑھے گا اور مسلسل پڑھتا رہے گا تو اگر وہ قید میں ہو تو زنجیروں میں جکڑا ہوا ہو اور قید خانے میں بند ہو تو اللہ اس کے وہاں سے نکلنے کو آسان بنا دے گا خواہ اس پر کتنے ہی الزامات ہوں۔[۲]

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو اس سورے کی مداوت کرے اور وہ قید خانے میں ہو یا مقیّد ہو تو اللہ اس کی رہائی کو آسان کر دے گا۔[۳]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو اس سورے کو مسلسل پڑھے گا اور وہ گرفتار ہو تو اللہ اس کی آزادی کو آسان بنا دے گا خواہ اس کے ذمے کتنے ہی الزامات اور سزائیں ہوں اور اگر مسافر اسے مسلسل پڑھے گا تو دورانِ سفر ناپسندیدہ امور سے محفوظ رہے گا اور اگر اس کا پانی بچھّو کے ڈسنے کی جگہ پر چھڑک دیا جائے تو وہ حکمِ خدا سے اچھّا ہو جائے گا۔[۴]

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۴۵

(۲۔۴) تفسیر البرھان ج ۷ ص ۳۲۸

سورۂ نجم کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی ہر روز یا ہر شب سورۂ نجم کو پڑھے گا تو وہ لوگوں کے درمیان قابلِ ستائش زندگی گزارے گا اس کی مغفرت کردی جائے گی اور وہ لوگوں میں محبوب ہوگا۔[۱]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ حضرت محمد صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کی تصدیق کرنے والوں کی تعداد سے دس گنا زیادہ نیکیاں اسے عطا کرے گا اور جو شخص اس سورے کو چیتے کی کھال پر لکھ کر خود پر آویزاں کرے گا تو وہ جس بادشاہ کے پاس جائے گا اُس کا دل اُس بادشاہ کے سامنے قوی رہے گا۔[۲]

رسول اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو اس سورے کو چیتے کی کھال پر لکھ کر خود پر آویزاں کردے گا تو ہر چیز کے مقابل میں اس کا دل قوی ہوجائے گا اور وہ شخص جس بادشاہ کے پاس جائے گا وہ بادشاہ اس کی عزّت کرے گا۔[۳]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو شخص اس سورے کو چیتے کی کھال پر لکھ کر خود پر آویزاں کردے گا تو وہ اس کے ذریعے سے ہر شیطان پر غلبہ حاصل کرلے گا اور یہ شخص ہر جھگڑنے والے پر غالب آجائے گا اور اللہ کے حکم سے اسے قوّت اور غلبہ حاصل رہے گا۔[۴]

کتاب مصباح میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول ''اَفَمِنۡ هٰذَا الۡحَدِيۡثِ تَعۡجَبُوۡنَ ۝۵۹ وَتَضۡحَكُوۡنَ وَلَا تَبۡكُوۡنَ ۝۶۰ وَاَنۡتُمۡ سٰمِدُوۡنَ ۝۶۱'' لکھ کر بچّوں کے رونے کے لیے آویزاں کرے۔[۵]

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۴۵ (۲و۴) تفسیر البرہان ج ۷ ص ۳۳۸ (۵) مصباح کفعمی ص ۶۱۱

سورۂ قمر کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ ''اقتربت الساعۃ،'' یعنی سورہ قمر کو پڑھے گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اسے قبر سے نکال کر جنّت کے ناقوں میں سے ایک ناقے پر بٹھائے گا۔[۱]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص یہ سورہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جب اسے مبعوث کرے گا تو اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہا ہوگا وہ لوگوں کے سامنے صبح کی طرح منوّر وفروزاں ہوگا اور جو یہ سورہ ہر شب میں پڑھے گا تو وہ صاحب فضیلت ہوگا اور جو شخص اس سورے کو جمعے کے دن نماز ظہر کے وقت لکھ کر اپنے عمامے میں رکھے یا آویزاں کر دے تو وہ شخص جہاں جائے گا یا بلایا جائے گا صاحبِ وجاہت ومنزلت ہوگا۔[۲]

رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص اس سورے کو جمعے کے دن ظہر کے وقت لکھے گا اور اسے اپنے عمامے میں رکھے گا یا آویزاں کرے گا تو لوگوں کے نزدیک صاحبِ عزّت و وجاہت اور محبوب ہوگا۔[۳]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو بھی اس سورے کو جمعے کے دن نمازِ ظہر کے وقت

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۴۵ (۲۔۳) تفسیر البرھان ج ۷ ص ۳۶۷

لکھ کر اپنے عمامے میں رکھے گا تو لوگوں کے نزدیک وہ وجیہ اور مقبول ہوگا۔[۱]

درّ منثور میں ابن عباس سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ ''اقتربت'' پڑھنے والے کو توریت میں ''مُبْیَضّہ'' کے نام سے پکارا گیا ہے جس دن دوسرے چہرے روشن ہوں گے اور سورے کو پڑھنے والے کا چہرہ بھی روشن ہوگا۔

حضرت عائشہ سے روایت مرفوع میں وارد ہوا ہے کہ جو شخص ''الم تنزیل'' (یعنی سورہ سجدہ نمبر ۳۲) اور ''اقتربت الساعۃ'' (یعنی سورۂ قمر نمبر ۵۴) اور ''تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ'' (یعنی سورۃ الملک نمبر ۶۷) پڑھے تو وہ سورے اس کے لیے نور اور شیطان سے بچنے اور شرک سے دوری کا ذریعہ بن جائیں گے اور قیامت کے دن اس شخص کے درجات بلند کر دیے جائیں گے۔

اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ روایت مرفوع میں فرماتے ہیں کہ جو بھی سورۂ اقتربت الساعہ (قمر) ہر دو راتوں میں پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ جب اسے روزِ قیامت مبعوث فرمائے گا تو اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہا ہوگا۔

ہمدان کے ایک شیخ نے نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے یہ روایت مرفوع نقل کی ہے آں حضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ اقتربت الساعۃ (قمر) کو ایک ایک رات کو چھوڑ کر مرتے دم تک پڑھتا رہے گا تو جب اس کی اللہ سے ملاقات ہوگی تو اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند سے زیادہ چمک دار ہوگا۔[۲]

---

(۱) تفسیر البرھان ج ۷ ص ۳۶۷

(۲) بحار الانوار ج ۸۹ ص ۳۰۵ در منثور سے نقل کرتے ہوئے ج ۶ ص ۱۳۲

سورۂ رحمٰن کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

حماد بن عثمان کہتے ہیں کہ میں نے امام صادق علیہ السّلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے مستحب ہے کہ جمعے کے دن صبح کی نماز کے بعد سورۂ رحمٰن کو پڑھا جائے پھر ''فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ'' پڑھنے کے بعد تم سے جو کہا گیا ہے وہ کہو، یعنی ''لَابِشَيْءٍ مِنْ اٰلائِكَ رَبِّ اُكَذِّبُ'' (اے میرے پروردگار میں تیری نعمتوں میں سے کسی شے کو نہیں جھٹلاتا) [۱]

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ تم سورۂ رحمٰن کی تلاوت اور اس کے قیام کو ترک نہ کرو اس لیے کہ یہ سورہ منافقین کے دل میں جاگزیں نہیں ہوگا اور یہ سورہ قیامت کے دن انسانی شکل میں بہترین 'صورت میں' عمدہ خوش بو لیے ہوئے آئے گا یہاں تک کہ ایسی جگہ پر کھڑا ہوگا کہ کسی کو اللہ سے اس سے زیادہ قربت میسّر نہ ہوگی اللہ اس سورے سے خطاب کر کے فرمائے گا بتاؤ دنیاوی زندگی میں کس نے تمھارے ساتھ قیام کیا اور کون ہے جو مسلسل تمھاری تلاوت کرتا رہا تو وہ سورہ جواب دے گا اے میرے پروردگار فلاں شخص اور فلاں شخص تو ان لوگوں کے چہرے منوّر ہوجائیں گے تو اللہ اُن سے کہے گا تم لوگ جس کی چاہے شفاعت کرو تو وہ لوگ شفاعت کریں گے یہاں تک کہ کوئی انتہا باقی نہ رہے گی اور نہ ہی کوئی ایسا شخص باقی بچے گا جس کی وہ شفاعت کریں تو اس وقت ارشادِ باری ہوگا تم لوگ جنّت میں داخل ہوجاؤ اور جس طرح چاہو رہائش اختیار کرو۔ [۲]

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے کہ جو شخص سورۂ رحمان پڑھے اور ''فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ'' پڑھنے کے بعد ''لَابِشَيْءٍ مِنْ اٰلائِكَ رَبِّ اُكَذِّبُ'' کہے تو وہ اگر یہ

(۱) التہذیب ج ۳ ص ۸ ح ۲۵ (۲) ثواب الاعمال ص ۱۴۵

سورہ اگر رات کے وقت پڑھے گا اور پھر مر جائے گا تو اس کی موت شہادت کی موت ہوگی اور اگر دن کے وقت پڑھے اور موت واقع ہوجائے تو بھی شہادت کی موت ہوگی۔[۱]

محمد بن منذر جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے لوگوں کے سامنے سورۂ رحمان پڑھی تو وہ چپ رہے اور انھوں نے کچھ نہیں کہا تو آں حضرتؐ نے فرمایا کہ جب میں نے یہ سورہ جنّات کے سامنے پڑھا تھا تو انھوں نے تم سے بہتر جواب دیا تھا اور کہا تھا لَا بِشَیْءٍ مِنْ اٰلَائِكَ رَبِّ اُكَذِّبُ۔[۲]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی کم زوری پر رحم کرے گا اور اسے پڑھ کر وہ اللہ کی تمام نعمتوں کا شکر ادا کردے گا اور جو اس سورے کو لکھ کر آویزاں کردے گا تو اللہ تعالیٰ ہر مشکل کام کو اس کے لیے آسان بنا دے گا اور اگر آشوبِ چشم کے لیے اسے آویزاں کیا جائے گا تو شفا پائے گا۔[۳]

اور رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا، جو یہ سورہ لکھ کر خود پر آویزاں کرے گا تو محفوظ رہے گا اور اس کی ہر مشکل آسان ہوجائے گی اور اگر آشوبِ چشم والے فرد پر آویزاں کردی جائے تو وہ حکمِ خدا سے اچھا ہوجائے گا۔[۴]

امام صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ اگر یہ سورہ لکھ کر آشوبِ چشم والے شخص پر آویزاں کردیا جائے تو آشوبِ چشم ختم ہوجائے گا اور اگر اس سورے کو مکمّل طور سے گھر کی دیوار پر لکھ دیا جائے تو حکمِ الٰہی سے حشرات الارض وہاں نہیں آئیں گے۔[۵]

کتاب مصباح میں ہے کہ اگر یہ سورہ لکھ کر اس کا پانی پیا جائے تو طحال کے لیے اور دردِ دل کے لیے مفید ہے اور آشوبِ چشم کے لیے اور مرگی کے مریض یا دیوانگی کے لیے آویزاں کردیا جائے تو نجات پا جائے گا اور اگر گھر کی دیوار پر اس سورے کو لکھ دیا جائے تو حشرات الارض رخصت ہوجاتے ہیں۔[۶]

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۴۵
(۲) المناقب ابن شہر آشوب ج ۱ ص ۷۴
(۳، ۴، ۵) تفسیر البرهان ج ۷ ص ۳۸۲
(۶) مصباح کفعمی ص ۶۱۱

سورۂ واقعہ کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص ہر شب جمعہ کو سورۂ واقعہ پڑھے گا تو اللہ اس کو محبوب رکھے گا اور اسے تمام انسانوں کا محبوب بنا دے گا اور وہ شخص دنیا میں کبھی افلاس اور فقر و فاقے سے دوچار نہ ہوگا اور نہ یہ کوئی دنیاوی آفت اس کے قریب آئے گی اور وہ امیر المومنین علیہ السّلام کے رفقا میں سے ہوگا اور یہ سورہ امیر المومنین علیہ السّلام کے لیے مخصوص ہے اور اس میں کوئی اُن کا شریک نہیں ہے۔[۱]

محمد بن حمزہ روایت کرتے ہیں کہ امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو شخص جنّت اور اس کی خوبیوں کا مشتاق ہو تو اسے چاہیے کہ وہ سورۂ واقعہ پڑھے اور جو شخص جہنّم کی کیفیت سے واقفیت حاصل کرنا چاہے تو اسے سورۂ لقمان پڑھنا چاہیے۔[۲]

امام باقر علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ جو شخص ہر شب سونے سے قبل سورۂ واقعہ پڑھے گا تو جب وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور میں جائے گا تو اس کا چہرہ چودھویں شب کے چاند کی طرح چمک رہا ہوگا۔[۳]

کتاب خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا تو اس کا نام غافلین میں نہیں لکھا جائے گا اور اگر اس سورے کو

(۱۔۲۔۳) ثواب الاعمال ص ۱۴۶

لکھ کر گھر میں رکھ دیا جائے تو اس گھر میں خیر و برکت کا ظہور ہوگا اور جو مسلسل اسے پڑھتا رہے گا تو اس کا فقر و فاقہ دور ہوجائے گا اور اس سورے میں قبولیت، حفظ کی زیادتی توفیق اور مال میں وسعت موجود ہے۔[۱]

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا، ہے کہ جو بھی اس سورے کو لکھ کر اپنے گھر میں آویزاں کردے تو اس گھر میں خیر کی کثرت ہوگی اور جو مسلسل اس سورے کو پڑھتا رہے گا تو اس کا فقر جاتا رہے گا اور اس سورے میں قبولیت، حفاظت، توفیق اور مال میں وسعت پائی جاتی ہے۔[۲]

امام صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ اس سورے میں اتنے فائدے ہیں جن کا احصا ممکن نہیں ان میں سے یہ ہے کہ اگر اس سورے کو کسی مردے پر پڑھا جائے تو اللہ اس کی مغفرت کردے گا اور اگر اس سورے کو اس شخص پر پڑھا جائے جس کی موت کا وقت قریب ہوتو اللہ تعالیٰ کے حکم سے قبض روح میں آسانی پیدا ہوجاتی ہے۔[۳]

کتاب مصباح میں ہے کہ اگر سورۂ واقعہ کو آویزاں کردیا جائے تو اس سے ولادت میں آسانی ہوجاتی ہے۔[۴]

(۱۔۲۔۳) تفسیر البرھان ج ۷ ص ۴۰۵ (۴) مصباح کفعمی ص ۶۱۱

سورۂ حدید کے فضائل اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو فرض نمازوں میں پابندی کے ساتھ سورۂ حدید اور مجادلہ پڑھے گا تو اللہ مرتے دم تک اس پر عذاب نازل نہیں کرے گا اور وہ ہرگز اپنے اور اپنے اہل وعیال کے بارے میں کسی برائی اور خرابی کو نہیں دیکھے گا اور اس کے جسم میں کوئی نقص نہیں ہوگا۔[۱]

امام باقر علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی مُسَبِّحَات، یعنی سورۂ حدید، سورۂ حشر، سورۂ صف، سورۂ جمعہ اور سورۂ تغابن کو سونے سے پہلے پڑھے تو وہ جب تک قائم کو پا نہ لے موت سے ہم آغوش نہیں ہوگا اور اگر اسے موت آ گئی تو وہ رسول اللہ کی ہمسائیگی میں ہوگا۔[۲]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا تو اس کا اللہ پر یہ حق ہوگا کہ وہ اسے عذاب سے بچائے اور باغِ بہشت میں اس پر انعام واکرام کرے اور اگر کوئی قیدی زنجیروں میں جکڑا ہوا قید خانے سے رہائی کے لیے اس سورے کو مسلسل پڑھتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی رہائی کو آسان بنا دے گا خواہ اس پر کتنے ہی الزامات اور جرائم کیوں نہ ہوں۔[۳]

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۴۷ (۲) مجمع البیان ج ۹ ص ۳۸۱ (۳) تفسیر البرھان ج ۷ ص ۴۳۴

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص اس سورے کو لکھ کر خود پر آویزاں کر لے اور وہ عالم جنگ میں ہو تو اسے کوئی تیر نہیں لگے گا اور نہ لوہا اس کے قریب آئے گا اور مڈبھیڑ کے وقت وہ دل کا قوی ہوگا اور اگر اسے ایسی جگہ پڑھا جائے جہاں پر لوہا ہو تو پڑھنے والا بغیر کسی صدمے کے وہاں سے نکل آئے گا۔[1]

کتاب مصباح میں ہے کہ جو شخص اس سورے کو خود پر آویزاں کرے گا تو قتال کے دوران لوہے سے محفوظ رہے گا اور اگر اسے لوہے پر پڑھ دیا جائے تو بغیر کسی تکلیف کے اس سے باہر نکل آئے گا اور اگر اس سورے کے پانی سے سرخی، ورم، زخم اور پھوڑے کو دھو دیا جائے تو حکمِ خدا سے وہ صحت پا جائے گا اور جو اس سورے کو اپنے ساتھ رکھے گا تو اس کا دشمن اسے نہ دیکھ سکے گا۔[2]

(۱) تفسیر البرھان ج ۷ ص ۴۳۴ (۲) مصباح کفعمی ص ۶۱۱

سورۂ مجادلہ کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

اس کی فضیلت کا بیان سابقہ سورت کے ذیل میں ہو چکا ہے۔

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا تو وہ روزِ قیامت اللہ کے فلاح پانے والوں کے زمرے میں سے ہوگا۔ اور جو اس سورے کو لکھ کر کسی مریض پر آویزاں کردے گا یا اس پر پڑھے گا تو اس کو تکلیف دہ بیماریوں سے سکون مل جائے گا اور اگر کسی دفن شدہ شے پر یا حفاظت کے لیے اس سورے کو پڑھا جائے تو وہ شے محفوظ رہے گی یہاں تک کہ اس کا مالک اسے نکال لے۔[۱]

رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص اس سورے کو لکھ کر مریض پر آویزاں کر دے یا مریض پر پڑھ کر دم کرے تو اس کی تکلیف زائل ہوجائے گی اور اگر دفن شدہ مال یا خزانے پر پڑھا جائے تو وہ محفوظ رہے گا۔[۲]

امام صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں اگر یہ سورہ مریض کے نزدیک پڑھا جائے تو اسے نیند آجائے گی اور اسے سکون مل جائے گا اور اگر شب و روز اس کی قرأت کو معمول بنا لے گا تو ہر مصیبت سے محفوظ رہے گا۔ اور اگر یہ سورہ کسی خزانے یا مدفون شے کے لیے پڑھا جائے گا تو جب تک اسے اُس جگہ سے نکالا نہ جائے وہ محفوظ رہے گا اور اگر اس سورے کو لکھ کر اگنے والی فصل

(۱۔۳) تفسیر البرھان ج ۷ ص ۴۶۷

میں چھڑک دیا جائے تو فصل کو تباہ اور برباد کرنے والا عنصر حکمِ خدا سے زائل ہوجائے گا۔[1]

کتاب مصباح میں ہے کہ جو شخص کسی ظالم سے حَلَف (قسم) لینا چاہے تو دونوں کو چاہیے کہ جمعے کے دن ظاہر ہو کر دونوں نمازوں کے درمیان قرآن مجید کو کھول اور اس میں سے سورۂ مجادلہ نکال کر حکم دے کہ وہ اپنی انگلی تسبیح میں دو گرہوں کے درمیان میں رکھے اور اس سے کہے تم اس ذات کی قسم کھاؤ جس نے کتاب کو نازل کیا اور اس کے علاوہ وہ چیزیں جن سے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے تو اگر وہ شخص جھوٹا ہوگا اور توبہ نہیں کرے گا تو اس کی بصارت ختم ہوجائے گی اور وہ اندھا ہوجائے گا۔[2]

---

(۱) تفسیر البرھان ج ۷ ص ۴۶۷ (۲) مصباح کفعمی ص ۶۱۱

سورۂ حشر کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

ابن بابویہ اپنی سند سے ابی بن کعب سے اور وہ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ حشر پڑھے گا تو جنّت، جہنّم، عرش، کرسی، حجابات، ساتوں آسمان، ساتوں زمینیں، ہوا، فضا، پرندے، درخت، پہاڑ، سورج، چاند اور فرشتے سب کے سب اس کے لیے رحمت طلب کریں گے اور اس کے لیے مغفرت چاہیں گے اور اگر اسی دن یا رات کو اس کی موت واقع ہوجائے تو وہ شہید مرے گا۔[۱]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا تو اللہ کے کام یاب ہونے والے گروہ میں سے ہوگا اور جنّت، جہنّم، عرش، کرسی، حجابات، ساتوں آسمان، ساتوں زمینیں، پرندے، ہوائیں، پہاڑ، درخت، چوپائے اور فرشتوں میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو اس کے لیے رحمت اور مغفرت طلب نہ کرے اور اگر وہ اس شب یا اسی دن مر گیا تو وہ جنّتی ہوگا اور جو شخص یہ سورہ شب جمعہ کو پڑھے گا تو صبح ہونے تک بلاؤں سے محفوظ رہے گا اور جو شخص چار رکعتیں نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ حمد اور سورۂ حشر کی تلاوت کرے اور اللہ کی طرف توجّہ مبذول کرے تو وہ جو بھی حاجت طلب کرے اور جو کچھ چاہے گا اگر معصیت کا سوال نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی ہر خواہش کو پورا کرے گا۔

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۴۷

رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ لکھ کر آویزاں کرے اور کسی حاجت کا قصد کرے اور اللہ کی جانب متوجّہ ہوتو اگر وہ کسی معصیت کے لیے نہ ہوتو اللہ اس کی حاجت روائی کرے گا۔

امام صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ جوشخص شب جمعہ اس سورے کو پڑھے گا تو وہ صبح ہونے تک ہر بلا سے محفوظ رہے گا اور جو طلب حاجت کے لیے وضو کر کے چار رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ حمد اور سورۂ حشر کی تلاوت کرے اور چوتھی رکعت سے فارغ ہونے کے بعد اللہ کی جانب اپنی قضاے حاجت کے لیے متوجّہ ہوتو اللہ تعالیٰ اس کے امر کو آسان بنا دے گا اور جو بھی یہ سورہ پاک پانی سے لکھ کر اسے پی لےتو اسے اللہ کے حکم سے ذہانت ملے گی اور نسیان میں کمی واقع ہوجائے گی۔

سند کے ساتھ ابن البطائنی سے انھوں نے علی بن قاسم کندی سے انھوں نے محمد بن عبدالواحد انھوں نے ابوالجلیل سے اور وہ علی بن زید بن جدعان سے وہ زر بن حُبَیْش سے وہ ابی بن کعب سے وہ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے روایت کرتے ہیں آں حضرتؐ نے فرمایا کہ جو بھی سورۂ حشر کو پڑھے گا تو جنّت، جہنّم، عرش، کرسی، حجابات، ساتوں آسمان، ساتوں زمین، ہوائیں اور فضائیں، پرندے، درخت، پہاڑ، سورج، چاند اور فرشتے سب کے سب اس کے لیے رحمت اور مغفرت طلب کریں گے اور اگر اسی دن یا اسی شب میں مرے گا تو وہ شہید ہوگا۔[۱]

نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جوشخص صبح سویرے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السميع العليم من الشيطان الرَّجِيْمِ (اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) پڑھ کر سورہ حشر کی آخری تین آیتیں پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ ستّر ہزار فرشتوں کو اس کی حفاظت پر مامور فرما دے گا جو فرشتے رات کو اس کے لیے رحمت طلب کرتے رہیں گے اور اگر وہ اس دن مر جائے تو شہادت کی موت مرے گا۔[۲]

درّ منشور مین ابن مسعود اور حضرت علی علیہ السّلام سے روایت مرفوع میں منقول ہے کہ

---

(۱) بحار الانوار ج ۱۹ ص ۳۰۸ (۲) بحار الانوار ج ۸۹ ص ۳۰۸

اللہ تعالیٰ کے قول **لوانزلنا ھذالقراٰن علی جبل** سے لے کر سورے کے آخری حصّے تک دردسر کی تعویذ ہے۔

ادریس بن عبدالکریم حدّاد سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کسی قاری کے پیچھے یہ سورہ پڑھا اور جب میں اس آیت ''لوانزلنا ھذاالقرآن علی جبل'' پر پہنچا تو اس نے کہا کہ تم اپنا ہاتھ سر پر رکھو کیوں کہ میں نے جب سلیم کے سامنے اس سورے کو پڑھا اور اس آیت پر پہنچا تو اس نے کہا اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھو کیوں کہ میں جب اس سورے کو حمزہ کے سامنے پڑھا اور اس آیت پر پہنچا تو انھوں نے کہا کہ اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھو اس لیے کہ میں نے جب علقمہ اور اسود کے سامنے اس سورے کو پڑھا اور اس آیت تک پہنچا تو انھوں نے کہا کہ اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھو کہ ہم دونوں نے جب یہ سورہ عبداللہ کے سامنے پڑھا اور اس آیت پر پہنچے تو انھوں نے کہا کہ تم دونوں اپنے اپنے ہاتھ اپنے سروں پر رکھو اس لیے کہ میں نے جب یہ سورہ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے سامنے پڑھا اور اس آیت پر پہنچا تو انھوں نے فرمایا، تم اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھو اس لیے کہ جب جبرئیلؑ اس سورے کو لے کر نازل ہوئے تو انھوں نے فرمایا کہ اے نبی آپ اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھیے اس لیے کہ یہ سورہ ہر بیماری سے شفا دینے والی ہے، سوائے موت کے، سوائے موت کے، سوائے موت کے۔[۱]

انس سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ حشر کی آخری آیتیں پڑھے گا تو اگر اسی روز یا اسی شب اس کا انتقال ہوجائے گا تو اللہ اس کی ہر خطا کو معاف کردے گا جو اس سے سرزد ہوئی ہوگی۔

انس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ جب وہ بستر میں جانے لگے تو اس وقت سورۂ حشر پڑھے اور فرمایا کہ اگر اس کی موت واقع ہوجائے تو وہ شہید ہوگا۔

نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص صبح کے وقت

---

(۱) درّ منشور ج ۶ ص ۲۰۱

تین مرتبہ کہے اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم پھر سورۂ حشر کی آخری تین آیتیں پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ستّر ہزار فرشتوں کو مامور فرمادے گا جو شام تک اس کی حفاظت کریں گے اور اگر اسی روز اس کا انتقال ہوگیا تو وہ شہید مرے گا اور جو شام کے وقت سورۂ حشر کی تین آیتیں پڑھے گا تو صبح تک یہی کیفیت اور منزلت میسّر ہوگی۔

محمد بن حنفیہ سے مروی ہے کہ براء بن عازب نے حضرت علی بن ابی طالب علیہ السّلام سے کہا کہ میں اللہ کا واسطہ دے کر آپ سے سوال کرتا ہوں کہ رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے جس افضل شے سے آپ کو مخصوص کیا ہے اور جبرئیل نے انھیں جو مخصوص بات بتائی اور وہ جسے رحمان سے لے کر آئے تھے آپ مجھے وہ مخصوص بات تعلیم دیجیے تو حضرت علی علیہ السّلام نے فرمایا، اے براء اگر تم اللہ کے اسمِ اعظم کے ذریعے سے دعا طلب کرنا چاہتے ہو تو تمھیں چاہیے کہ سورۂ حدید کے آغاز کی دس آیتیں اور آخر کی آیتیں پڑھ کر کہو یَا مَن هُوَ هٰکَذَا ولیس شیٔ هٰکذا غیره اسئلك ان تفعل لی کذا وکذ۔ ''اے وہ ذات جو ایسی ہے اور اس جیسا کوئی بھی نہیں ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری حاجت روائی کر دے...... اور اپنی حاجتیں طلب کرے۔'' اے براء خدا کی قسم تم اگر میرے خلاف بددعا کرو گے تو مجھے بھی زمین میں دھنسا دے گی۔

ابو امامہ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص تین مرتبہ اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم پڑھنے کے بعد سورۂ حشر کی آخری تین آیتیں پڑھے تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتوں کو مبعوث فرمائے گا جو اس شخص سے جنوں اور انسانوں کے شیطانوں کو بھگاتے رہیں گے اگر رات کے وقت پڑھے گا تو صبح تک یہ سلسلہ جاری رہے گا اور اگر دن کے وقت پڑھے گا تو شام تک یہ معمول رہے گا۔

اور انھی سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو سورۂ حشر کی ''خواتیم'' آخری تین آیتیں رات کے وقت پڑھے یا دن کے وقت اگر اسی روز یا اسی شب اس کا انتقال ہوجائے تو اس کے لیے جنّت واجب ہوجائے گی۔

عقبہ سے مروی ہے انھوں نے کہا ہم نے نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے اصحاب نے بیان کیا کہ اگر کوئی شخص سورۂ حشر کی ''خواتیم،، یعنی آخری آیتوں کو صبح کے وقت پڑھے گا تو اگر رات کے وقت کوئی چیز حاصل کرنے سے رہ گئی ہو تو وہ اسے پالے گا اور شام تک محفوظ رہے گا اور جو شام کے وقت پڑھے گا تو دن کا جو عمل رہ گیا تھا وہ اسے حاصل کرلے گا اور صبح تک حفاظت سے رہے گا اور اگر مرجائے تو اس پر جنّت واجب ہوجائے گی۔

امام حسن بن علی علیہما السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص بھی سورۂ حشر کی آخری تین آیتیں صبح کے وقت پڑھے گا تو اگر اسی روز اس کا انتقال ہوجائے تو وہ شہدا کے زمرے میں محشور ہوگا اور اگر شام کے وقت یہ آیتیں پڑھے اور اسی شب میں اس کا ارتحال ہوجائے تو شہدا کی مہر اس پر ثبت کردی جائے گی۔[1]

(۱) درّ منثور ج ۶ ص ۲۰۲

سورۂ ممتحنہ کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

حضرت علی بن الحسین امام زین العابدین علیہ السّلام سے مروی ہے کہ جس نے اپنے فرائض اور نوافل نمازوں میں سورۂ ممتحنہ کو پڑھا تو اللہ نے ایمان کے لیے اس کے دل کا امتحان لے لیا اور اس کی آنکھوں کو اس کے لیے منوّر کردے گا اور اسے کبھی بھی فقر و فاقے سے دو چار ہونا نہیں پڑے گا اور اس کے جسم اور اس کی اولاد میں کسی قسم کی دیوانگی نہیں ہوگی۔[۱]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا تو فرشتے اس پر درود بھیجیں گے اور اس کے لیے مغفرت طلب کریں گے اور اگر اسی دن یا اسی شب میں اس کی موت واقع ہو تو وہ شہید کی موت مرے گا اور قیامت کے دن مومنین اس کی شفاعت کریں گے اور جو بھی یہ سورہ لکھ کر تین دن تک مسلسل پیے گا تو اس کا طحال باقی نہیں رہے گا اور وہ درد اور تکلیف سے نجات پا جائے گا اور زندگی بھر اسے اللہ کے حکم سے ریاح کی شکایت نہیں ہوگی۔[۲]

رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا تو فرشتے اس پر درود بھیجیں گے اور اس کے لیے مغفرت طلب کریں گے اور اگر اسی دن یا اسی شب میں اس کی موت واقع ہوگئی تو شہید مرے گا اور مومنین اور مومنات روزِ قیامت اس کی شفاعت کریں گے۔[۳]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا، جو شخص طحال میں مبتلا ہو اور اسے تکلیف ہو تو اسے سورے کو لکھ کر مسلسل تین روز تک پیے حکمِ خداوند عالم سے اس کا طحال زائل ہوجائے گا۔[۴]

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۴۷ (۲۔۳۔۴) تفسیر البرھان ج ۷ ص ۵۲۳

سورۂ صف کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام محمد باقر علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو سورۂ صف پڑھے اور واجب اور نوافل نمازوں میں مسلسل اس سورے کو پڑھتا رہے تو ان شاء اللّٰہ تعالیٰ اللّٰہ اس پڑھنے والے کو اپنے فرشتوں اور انبیا کے ساتھ ان کی صف میں رکھے گا۔[۱]

خواص القران میں نبی اکرم صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص یہ سورہ پڑھے تو وہ شخص جب تک دنیا میں رہے گا حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اس پر درود بھیجتے رہیں گے اور اس کے لیے استغفار کریں گے اور اگر اس کی موت واقع ہوگی تو آخرت میں اس کے رفیق ہوں گے اور جو سفر میں اس سورے کی تلاوت کو اپنا معمول بنا لے گا تو اللّٰہ تعالیٰ اُس کی حفاظت کرے گا اور واپس آنے تک اسے حادثات سے بچائے رکھے گا۔[۲]

رسول اکرم صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو یہ سورہ پڑھے گا تو جب تک یہ دنیا میں رہے گا حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اس کے لیے مغفرت طلب کرتے رہیں گے اور جو سفر کے دوران اس سورے کی مسلسل تلاوت کرتا رہے گا تو اللّٰہ اس کی حفاظت فرمائے گا اور اس کی سلامتی کے ساتھ واپسی تک اسے حادثات سے بچائے گا۔[۳]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو یہ سورے پڑھے اور سفر کے دوران مسلسل پڑھتا رہے تو حادثات سے سلامت رہے گا اور حکمِ خداوندی سے واپس آ کر اپنے اہل وعیال سے ملنے تک محفوظ رہے گا۔[۴]

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۴۷ (۲۔۴) تفسیر البرہان ج ۷ ص ۵۲۳

سورۂ جمعہ کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ ہر مومن پر واجب اگر وہ ہمارا شیعہ ہے تو شب جمعہ میں سورۂ جمعہ اور سورۂ سبح اسم ربک الاعلی پڑھے اور نماز ظہر میں جمعہ اور منافقین کا سورہ پڑھا کرے اگر اس نے ایسا کیا تو گویا کہ اس نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے عمل سے اپنے عمل کو ملا لیا اور اس کی جزا اور ثواب اللہ کی جانب سے جنّت ہوگی۔[۱]

امام باقر علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ خداوند عالم نے مومنین کو جمعے کے ذریعے مکرّم بنایا ہے اور رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے انھیں بشارت دینے کے لیے سورۂ جمعہ کی تلاوت کو سنت قرار دیا ہے اور سورۂ منافقین کی تلاوت کو منافقین کی سرزنش کے لیے لازم قرار دیا ہے، لہٰذا اس سورے کو چھوڑنا نہیں چاہیے اگر کوئی جان بوجھ کر یہ سورہ ترک کردے تو اس کی نماز درست نہیں ہوگی۔[۲]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا تمام شہروں سے جتنے لوگ نماز جمعہ میں مجتمع ہوں گے اللہ ان کی تعداد سے دس گنا ثواب اس کے لیے لکھ دے گا اور اگر وہ یہ سورہ ہر روز اور ہر شب پڑھے گا تو ہر ڈرنے والی شے سے اسے سلامتی میسّر ہوگی اور ہر خطرے سے محفوظ کردیا جائے گا۔[۳]

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۴۷ (۲) الکافی ج ۳ ص ۴۲۵ (۳) تفسیر البرھان ج ۸ ص ۵

اور رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو بھی سورۂ جمعہ مسلسل پڑھتا رہے گا تو اس کے لیے بہت بڑا اجر ہوگا اور وہ شخص ہر خوف و خطر سے محفوظ رہے گا اور ہر ڈرانے والی شے کو اس سے دور کر دیا جائے گا۔[۱]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ رات کے وقت یا دن کے وقت صبح و شام پڑھے تو وہ شیطان کے وسوسے سے امان میں رہے گا اور اس روز سے لے کر دوسرے دن تک ہر عمل کی مغفرت ہوجائے گی۔[۲]

کتاب مصباح میں سورۂ جمعہ میں اللہ تعالیٰ کے قول ''ذٰلِكَ فَضۡلُ اللّٰهِ يُؤۡتِيۡهِ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ'' کو کسی سیپی پر لکھ کر زراعت میں ڈال دے تو وہ زراعت آفت سے محفوظ رہے گی اور جو یہ آیت لکھ کر کسی شے میں رکھ دے تو اس شے کی حفاظت کی جائے گی اور وہ شے بابرکت ہوجائے گی۔[۳]

(۱۔۲) تفسیر البرھان ج ۸ ص ۵ (۳) مصباح کفعمی ص ۶۱۲

سورۂ منافقین کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ ہر مومن پر واجب ہے اگر وہ ہمارا شیعہ ہے تو ہر شب جمعہ سورہ جمعہ، سورۂ سبح اسم ربک الاعلی اور نماز ظہر میں سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقین کو پڑھا کرے اگر اس نے ایسا کرلیا تو گویا کہ اس نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے عمل کو اپنا لیا اور اس عمل کا ثواب اللہ جنّت کی صورت میں عطا کرے گا۔[1]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا تو وہ اپنے دین میں نفاق اور شک سے دور رہے گا اور اگر یہ سورہ پھوڑا پھُنسی پر دم کردیا جائے تو وہ جاتا رہے گا اور اگر باطنی درد کے لیے پڑھا جائے تو درد سے سکون ملے گا۔[2]

رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا تو وہ دین میں شرک ومنافقت سے بری ہوگا اور اگر اس سورے کو کسی مریض پر یا جس کو کسی قسم کا درد ہو رہا ہو اس پر پڑھا جائے تو اللہ تعالیٰ اسے شفا مرحمت کرے گا۔[3]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ آشوبِ چشم والے پر پڑھے گا تو اللہ اس کے آشوب کو دور کردے گا اور اسے سکون مل جائے گا اور جو یہ سورہ باطنی درد والم کے لیے پڑھے گا تو قدرتِ خدا سے درد کو سکون ملے گا اور درد زائل ہوجائے گا۔[4]

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۴۸ (۲۔۴) تفسیر البرھان ج ۸ ص ۱۵

کتاب مصباح میں ہے کہ اگر کسی نے کوئی چیز دفن کی ہو اور وہ شے گم ہوگئی ہو تو اسے چاہیے کہ یہ آیت ''زَعَمَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ یُّبْعَثُوْا ط قُلْ بَلٰی وَرَبِّیْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ط وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرٌ'' نئے کاغذ پر لکھ کر اسے پاک پانی سے دھوئے اور کندر (لوبان) کی دھونی دے کر اسے اس جگہ پر چھڑک دے ان شاء اللہ اسے اس کی رہنمائی ہوجائے گی۔[۱]

(۱) مصباح کفعمی ص ۶۱۲

سورۂ تغابن کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی اپنی فرض نماز میں سورۂ تغابن پڑھے گا تو یہ سورہ قیامت کے دن اس کی شفاعت کرے گا اور اس ہستی کے حضور شاہدِ عادل بن جائے گا جس کی شہادت کو جائز قرار دیا گیا ہے اور پھر وہ سورہ اس شخص سے جدا نہ ہوگا یہاں تک کہ وہ شخص جنّت میں نہ چلا جائے۔[۱]

جابر سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السّلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے تو جمعہ مُسَبّحَات (یعنی ان تمام سورتوں کو جو سبّح اور یُسبّح سے شروع ہوتی ہیں) کو سونے سے قبل پڑھے گا تو وہ مرنے سے پہلے قائم کا زمانہ پالے گا اور اگر مر گیا تو نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ہمسائیگی میں ہوگا۔[۲]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص یہ سورہ پڑھے گا اللہ اس سے غیر متوقع موت کو دور کر دے گا اور اگر اس سورے کو ایسے حاکم کے پاس جائے گا جس سے خوف زدہ تھا تو اللہ اسے اُس حاکم کے شر سے محفوظ رکھے گا۔[۳]

رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا اللہ اس سے غیر متوقع موت کو دور کر دے گا اور جو بھی یہ سورہ پڑھ کر ظالم حاکم کے پاس جائے گا تو اللہ اس

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۴۸ (۲و۳) تفسیر البرھان ج ۸ ص ۲۳

کے شر سے اسے بچا لے گا اور یہ شخص اس کے شر سے محفوظ رہے گا۔[۱]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی بادشاہ (حاکم) سے خوف زدہ ہو یا کسی اور شخص سے جس کے پاس وہ جانے والا ہو تو اس شخص کو چاہیے کہ سورۂ تغابن کو پڑھ لے تو وہ حکم خدا سے اس حاکم کے شر سے محفوظ رہے گا۔[۲]

(۱۔۲) تفسیر البرھان ج ۸ ص ۲۳

سورۂ طلاق کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی سورۂ طلاق اور سورۂ تحریم کو فرض نماز میں پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت ان سے پناہ دے گا جن سے خوف یا حزن کا امکان ہو اور جہنّم سے نجات دے دی جائے گی اور ان دونوں سورتوں کی تلاوت اور محافظت کی وجہ سے اللہ اُس شخص کو جنّت میں داخل کر دے گا اس لیے کہ دونوں سورتیں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے لیے ہیں۔[۱]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا تو اللہ اسے توبۂ نصوح سے نوازے گا۔[۲]

کتاب مصباح میں اللہ تعالیٰ کا یہ قول ''وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ'' اگر پاک مٹّی پر پڑھا جائے ایسی مٹّی جس پر دھوپ نہ پڑی ہو اور اس مٹّی کو دشمن کے چہرے پر پھینک دو لیکن اسے پتا نہ چل تو پھینکنے والا اللہ تعالیٰ کی نصرت سے دشمن کے شر سے اور اذیّت رسانی سے محفوظ رہے گا۔[۳]

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۴۸ (۲) تفسیر البرھان ج ۸ ص ۳۴ (۳) مصباح کفعمی ص ۶۱۲

سورۂ تحریم کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

اس سورے کی فضیلت سورۂ طلاق کے ذیل میں بیان کی جا چکی ہے۔

کتاب خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا اللہ اس شخص کو توبۂ نصوح سے نوازے گا اور جو بھی یہ سورہ بچھّو سے ڈسے ہوئے شخص پر پڑھے گا تو اللہ اسے شفا یاب کرے گا اور زہر اس میں سرایت نہیں کرے گا اور اگر اس سورے کو لکھ کر اس کا پانی کسی مرگی کے مریض پر چھڑ دیا جائے تو اس کا شیطان جل کر خاکستر ہوجائے گا۔[1]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو اس سورے کو کسی مریض پر پڑھے گا اسے سکون مل جائے گا اور اگر یہ سورہ کسی ایسے مریض پر پڑھا جائے جو لرزہ طاری کرنے والے بخار میں مبتلا ہو تو اسے اس سورے کو پڑھنے سے ٹھنڈک مل جائے گی اور اگر یہ سورہ مرگی کے مریض اور دیوانے پر پڑھا جائے تو اسے افاقہ ملے گا اور اگر ایسے شخص پر پڑھا جائے جس کو نیند نہ آتی ہو تو اسے نیند آجائے گی اور اگر قرض دار اس سورے کی مداومت کرے تو حکمِ خدا سے اس کا تمام قرض ادا ہوجائے گا۔[2]

کتاب مصباح میں ہے کہ یہ سورہ بیمار، ڈسے ہوئے شخص، مرگی زدہ اور مجنوں، بیدار رہنے والے اور شدید بخار میں مبتلا شخص پر پڑھا جائے تو ان کا تمام مرض جاتا رہے گا اور جو مسلسل اس سورے کو پڑھے گا تو اس کے ذمے قرض باقی نہ رہے گا۔[3]

(۱و۲) تفسیر البرہان ج۸ ص۴۸ (۳) مصباح کفعمی ص ۶۱۲

سورۂ ملک کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی آپ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ ''تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ'' سونے سے قبل واجب نماز میں پڑھے گا تو وہ صبح ہونے تک اللہ کی امان میں ہوگا اور قیامت کے دن تک امانِ خدا میں رہے گا یہاں تک کہ جنّت میں داخل ہوجائے گا۔[1]

امام باقر علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ سورۂ ملک ''مانِعہ'' ہے اس لیے کہ یہ قبر کے عذاب سے روکتی ہے اور توریت میں سورۂ ملک کے نام سے موسوم ہے اور جو بھی اس سورے کو رات کے وقت پڑھے گا تو گویا کہ اس نے کثرت کے ساتھ عمل کیا اور عمل طیب انجام دیا اور اس کا نام غافلین میں سے نہیں ہوگا اور میں نماز عشا کے بعد اس سورے کو پڑھ کر رکوع کرتا ہوں دراں حالے کہ میں بیٹھا ہوا ہوتا ہوں (یعنی بیٹھ کر نماز پڑھتا ہوں) اور میرے والد اس سورے کو دن کے وقت اور رات کے وقت بھی پڑھا کرتے تھے۔

اور جو بھی اس سورے کو پڑھے گا تو جب منکر ونکیر اس کی قبر میں اس کے پیروں کی طرف سے داخل ہوں گے تو اس کے دونوں پیر ان فرشتوں سے کہیں گے تم کسی صورت میری جانب نہیں آسکتے اس لیے کہ یہ بندہ مجھ پر کھڑا ہوتا تھا اور ہر دن اور ہر رات کو سورۃ الملک پڑھا کرتا تھا اور اگر وہ فرشتے اس کے شکم کی جانب سے آئیں گے تو شکم ان سے کہے گا تم اس راہ سے مجھ تک

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۴۸

نہیں پہنچ سکتے اس لیے کہ یہ بندہ رات دن سورۂ ملک کو میرے اندر محفوظ رکھتا تھا اور جب وہ فرشتے اس کی زبان کی طرف سے آئیں گے تو زبان گویا ہوگی کہ تم دونوں اس راہ سے گزر نہیں سکتے اس لیے کہ یہ بندہ میرے وسیلے سے ہر شب و روز سورۃ الملک پڑھا کرتا تھا۔[1]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے تو یہ سورہ عذاب قبر سے نجات دلانے والا سورہ ہے اور اس کے پڑھنے والے کو اتنا اجر ملے گا جتنا شب قدر میں شب بیدار رہنے والے کو ملتا ہے اور جو یہ سورہ یاد کرلے گا تو یہ سورہ قبر میں اس کا مونس ہوگا اور قبر میں نازل ہونے والی ہر مصیبت کو جو بصورت عذاب ہو اس سے دور کردے گا اور دوبارہ زندہ کیے جانے تک اس کی حفاظت کرے گا اور اپنے رب کے پاس اس کی سفارش کرے گا اور اس شخص کے قریب ہوگا یہاں تک کہ وہ شخص وحشتِ قبر اور وحدتِ قبر (قبر کی تنہائی) سے نجات پا کر امن وسکون کے ساتھ جنّت میں چلا جائے گا۔[2]

رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو بھی اس سورے کو یاد کرے گا تو یہ سورہ قبر میں اس شخص کا مونس ہوگا اور قیامت کے دن اس کی شفاعت کرے گا یہاں تک کہ وہ امن کے ساتھ جنّت میں داخل ہوجائے گا اور جو شخص اس سورے کو خود پڑھے اور اپنے برادرانِ ایمانی کو پڑھ کر ہدیہ کردے تو یہ سورہ تیزی کے ساتھ اچک لے جانے والی بجلی طرح پہنچ جائے گا اور وہ جس حالت میں گرفتار ہوں گے اس میں تخفیف ہوجائے گی اور یہ سورہ قبر میں ان کا مونس وغم خوار رہے گا۔[3]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو یہ سورہ کسی مردہ شخص پر پڑھے گا تو وہ جس تکلیف سے گزر رہا ہوگا اللہ اس میں کمی کردے گا اور اگر اس سورے کو پڑھ کر کسی مرنے والے کو ہدیہ کردیا جائے تو یہ سورہ اس کی جانب حکمِ خدا سے اچک لینے والی بجلی کی طرح پہنچ جاتا ہے۔

کتاب دعواتِ راوندی میں ہے ہے ابن عباس نے فرمایا کہ ایک شخص نے ایک قبر پر اپنا خیمہ نصب کرلیا اور اسے یہ معلوم نہ تھا کہ یہ قبر ہے اس نے وہاں ''سورۂ تبارک الذی بیدہ

---

(۱) الکافی ج ۲ ص ۶۳۳ ح ۲۶ (۲و۳) تفسیر البرھان ج ۸ ص ۶۵

الملک'' کو پڑھا تو کسی آواز دینے والے کو سنا جو پکار کر کہہ رہا تھا کہ یہ سورہ ''مُنجیّہ'' (یعنی نجات دینے والی) ہے اس نے اس بات کا تذکرہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے کیا تو آں حضرتؐ نے فرمایا، یہ سورہ عذابِ قبر سے بچانے والا ہے۔

درّمنشور میں سیوطی نے ابوہریرہ سے روایت نقل کی ہے وہ کہتے ہیں کہ آں حضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ قرآنِ کریم میں ایک سورت ہے جس میں تیس آیتیں ہیں وہ سورہ کسی شخص کی سفارش کردے تو وہ بخشا جائے گا اور اس سورے کا نام ''تبارک الذی بیدہ الملک'' ہے۔

انس سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ قرآن مجید میں ایک سورہ ہے جو اپنے پڑھنے والے کے لیے جھگڑا کرے گا یہاں تک اسے جنّت میں داخل کرا کے دم لے گا اور وہ سورہ تبارک الذی بیدہ الملک ہے۔

ابن عباس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اصحاب نبی میں سے کسی نے قبر پر شامیانہ نصب کردیا اور اسے پتا نہ تھا کہ وہ قبر ہے بعد میں پتا چلا کہ وہ قبر ہے اس نے سورۂ ملک کو پڑھ کر اسے بخش دیا اور آ کر رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو اس بات سے مطّلع کیا تو آں حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ سورۂ المانعہ اور المنجیّہ ہے یہ عذابِ قبر سے نجات دلاتا ہے۔

ابن مسعود سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ ''تبارک'' عذابِ قبر سے روکنے والا سورہ ہے۔

ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے سنا ہے وہ فرمارہے تھے کہ مجھ پر سورۂ تبارک نازل ہوا جس میں تیس آیتیں ہیں اور یہ سب آیتیں ایک ساتھ نازل ہوئی ہیں اور اس سورے کا نام ''المانعہ'' بھی ہے کیوں کہ یہ قبروں میں عذاب سے روکتی ہے۔

ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ تم لوگوں سے پہلے ایک شخص کا انتقال ہوگیا تھا اور اس کے پاس کتابِ خداوندی سے سوائے ''تبارک الذی'' کے کچھ نہ تھا جب اسے قبر کے گڑھے میں رکھا گیا تو فرشتہ اس شخص کے پاس آیا تو سورہ اس کے چہرے کے سامنے پکارا تو فرشتے نے اس سے کہا تم کتاب اللہ کا حصّہ ہو اور میں

تمھارے ساتھ برا سلوک نہیں کرسکتا اور میں نہ تو تم کو نہ اس کو اور نہ ہی خود کو کوئی فائدہ پہنچا سکتا ہوں اور نہ ہی نقصان اگر تمھیں رہنمائی مطلوب ہے تو پروردگار کے پاس جاکر اس کی سفارش کرو تو وہ سورہ رب کے پاس جائے گا اور کہے گا اے میرے پروردگار فلاں شخص نے تیری کتاب میں سے مجھے سیکھا اور میری تلاوت کی اور جب کہ میں اس کے دل و دماغ میں ہوں کیا ایسے عالم میں بھی تو اسے آگ سے جلائے گا اور اس پر عذاب نازل کرے گا اگر تو ایسا کرنا چاہتا ہے تو مجھے اپنی کتاب سے مٹا دے تو جواب قدرت آئے گا کہ میں تمھیں نہایت غضب ناک دیکھ رہا ہوں تو وہ سورہ کہے گا غضب ناک ہونے میں، میں حق بجانب ہوں تو ارشادِ باری ہوگا جا میں نے تمھاری خاطر اس شخص کو بخش دیا اور اس کے بارے میں تمھاری شفاعت قبول کرلی تو سورۂ ملک آئے گا اور غم زدہ اور مصیبت کے مارے کو وہاں سے نکالے گا اور اس کے منہ پر منہ رکھ کر یہ کہے گا مبارک ہو یہ منہ جو اکثر میری تلاوت کیا کرتا تھا مبارک ہو یہ سینہ جو میری حفاظت کرتا رہا مرحبا ہو ان پیروں پر جو مجھے پڑھتے ہوئے کھڑے رہے اور یہ سورہ وحشت قبر کے خوف سے اس کے انس کو بڑھاتا رہا۔ تو جب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے یہ حدیث بیان فرمائی تو کوئی چھوٹا، کوئی بڑا، کوئی آزاد اور کوئی غلام ایسا نہ تھا جس نے اس سورے کی تعلیم حاصل نہ کی ہو اور رسول اللہ نے اس سورے کا نام ''المنجیّہ'' (یعنی نجات دلانے والا) رکھا ہے۔[۱]

ابن مسعود سے مروی ہے کہ کسی شخص کو قبر میں اس کے پیروں کی جانب سے فرشتے آئیں گے تو اس کے پیر کہیں گے تم میری طرف سے نہیں آسکتے اس لیے کہ یہ شخص ان پیروں پر کھڑے ہوکر سورۃ الملک پڑھا کرتا تھا پھر وہ اس کے سینے کی طرف سے آئیں گے تو آواز آئے گی تمھیں میری جانب سے آنے کا راستہ نہیں ہے اس لیے کہ یہ سینہ سورۃ الملک کا خزینہ ہے۔ پھر اس شخص کے سر کی جانب سے فرشتے آئیں گے تو سر یہ کہے گا تم اس جانب سے بھی نہیں آسکتے اس لیے کہ یہ میرے ذریعے سے سورۃ الملک پڑھا کرتا تھا تو درحقیقت یہ سورہ ''المانعہ'' ہے کیوں کہ یہ قبر کے عذاب سے روکنے والی سورت ہے اور توریت میں اس سورے کا نام ''سورۃ الملک'' ہے جو

---

(۱) الدرالمنثور ج ۶ ص ۲۴۶

شخص اس سورے کو رات کے وقت پڑھے گا تو اسے زیادہ اور عمدہ اجر ملے گا۔

ابن مسعود سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ مرنے والا جب مرجاتا ہے تو اس کے گردا گرد آگ روشن کردی جاتی ہے تو آگ اس سے متصل چیزوں کو کھا جاتی ہے اگر اس کے پاس ایسا کوئی عمل نہ ہو جو اس شخص کے اور آگ کے درمیان حائل ہو اور اگر کوئی شخص مرجائے اور اس نے قرآن مجید میں سے کسی اور سورے کو نہ پڑھا ہو سوائے اس سورے کے جس میں تیس آیتیں ہیں (یعنی سورۃ الملک) تو یہ سورہ مرنے کے بعد اس کے سر کی جانب سے آکر کہے گا یہ مجھے پڑھا کرتا تھا، لہٰذا میں اس کے پیروں کی جانب سے جاؤں گا تو یہ سورہ کہے گا کہ یہ کھڑے ہوکر مجھے پڑھا کرتا، لہٰذا میں اس کے سینے کے پاس سے جاؤں گا تو آواز آئے گی یہ اس سینے میں اس سورے کو محفوظ رکھتا تھا، لہٰذا میں اسے نجات دلاؤں گا ابن مسعود کہتے ہیں کہ میں نے اور مسروق نے قرآن مجید میں دیکھا تو صرف سورۃ الملک کو تیس آیتوں والا سورہ پایا۔

انس سے روایت مرفوع میں وارد ہوا ہے کہ قیامت کے دن ایک شخص کو دوبارہ زندہ کرکے لایا جائے گا جس نے ہر طرح کے گناہ کا ارتکاب کیا ہوگا، مگر اللہ کی وحدانیت کا قائل تھا اور وہ شخص قرآن مجید کی صرف ایک سورت پڑھتا تھا تو حکم دیا جائے گا کہ اسے جہنّم میں لے جاؤ تو اس وقت اس کے شکم میں کوئی شے شہاب ثاقب کی طرح پرواز کرے گی اور کہے گی اے اللہ میں اس قرآن کا حصّہ ہوں جسے تو نے اپنے نبی پر نازل فرمایا، تھااور تیرا یہ بندہ مجھے پڑھا کرتا تھا تو یہ سورہ مسلسل شفاعت کرتا رہے گا یہاں تک کہ اس شخص کو جنّت میں داخل کردے گا اور اس سورے کا نام ''المُنجیّہ'' ہے، یعنی نجات دلانے والی سورت ''تبارک الذی بیدہ الملک''۔

ابن مسعود سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نماز جمعہ میں سورۂ جمعہ اور سورۂ سبح اسم ربک الاعلی کو پڑھا کرتے تھے اور جمعے کے روز نماز صبح میں الم تنزیل (السجدہ ۳۲) اور تبارک الذی بیدہ الملک کی تلاوت کرتے تھے۔

ابن عباس سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ میں کتاب اللہ میں اس سورے کے سوا کوئی اور سورہ نہیں پاتا جس میں تیس آیتیں ہوں جو

بھی سوتے وقت یہ سورہ پڑھے گا تو اس کے لیے تیس نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس کی تیس برائیوں کو مٹا دیا جائے گا اور اس کے تیس درجے بڑھا دیے جائیں گے اور اللہ اس کی جانب ایک فرشتے کو بھیجے گا جو اس شخص پر اپنے پر پھیلائے رہے گا اور اس کے بیدار ہونے تک اس کی حفاظت کرتا رہے گا اس سورے کا نام ''مجادلہ'' ہے یہ پڑھنے والے کے لیے قبر میں جدال کرے گی اور یہ سورہ تبارک الذی بیدہ الملک ہے۔

انس سے روایت مرفوع میں ہے کہ میں نے ایک عجیب بات دیکھی میں نے یہ دیکھا کہ ایک شخص جس نے بہت زیادہ گناہ کیے تھے، جو اپنے نفس پر زیادتی کیا کرتا تھا اس کا انتقال ہوگیا مرنے کے بعد جب بھی قبر کے اندر عذاب اس کے پیروں کی جانب سے آیا یا اس کے سر کی طرف سے آیا تو وہ سورہ جس میں ''طیر'' کا ذکر ہے وہ سورہ اس شخص کی جانب سے عذاب سے جدال کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ یہ شخص میری محافظت کرتا تھا پابندی سے مجھے پڑھا کرتا تھا اور میرے رب نے مجھ سے وعدہ کر رکھا تھا کہ جو بھی پابندی کے ساتھ مجھے پڑھے گا وہ اس شخص پر عذاب نازل نہیں کرے گا، لہٰذا عذاب اس وجہ سے اس شخص کو چھوڑ کر چلا گیا۔ تمام مہاجرین اور انصار اس سورے کو سیکھتے تھے اور کہتے تھے جو شخص یہ سورہ نہ سیکھے وہ خسارے میں ہے اور اس سورے کا نام سورۃ الملک ہے۔

حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سورہ ''الم تنزیل السجدہ'' اور ''تبارک الذی بیدہ الملک'' ہر شب پڑھا کرتے تھے اور اس سورے کو سفر اور حضر کسی موقع پر ترک نہیں فرماتے تھے۔

حضرت علی علیہ السّلام سے مروی ہے چند کلمات ایسے ہیں کہ جو بھی ان کلمات کو اپنی وفات کے وقت کہے گا وہ جنّتی ہوگا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ تین مرتبہ

الحمد لِلّٰہ ربّ الْعَالَمِیْنَ تین مرتبہ

اور تَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ ز وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ ۝۱ [1]

(۱) تفسیر درّ منثور ج ۶ ص ۲۴۷

سورۂ قلم کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو بھی سورۂ ’’ن والقلم‘‘ واجب نماز یا نافلہ نماز میں پڑھے گا تو اللہ اسے محفوظ رکھے گا کہ کبھی بھی فقر اس کے قریب نہ پہنچے اور مرنے کے بعد اس شخص کو فشارِ قبر سے اپنی پناہ میں رکھے گا۔[۱]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے روایت کی گئی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اسے ان لوگوں جتنا ثواب دے گا اللہ نے جن کے خوابوں کو باعظمت بنایا ہے اور اگر اس سورے کو لکھ کر چوٹ کھائی ہوئی ڈاڑھ پر لٹکا دیا جائے تو فوراً ہی اس کی تکلیف جاتی رہے گی۔[۲]

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ جو بھی اس سورے کو لکھ کر خود پر یا جسے ڈاڑھ کی تکلیف ہے اس پر آویزاں کردے گا تو حکمِ خدا سے وہ فوراً ہی سکون پا جائے گا۔[۳]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ اگر اس سورے کو لکھ کر ڈاڑھ کے درد والے شخص پر آویزاں کردیا جائے تو حکمِ خدا سے اس کا درد جاتا رہے گا اور اسے سکون مل جائے گا۔[۴]

کتاب مصباح میں اللہ کے قول ’’سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿۱۶﴾ اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَاۤ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ﴿۱۸﴾

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۴۰ (۲۔۴) تفسیر البرهان ج ۸ ص ۸۳

فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿۱۹﴾ فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ﴿۲۰﴾ (سورۂ القلم)'' ظالموں کے باغات کو اور ان کی زراعتوں کو ویران کرنے کے لیے اور وہاں آفتیں لانے کے لیے اگر آپ ایسا چاہتے ہوں تو کسی اجاڑ درخت کی مٹّی لیں اور اس کو سات حصّوں میں تقسیم کردیں لوح بنا دیں اور اسے دھوپ میں خشک کرلیں جب سوکھ جائیں تو ان پر یہ آیات لکھیں اور انھیں باریک کوٹ لیں اور جس جگہ پر آپ چاہتے ہوں کہ ویران ہوجائے وہاں چھڑک دیں۔ حیران کن مشاہدہ کریں گے۔[۱]

(۱) مصباح کفعمی ص ۶۱۲

سورۂ الحاقہ کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ سورۃ ''الحاقہ'' کو کثرت کے ساتھ پڑھا کرو اس لیے کہ اس سورے کو واجب نمازوں اور نافلہ نمازوں میں پڑھنا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا ہے اس لیے کہ یہ سورہ امیرالمومنین علیہ السّلام اور معاویہ کے بارے میں نازل ہوا اور اس سورے کا پڑھنے والا لادینیت اختیار نہیں کرے گا یہاں تک کہ اللہ عزوجل سے ملاقات کرے۔[۱]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے بہت آسان حساب لے گا اور جو شخص اس سورے کو لکھ کر کسی حاملہ عورت کے گلے میں لٹکا دے گا تو جو کچھ اس کے شکم میں ہے وہ حکم خدا سے محفوظ رہے گا اور اگر اس سورے کو لکھ کر اسے دھویا جائے اور اس پانی کو ایسے بچّے کو پلا دیا جائے جو دودھ چھڑانے سے قبل دودھ پیتا ہو تو وہ بچّہ ذہین اور حافظ (قرآن) ہوگا۔[۲]

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے بہت آسان حساب لے گا اور جو اس سورے کو لکھ کر حاملہ عورت کے گلے میں لٹکا دے تو حکم خداوندی اس کے شکم میں جو بچّہ ہوگا وہ محفوظ رہے گا اور اگر اس سورے کو لکھ کر اسے دھو کر دودھ

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۴۹ (۲) تفسیر البرھان ج ۸ ص ۹۸

پینے والے بچّے کو پلا دیا جائے تو وہ بچّہ ذہین نکلے گا اور جو کچھ سنے گا اسے یاد رکھے گا۔[۱]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا، اگر اس سورے کو لکھ کر کسی حاملہ عورت کے گلے میں لٹکا دیا جائے تو جنین کی حفاظت ہوگی اور اگر اس سورے کا پانی بچّے کو پلا دیا جائے تو وہ ذہین ہوجائے گا اور اللہ اسے سلامتی کے ساتھ رکھے گا اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی بہترین نشوونما ہوگی۔[۲]

(۱۔۲) تفسیر البرھان ج ۸ ص ۹۸

سورۂ معارج کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ ''سَأَلَ سائل'' والا سورہ زیادہ پڑھا کرو اس لیے کہ جو بھی اس سورے کو زیادہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے ان گناہوں کے بارے میں سوال نہیں کرے گا جو اس نے کیے تھے اور ان شاءاللہ اسے حضرت محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے ساتھ جنّت کا مکین بنا دے گا۔[۱]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا تو وہ ان مومنین میں سے ہوگا جن تک حضرت نوح علیہ السّلام کی دعوت پہنچی ہو اور جو شخص یہ سورہ پڑھے گا اگر وہ قید میں ہو یا قیدخانے میں ہو مقیّد ہو تو اللہ اسے اس سے چھٹکارا دلا دے گا اور واپس آنے تک اس کی حفاظت کرے گا۔[۲]

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا، ہے کہ جو اس سورے کو پڑھے گا اور وہ قیدخانے میں ہو یا قیدی اللہ تعالیٰ اس کے لیے کشائش پیدا کر دے گا اور وہ اپنے اہل وعیال تک سلامتی کے ساتھ پہنچ جائے گا۔[۳]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو شخص اس سورے کو رات کے وقت پڑھے گا تو وہ جنابت اور احتلام سے محفوظ رہے گا اور رات سے لے کر صبح ہونے تک حکم باری عز اسمہ سے امان میں ہوگا۔[۴]

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۴۹ (۲۔۴) تفسیر البرھان ج ۸ ص ۱۱۲

سورۂ نوح کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو بھی اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور اس کی کتاب پڑھتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ ''انا ارسلنا نوحًا الی قومه،'' یعنی سورۂ نوح کی تلاوت کو ترک نہ کرے اگر کوئی بندہ اس سورے کو ثواب کی امید رکھتے ہوئے صبر کا دامن تھامے ہوئے واجبی نمازوں یا نوافل میں پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو نیکوکاروں کی رہائش گاہوں میں رکھے گا اور اللہ اپنے فضل وکرم سے اپنی جنّت کے علاوہ اسے تین باغات اور عطا فرمائے گا اور دوسو حوروں سے اس کی شادی کر دے گا اور ان شاء اللہ تعالیٰ چار ہزار (ثیبات) بیویاں اس کے لیے مہیّا ہوں گے۔[۱]

خواص القرآن میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے مروی آں حضرتؐ نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھ کر اپنی حاجت طلب کرے گا تو اللہ حاجت روائی میں آسانیاں فراہم کر دے گا۔[۲]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو شخص مداومت کے ساتھ یہ سورہ رات کے وقت یا دن کے وقت پڑھے گا تو وہ مرنے سے قبل جنّت میں اپنی رہائش دیکھ لے گا اور اگر اس سورے کو طلب حاجت کے وقت پڑھا جائے گا تو حکم خداوندی سے اس کی حاجت پوری کر دی جائے گی۔[۳]

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۴۹ (۲۔۳) تفسیر البرھان ج ۸ ص ۱۲۶

سورۂ جن کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص ''قل اوحی الی،'' یعنی سورۂ جن کی کثرت کے ساتھ تلاوت کرے گا تو اسے زندگی میں جنوں کی نظر بد ان کی جھاڑ پھونک، ان کی جادوگری اور ان کی مکّاری سے کوئی چیز بھی اس تک نہیں پہنچے گی اور وہ شخص حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ساتھ ہوگا وہ کہے گا یاربِّ **لا ارید منه بدلًا، ولا ابغی عنه حولًا** '' اے میرے پروردگار نہ تو میں حضرت محمدؐ کا متبادل چاہتا ہوں اور نہ ہی ان کے عوض کا خواہش مند ہوں۔[۱]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا، جو بھی یہ سورہ پڑھے گا تو اسے ہر جن اور شیطان جس نے حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی تصدیق کی ہوگی یا انھیں جھٹلایا ہوگا تو اسے ان کی تعداد کے مطابق غلام آزاد کرنے کا اجر ملے گا اور وہ شخص جنوں سے محفوظ رہے گا۔[۲]

اور فرمایا، رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا تو اس کے لیے اجر عظیم ہوگا اور وہ اپنے آپ کو جنوں سے محفوظ بنالے گا۔[۳]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا، اس سورے کو پڑھنے سے جن اپنی جگہ چھوڑ کر بھاگ

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۴۹ (۲و۳) تفسیر البرھان ج ۸ ص ۱۳۵

جاتے ہیں اور جو یہ سورہ پڑھ کر کسی ظالم حکمران کے سامنے جائے گا تو اس کے شر سے محفوظ رہے گا اور جو اگر زنجیروں میں جکڑا ہوا شخص یہ سورہ پڑھے گا تو قید و بند سے نکلنے میں اسے آسانی میسّر ہو گی اور جو شخص تنگی میں یہ سورہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کے لیے فراخی کا دروازہ کھل جائے گا۔[1]

کتاب مصباح میں ہے کہ اگر کوئی شخص اس سورے کا پانی پیے گا تو اس نے جو کچھ سنا ہوگا اسے یاد رکھے گا اور مناظرے میں اسے غلبہ رہے گا اور جس جگہ اس سورے کی تلاوت کی جائے گی وہاں سے جنوں کو شکست میسّر آئے گی اور جو یہ سورہ پڑھ کر حاکم کے سامنے جائے گا تو اس کے شر سے محفوظ رہے گا اس کے پڑھنے سے خزانہ محفوظ رہے گا قیدی کو آزادی مل جائے گی اور قرض ادا ہو جائے گا۔[2]

سید جلیل ھبۃ اللہ ابن ابی محمد موسوی جو علامہ رحمۃ اللہ علیہ کے معاصر تھے اپنی عمدہ کتاب المجموع کی پہلی جلد میں فرماتے ہیں کہ جو شخص پابندی کے ساتھ سورۂ جن کی تلاوت کرے گا وہ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی زیارت کرے گا اور وہ شخص نبی اکرمؐ سے جو بھی سوال چاہے گا دریافت کرے گا۔

(۱) تفسیر البرھان ج ۸ ص ۱۳۵ (۲) مصباح کفعمی ص ۶۱۳

سورۂ مُزَّمِّل کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی سورۂ مزمل کو نماز عشا میں یا رات کے آخری حصّے میں پڑھے گا تو رات اور دن دونوں سورۂ مزمل کے ساتھ اس گواہ ہوں گے اور اللہ تعالیٰ اسے پاکیزہ زندگی عطا کرے گا اور اس کی موت بھی پاکیزہ موت ہوگی۔[۱]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے آں حضرتؐ نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا تو اس کو اس شخص جتنا اجر جس نے جنوں اور سرکش و نافرمان افراد کی تعداد کے مطابق اللہ کی راہ میں غلاموں کو آزاد کیا ہو اور اللہ دنیا اور آخرت میں اس سے تنگ دستی کو برطرف کر دے گا اور جو شخص یہ سورہ مسلسل پڑھتا رہے گا اور نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو خواب میں دیکھے گا تو جو اس کا دل چاہے گا وہ ان سے وہ سب کچھ طلب کرے گا۔[۲]

اور رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص بھی ہمیشہ یہ سورہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس سے تنگ دستی کو اٹھالے گا اور وہ خواب میں نبی اکرمؐ کی زیارت کرے گا۔[۳]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا، جو ہمیشہ یہ سورہ پڑھے گا اور نبی اکرمؐ کو دیکھے گا اور ان سے جو چاہے طلب کرے گا تو وہ جو خیر بھی چاہے گا اللہ اسے عطا کر دے گا اور جو شخص یہ سورہ شب جمعہ کو سو بار پڑھے گا تو اللہ اس کے سو گناہ معاف فرما دے گا اور اس کی سو نیکیوں کو دس گنا بڑھا کے لکھ دے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔[۴]

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۵۰ (۲۔۴) تفسیر البرھان ج ۸ ص ۱۴۶

سورۂ مُدَّثِّر کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام باقر علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ مدثر کو واجب نماز میں پڑھے گا تو اللہ پر اس کا یہ حق ہوگا کہ وہ اسے حضرت محمد صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کے ساتھ ان کے درجے میں قرار دے اور ان شاء اللہ تعالیٰ اسے دنیوی زندگی میں کبھی بھی بدبختی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔[1]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص یہ سورہ پڑھے گا تو اسے ان لوگوں کی تعداد سے دس گنا زیادہ اجر دیا جائے گا جنھوں نے حضرت محمد صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کی تصدیق کی یا انھیں جھٹلایا ہے اور جو ہمیشہ یہ سورہ پڑھتا رہے گا اور سورہ ختم کرنے کے بعد اللہ سے حفظِ قرآن کا سوال کرے گا تو وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک اللہ اس کے سینے کو کھول نہ دے اور وہ حفظ نہ کر لے۔[2]

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو پابندی کے ساتھ یہ سورہ پڑھے گا تو اس کے لیے بہت بڑا اجر موجود ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے قرآن مجید کی تمام سورتوں کو یاد کرنے کی التجا کرے گا تو مرنے سے پہلے وہ انھیں یاد کر لے گا۔[3]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو دائمی طور سے یہ سورہ پڑھے گا اور سورہ ختم کر کے اللہ تعالیٰ سے حفظِ قرآن کی درخواست کرے گا تو مرنے سے پہلے وہ حافظ ہو جائے گا اور اگر اس سے بھی زیادہ کوئی اور سوال کرے گا تو اللہ اس کی حاجت روائی فرما دے گا اور اللہ سب سے بڑھ کر جاننے والا ہے۔[4]

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۵۰ (۲۔۴) تفسیر البرھان ج ۸ ص ۱۵۲

سورۂ قیامت کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام باقر علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو "لا اُقسم" کا سورہ پابندی کے ساتھ پڑھے گا اور اس پر عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی قبر سے اُسے رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کے ساتھ بہترین صورت میں مبعوث کرے گا وہ اس شخص کو بشارت دیں گے اور اس کے سامنے مسرور وشاداں ہوں گے یہاں تک کہ وہ شخص صراط اور میزان سے گزر جائے۔[1]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا تو میں اور جبرئیل امیں روزِ قیامت اس کی گواہی دیں گے کہ وہ روزِ قیامت پر یقین رکھتا تھا اور جب وہ اپنی قبر سے برآمد ہوگا تو اس کا چہرہ مخلوقات کے چہروں سے زیادہ روشن ہوگا اور اس کا نور اس کے سامنے چل رہا ہوگا اور مسلسل اس کا پڑھتے رہنا رزق کو مہیّا کرتا ہے اور حفاظت کے سامان فراہم کرتا ہے اور لوگوں میں محبوب بنا دیتا ہے۔[2]

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو بھی پابندی کے ساتھ اس سورے کو پڑھے گا تو میں اور جبرئیل امین قیامت کے روز اس کے لیے گواہی دیں گے کہ یہ روزِ قیامت کو تسلیم کرتا تھا۔[3]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ اس سورے کی تلاوت سے انسان میں فروتنی عاجزی

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۵۰ (۲۔۳) تفسیر البرہان ج ۸ ص ۱۶۴

پیدا ہوتی ہے اور یہ سورہ پاک دامنی مہیّا کرتا ہے اور حفاظت کرتا ہے اور اس سورے کو پڑھنے والا بادشاہ سے خائف نہیں ہوگا اور جب وہ یہ سورہ پڑھے گا تو رات اور دن کے وقت حکمِ خدا سے اس کی حفاظت ہوگی۔[۱]

کتاب مصباح میں ہے کہ اس کے پڑھنے سے دل قوی ہوتا ہے اور اس کا پانی پینے سے کم زوری تقویت میں بدل جاتی ہے۔[۲]

(۱) تفسیر البرھان ج ۸ ص ۱۶۴ (۲) مصباح کفعمی ص ۶۱۳

سورۂ انسان کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام محمد باقر علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص بھی سورہ ''ھل اتی'' کو ہر جمعرات کی صبح کو پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی شادی آٹھ سو کنواری حورالعین سے کرا دے گا اور چار ہزار (ثیبّہ) حورالعین اس کے لیے مہیّا ہوں گی اور وہ نبی اکرمؐ کے ساتھ ہوگا۔[۱]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا تو خداوند عالم اس کے بدلے میں جنّت اور ریشم عطا کرے گا اور جو شخص دائمی طور سے اس سورے کو پڑھتا رہے گا تو اس کے کم زور نفس کو تقویت ملے گی اور جو یہ سورہ لکھ کر اس کا پانی پیے گا تو یہ دردِ دل کے لیے مفید ہوگا وہ تن درست ہوجائے گا اور اس کا مرض جاتا رہے گا۔[۲]

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا تو اللہ پڑھنے والے کو جنّت بطورِ جزا عطا کر دے گا اور ہر معاملے میں وہ جو چاہے گا اسے ملے گا اور جو یہ سورہ کسی برتن پر لکھے گا اور اس کا پانی پیے گا تو درد دل کی خرابی کے لیے مفید ہوگا اور اس کے جسم کو بھی فائدہ پہنچے گا۔[۳]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا، اس کا پڑھنا نفس کو طاقت ور بناتا اور پٹّھوں کو مضبوط کرتا اور اضطراب کو تسکین بخشتا ہے اور اگر اسے پڑھنے میں کم زوری محسوس کرتا ہو تو یہ سورہ لکھ

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۵۰ (۲۔۳) تفسیر البرھان ج ۷ ص ۱۷۴

کر اسے دھو کر اس کے پانی کو پی لے تو اگر اسے سانس لینے میں کم زوری محسوس ہوتی ہو تو وہ حکمِ خدا سے دور ہو جائے گی۔[1]

علی بن عمر العطّار سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ میں امام حسن عسکری علیہ السّلام کی خدمت میں منگل کے روز حاضر ہوا تو امام علیہ السّلام نے فرمایا کہ میں نے تمھیں کل نہیں دیکھا تو میں نے کہا کہ میں نے پیر کے دن سفر کرنا مناسب نہیں سمجھا تو امام عالی مقام نے فرمایا، اے علی جو یہ چاہتا ہو کہ اللہ اسے روز دوشنبہ کے شر سے محفوظ رکھے تو اسے چاہیے کہ وہ نماز صبح کی پہلی رکعت میں سورۂ ''ھل اتی علی الانسان'' پڑھے پھر امام علیہ السّلام نے ''فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ۝۱۱'' (اللہ تعالیٰ نے انھیں اس دن کے شر سے بچا لیا اور انھیں شادابی اور شادکامی میسّر کردی) پڑھا۔[2]

(۱) تفسیر البرھان ج ۷ ص ۱۷۴

(۲) امام طوسی ج ۱ ص ۲۲۸

سورۂ مُرسَلات کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص ''والمرسلات عرفًا'' پڑھے گا تو خداوند عالم اس شخص کے اور حضرت محمد صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کے درمیان معرفت پیدا کردے گا۔[1]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا تو اس کے لیے لکھ دیا جائے گا کہ یہ شخص اللہ کی ذات میں کسی کو شریک گردانںے والوں میں سے نہیں ہے اور اگر اس کے اور کسی شخص کے مابین کوئی مقدمہ دائر ہو اور یہ سورہ پڑھے تو اللہ اسے دشمن پر برتری دلائے گا اور اسے کامیابی سے ہم کنار کرے گا۔[2]

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو یہ سورہ پڑھے اور کسی قاضی یا حاکم کے پاس اس کا مقدمہ ہو تو اللہ پڑھنے والے کو دشمن پر غالب کردے گا۔[3]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ کسی حکومت میں پڑھے گا تو جس کے پاس مقدمہ فیصلے کے لیے گیا ہے اسے اس کے مقابل میں طاقت وقوّت ملے گی اور اگر اس سورے کو لکھ کر اسے دھو کر پیاز کے پانی میں پیا جائے تو دردِ شکم جاتا رہے گا اور حکمِ خدا سے درد زائل ہو جائے گا۔[4]

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۵۰ (۲۔۴) تفسیر البرھان ج ۸ ص ۱۸۸

سورۂ نباء کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص پابندی کے ساتھ سورہ ''عمہ یَتَسَاءَلُوْن'' کو پڑھے گا تو ایک سال بھی نہ گزرنے پائے گا کہ وہ ان شاء اللہ خانۂ خدا کی زیارت سے مشرّف ہوگا۔[1]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا اور اسے یاد کرلے گا تو قیامت کے دن اس کا حساب اس سورے کی تحریر جتنا ہوگا یہاں تک اسے جنّت میں داخل کردیا جائے گا اور جو یہ سورہ لکھ کر خود پر آویزاں کرے گا تو جوئیں اس کے قریب نہیں آئیں گی اور اس کی طاقت اور رعب و داب میں اضافہ ہوگا۔[2]

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ جو اس سورے کو پڑھے گا اور اسے حفظ کرے گا تو قیامت کے دن اس کا حساب ایک نماز کے برابر ہوگا اور جو یہ سورہ لکھ کر خود پر آویزاں کرے گا تو جوئیں اس کے نزدیک نہیں آئیں گی اور اس کی قوّت بڑھے گی اور رعب و داب میں اضافہ ہوگا۔[3]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو یہ سورہ پڑھے اور بیدار رہنا چاہے تو بیدار رہے گا اور اگر رات کا مسافر یہ سورہ پڑھ لے گا تو حکمِ خدا سے حادثے سے محفوظ رہے گا۔[4]

کتاب مصباح میں ہے کہ جو یہ سورہ ہرن کی کھال پر زعفران اور گلاب کے پانی سے لکھے گا اور اسے اپنے پاس رکھے گا تو اس کی نیند کم ہوجائے گی وہ بیدار رہے گا اس کی جوئیں کم ہوجائیں گی اور اگر اسے بازوؤں میں باندھ دیا جائے تو اس میں قوّت بڑھ جائے گی اور اس کے پانی پینے سے شکم کی بیماری دور ہوجاتی ہے۔[5]

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۵۰ (۲۔۴) تفسیر البرھان ج ۸ ص ۱۹۳ (۵) مصباح کفعمی ص ۶۱۳

سورۂ نازعات کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جوبھی سورۂ ''النازعات'' کو پڑھے گا وہ مرتے وقت، دوبارہ زندہ کیے جاتے وقت اور جنّت میں داخل ہوتے وقت خوب اچھّی طرح سیراب ہوگا۔[۱]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم سے مروی ہے کہ جوبھی یہ سورہ پڑھے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ رہے گا اور اللہ تعالیٰ اسے روزِ قیامت ٹھنڈے پانی سے سیراب کرے گا اور جو یہ سورہ دشمن سے مقابلے کے وقت پڑھے گا تو دشمن اس سے منحرف ہوجائے گا اور وہ یہ شخص دشمنوں سے محفوظ رہے گا اور وہ لوگ اسے اذیت نہیں پہنچا سکیں گے۔[۲]

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ جوبھی پابندی کے ساتھ یہ سورہ پڑھے گا تو وہ عذاب خداوندی سے محفوظ رہے گا اور اللہ روزِ قیامت اسے مشروب پلائے گا اور جو شخص یہ سورہ دشمن سے مقابلے کے وقت پڑھے گا تو وہ اس سے رُخ پھیر لیں گے اور یہ اُن کی اذیت رسانی سے محفوظ رہے گا۔[۳]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جوبھی یہ سورہ ایسے وقت میں پڑھے جب وہ دشمن کا سامنا کر رہا ہوتو دشمن اسے نہیں دیکھے گا اور وہ لوگ اس سے منہ موڑ کر چلے جائیں گے اور جو یہ سورہ پڑھ کر کسی ایسے شخص کے پاس جائے گا جس کا خوف دامن گیر ہوتو اس سے نجات پا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے محفوظ رہے گا۔[۴]

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۵۰ (۲۔۴) تفسیر البرھان ج ۸ ص ۲۰۳

سورۂ عبس کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص ''عبس وتولّٰی'' اور ''اذا الشمس کوّرت'' کی سورت پڑھے گا تو وہ اللہ کی پناہ گاہ اور اس کی جنّت میں رہے گا اور اللہ کے زیر سایہ اور اس کی کرامت میں رہے گا اور اس کی جنّتوں میں رہے گا اور اگر اللہ چاہے تو یہ امر اس کے لیے کوئی مشکل نہیں۔[۱]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا تو روزِ قیامت اپنی قبر سے ہنستا ہوا اور خوش وخرم برآمد ہوگا اور جو یہ سورہ ہرن کی کھال پر لکھ کر آویزاں کرے گا تو جہاں جائے گا سوائے خیر کے کچھ نہ پائے گا۔[۲]

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص زیادہ تر اس سورے کی تلاوت کرے گا تو وہ قیامت کے دن جب آئے گا تو اس کا چہرہ شادان وفرحاں ہوگا اور جو اس سورے کو ہرن کی کھال پر لکھ کر آویزاں کرے گا تو جہاں جائے گا خیر ہی خیر پائے گا۔[۳]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا، اگر مسافر سفر کے دوران یہ سورہ پڑھے گا تو راستے میں پیش آنے والے تمام حادثات سے محفوظ رہے گا۔[۴]

کتاب مصباح میں ہے کہ جو یہ سورہ اپنے ساتھ رکھے گا تو راستے میں خیر دیکھے گا اور جس امر کا قصد کیا ہے وہ پورا ہوکر رہے گا اور جو اس سورے کو تین روز تک سات بار کسی خشک چشمے پر پڑھے گا تو وہ چشمہ پانی سے پُر ہوجائے گا اور اگر یہ سورہ ایسی دفن شدہ شے پر پڑھا جائے جو کھوگئی ہے تو حکمِ خدا سے اس جانب رہ نمائی ہوجائے گی۔[۵]

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۵۱ (۲۔۴) تفسیر البرہان ج ۸ ص ۶۱۱ (۵) مصباح کفعمی ص ۶۱۳

سورۂ تکویر کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

اس سورے کی فضیلت سورۂ عبس کے ذیل میں بیان کی جا چکی ہے۔

نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا روز قیامت جب نامۂ اعمال دکھلایا جائے گا تو اللہ پڑھنے والے کو رسوائی سے اپنی پناہ میں رکھے گا اور وہ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو اس عالم میں دیکھے گا کہ اسے امن مل چکا ہوگا۔ اور جو اس سورے کو آشوبِ چشم والے شخص یا جس کی آنکھوں سے زخم کے سبب پانی بہہ رہا ہو پر پڑھے گا تو حکمِ خدا سے وہ صحت یاب ہوجائے گا۔[1]

رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ روز قیامت کی رسوائی سے اسے اپنی پناہ میں رکھے گا جس دن اس کا نامہ عمل نشر کیا جائے گا اور جو بھی آشوب چشم کے لیے یا جس آنکھ سے زخم کی وجہ سے پانی بہہ رہا ہو وہ حکمِ خدا سے ٹھیک ہوجائے گی۔[2]

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو اس بات میں مسرّت محسوس کر رہا ہو کہ وہ روزِ قیامت کی جانب اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اذا الشّمس کورت اور اذا السماء انفطرت اور اذا السماء انشقت کو پڑھا کرے۔[3]

(۱۔۲) تفسیر البرہان ج ۸ ص ۲۱۸ (۳) بحار الانوار ص ۳۲۰

سورۂ انفطار کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

حسین بن ابی العلاء سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ میں نے امام صادق علیہ السّلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جوبھی یہ دونوں سورتیں پڑھے گا اور اپنی واجب نمازوں اور مستحب نمازوں میں انھیں اپنا نصب العین بنا دے گا ''اذا السماء انفطرت'' اور ''اذا السماء انشقت'' تو اللہ کی جانب سے اس کے لیے کوئی حاجب باقی نہیں رہے گا اور نہ ہی کوئی چیز اس کے اور اللہ کے مابین رکاوٹ بنے گی وہ مسلسل اللہ کی جانب دیکھتا رہے گا اور اللہ اس کی طرف بنظرِ کرم دیکھے گا یہاں تک کہ وہ انسانوں کی حساب دہی سے فارغ ہوجائے۔[۱]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو یہ سورہ پڑھے گا جو جب اس کا نامۂ عمل دکھلایا جائے گا تو اللہ اسے رسوائی سے پناہ فراہم کرے گا اور اس کے شرم گاہ کو چھپا رکھے گا اور قیامت کے دن اس کی شان کو بہتر بنائے گا اور اگر پڑھنے والا قید خانے میں ہو یا قیدی ہو اور وہ خود پر آویزاں کرلے تو اللہ اس کی رہائی کو آسان بنا دے گا اور وہ جس عالم میں ہوگا اور جس سے خوف زدہ ہوگا یا جس بارے میں اسے ڈرایا جارہا ہوگا ان سب سے چھٹکارا پا جائے گا اور اللہ کے حکم سے جلد ہی اس کی حالت درست ہوجائے گی۔[۲]

رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا، ہے کہ جوبھی یہ سورہ پابندی کے ساتھ

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۵۱ (۲) تفسیر البرھان ج ۸ ص ۲۲۹

پڑھے گا تو وہ روز قیامت کی رسوائی سے محفوظ رہے گا اور اس کے عیبوں پر پردہ ڈال دیا جائے گا اور قیامت کے دن اس کی حالت درست ہوگی اور اگر پڑھنے والا قید خانے میں ہوگا یا اسے باندھ دیا گیا ہوگا تو وہ اس سورے کو لکھ کر اگر آویزاں کر لے گا تو اللہ جلد ہی اس کی رہائی کو آسان بنا دے گا۔[۱]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو یہ سورہ بارش کے وقت پڑھے گا تو اللہ ہر قطرے کے مطابق جو برسے گا اس شخص کی مغفرت فرما دے گا اور اگر اس سورے کو آنکھ پر پڑھا جائے تو نظر کو تقویت ملتی ہے اور قدرتِ خداوندی سے آشوب اور پردہ ختم ہوجاتا ہے۔[۲]

(۱۔۲) تفسیر البرھان ج۱ ص ۲۲۹

سورۂ مطفّفین کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص واجب نماز میں ''ویل للمطففین'' پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے جہنّم سے امن عطا کرے گا نہ آتش جہنّم اس کو دیکھے گی اور نہ وہ آتش جہنّم کو دیکھے گا وہ جہنّم کے پل سے بہ آسانی گزر جائے گا روز قیامت اس کا حساب نہیں ہوگا۔[۱]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو یہ سورہ پڑھے گا تو اللہ روزِ قیامت اسے سر بمہر جنّت کی خالص شربت سے سیراب کرے گا اور اگر اس سورے کو کسی خزانے پر پڑھ دیا جائے تو اللہ اسے ہر آفت سے محفوظ رکھے گا۔[۲]

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص مسلسل پابندی کے ساتھ یہ سورہ پڑھے گا تو اللہ جنّت کی خالص سر بمہر شراب سے اسے سیراب کرے گا اور اگر کسی خزانے پر اسے پڑھا جائے تو اللہ اسے ہر آفت سے محفوظ رکھے گا۔[۳]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ اس سورے کو جس شے پر پڑھ دیا جائے گا تو وہ شے محفوظ ہو جائے گی اور اسے حکمِ خدا سے حشرات الارض سے بچا لیا جائے گا۔[۴]

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۵۱

(۲۔۴) تفسیر البرهان ج ۸ ص ۲۳۲

سورہ انشقاق کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

اس سورے کی فضیلت سورۂ انفطار کے ذیل میں بیان کی جاچکی ہے۔

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا تو اللہ اس بات سے پناہ دے گا کہ اس کا نامۂ عمل اس کی پچھلی طرف سے دیا جائے اور اگر اس سورے کو لکھ کر اس عورت پر آویزاں کردیا جائے جسے بچّے کی ولادت میں دشواری پیش آرہی ہو یا اس سورے کو پڑھ دیا جائے تو فوراً ہی بچّے کی ولادت ہوجائے گی۔[1]

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص پابندی کے ساتھ مسلسل یہ سورہ پڑھے گا تو اللہ اس بات سے پناہ دے گا کہ اس کا نامہ عمل اس کی پیٹھ کی جانب سے دیا جائے اور اگر یہ سورہ لکھ کر اس عورت کے پاس رکھا جائے جسے ولادت میں دشواری ہورہی ہے تو بچّہ جلدی اور فوراً پیدا ہوجائے گا اور اگر یہ سورہ پڑھ دیا جائے تو بھی جلدی ولادت ہوجائے گی۔[2]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ اگر اس سورے کو دردزہ والی عورت پر آویزاں کیا جائے تو وضع حمل ہوجائے گا اور دایہ پر یہ لازم ہے کہ اس سورے کو زچّہ سے فوراً الگ کردے تاکہ شکم میں جو کچھ اور ہے وہ باہر نہ آجائے اور اگر یہ سورہ چوپائے پر لٹکایا جائے تو اسے آفتوں سے بچائے گا اور اگر اسے گھر کی دیوار پر لکھا جائے تو تمام پریشانیوں سے نجات مل جائے گی۔[3]

(۱۔۳) تفسیر البرھان ج ۸ ص ۲۴۴

سورۂ بروج کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی ''والسماءِ ذات البروج'' واجب نماز میں پڑھے گا تو یہ انبیا کی سورت ہے پڑھنے والے کا حشر اور توقف انبیاء، مرسلین اور صالحین کے ساتھ ہوگا۔[۱]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ پڑھنے والے کو جمعے میں جمع ہونے والے اور عرفہ کے دن جمع ہونے والے کی تعداد سے دس گنا زیادہ اجر عطا کرے گا اور اس کے پڑھنے سے ڈرانے والی چیزوں اور سختیوں سے نجات مل جاتی ہے۔[۲]

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ جو یہ سورہ پڑھے گا اسے اجر عظیم عطا ہوگا اور وہ خوف ناک چیزوں اور دشواریوں سے محفوظ رہے گا۔[۳]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا، اور اگر اسے بچّے کا دودھ چھڑانے کے لیے آویزاں کیا جائے تو دودھ چھڑانے میں آسانی فراہم ہوجائے گی اور جو اسے اپنے بستر میں پڑھے گا تو صبح ہونے تک وہ امن وامان میں ہوگا۔[۴]

مصباح میں ہے کہ جو یہ سورہ بستر میں پڑھے گا وہ محفوظ رہے گا اور جو گھر میں نکلتے وقت یہ سورہ پڑھے گا تو وہ خود اور گھر میں جو اہل وعیال اور مال ومنال ہوگا وہ سب محفوظ رہے

گا اور جو اس سورے کے آغاز سے ''**قتل اصحاب الاخدود**'' تک پڑھے گا تو بھڑوں اور بڑے چوہوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے کافی ہوگا۔[۱]

اور جو پانی پر ''**والسماء ذاتِ البروج**'' پڑھے گا اور اسے وہ شخص پیے گا جس نے زہر پی لیا ہے تو زہر ان شاء اللہ اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔[۲]

ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم عشا کے آخر میں ''**والسّماء ذاتِ البروج**'' اور ''**والسّماء والطّارق**'' پڑھا کرتے تھے اور انھی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے حکم دیا ہے کہ نمازِ عشا میں ''سماوات'' یعنی **والسّماء ذاتِ البروج** اور **والسّماء والطّارق** کو پڑھا جائے۔

جابر بن سمرہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نمازِ ظہر اور عصر میں ''**والسّماء والطّارق**'' اور ''**والسّماء ذات البروج**'' پڑھا کرتے تھے۔

سعید بن منصور سے مروی ہے انھوں نے جابر سے روایت کی انھوں نے فرمایا کہ رسول اکرمؐ نے معاذ سے کہا کہ ان کے ساتھ نماز عشا میں **سبح اسم ربك الاعلى والليل اذا يغشى** اور **والسماء ذاتِ البروج** پڑھا کرو۔[۳]

---

(۱) مصباح کفعمی ص ۶۱۳ (۲) مکارم الاخلاق ص ۳۵۰

(۳) بحارالانوار ج ۸۹ ص ۳۲۲ درّ منشور سے نقل کرتے ہوئے ج ۶ ص ۳۳۱

سورۂ طارق کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی اپنی فرض نمازوں میں ''والسماءِ والطّارق'' پڑھے گا تو روزِ قیامت اللہ کے نزدیک اس کی وجاہت ومنزلت ہوگی اور وہ مومنین اوران کے ساتھیوں کے رفقا میں سے ہوگا۔[۱]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص یہ سورہ پڑھے گا تو آسمان میں جتنے ستارے ہیں اُن کی تعداد سے دس گنا زیادہ ثواب اللہ اس شخص کے لیے لکھ دے گا اور جو اس سورے کو لکھ کر اور اس تحریر کو پانی سے دھو کر زخم کو اس پانی سے دھوئے گا تو ورم نہیں ہوگا اور اگر کسی شے پر پڑھے گا تو اس کی حفاظت ہوگی اور اس شے کا مالک امین ہوگا۔[۲]

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ جو اس سورے کو کسی برتن میں لکھ کر اسے پانی سے دھوئے گا اور اس پانی سے زخم کو دھوئے تو اس پر ورم نہیں ہوگا اور اگر اس سورے کو کسی شے پر پڑھا جائے تو یہ سورہ اس شے کی حفاظت کرے گا اور اس چیز کا مالک امین رہے گا۔[۳]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو شخص اس سورے کے پانی سے زخم کو دھوئے گا تو زخم صحیح ہوجائے گا اور اس میں پیپ نہیں پڑے گی اور جو ایسی چیز پر پڑھے جو دوا کے طور پر پی

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۵۲ (۲۔۳) تفسیر البرھان ج ۸ ص ۲۵۶

جا رہی ہو تو اس میں شفا ہو جائے گی۔[1]

کتاب مصباح میں ہے کہ جو شخص اس سورے کو آغاز سے اس قول سے "**فما له من قوة ولا ناصر**" تک چار پرچوں پر لکھے اور چاروں پرچے زمین کے چار کونوں میں لکڑی کے نوک پر رکھ دے تو ان شاء اللہ ٹڈّی وغیرہ کو ہلاک کر دے گی۔[2]

---

(۱) تفسیر البرھان ج ۸ ص ۲۵۶ (۲) مصباح کفعمی ص ۶۱۴

سورۂ اعلیٰ کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص ''سبح اسم ربك الاعلی'' واجب یا سنّتی نمازوں (نوافل) میں پڑھے تو روزِ قیامت اس سے کہا جائے گا تم جنّت کے جس دروازے سے چاہو داخل ہوجاؤ۔[۱]

طبرسی نے مجمع البیان میں عیاشی سے ایک روایت نقل کی ہے انھوں نے اپنی سند سے ابی حمیصہ سے انھوں نے حضرت علی علیہ السّلام سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی علیہ السّلام کے پیچھے بیس مرتبہ شب کی نمازیں پڑھی ہیں وہ ہمیشہ ''سبح اسم ربک الاعلیٰ'' پڑھا کرتے تھے اور فرماتے تھے اگر تمھیں معلوم ہوجائے کہ اس سورے میں کیا ہے تو انسان اسے ہر روز بیس مرتبہ پڑھا کرے گا اور جس نے یہ سورہ پڑھا گویا کہ اس نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے صحیفوں کو پڑھ لیا وہ ابراہیم جنھوں نے حق ادا کردیا۔[۲]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو یہ سورہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ اور حضرت محمدؐ پر جو کچھ نازل فرمایا، اس کے حروف کی تعداد کے برابر اجر عطا کرے گا اور اگر اس سورے کو کانوں کے درد کے لیے پڑھا جائے تو درد جاتا رہے گا اور اگر یہ سورہ بواسیر کے لیے پڑھا جائے تو یہ بواسیر کو

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۵۲ (۲) مجمع البیان ج ۱۰ ص ۳۲۶

ختم کر دیتا ہے اور اس کے مریض جلد ہی صحت پا جاتے ہیں۔[۱]

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص یہ سورہ کانوں اور گردن کے درد کے لیے پڑھے گا تو درد جاتا رہے گا اور اس سورے کو بواسیر کے لیے پڑھنا چاہیے اور اگر اس کے لیے لکھ کر تعویذ باندھ دیا جائے تو صاحبِ بواسیر کو شفا مل جائے گی۔[۲]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ اس سورے کا ایسے کانوں پر پڑھنا جو بجتے ہوں اور کوئی چیز گھومتی ہو یہ سب بیماریاں دور ہو جائیں گی اور اگر یہ سورہ کسی فاسد جگہ پر پڑھا جائے تو اس کا فساد جاتا رہے گا اور بواسیر کے لیے پڑھنے سے حکم خدا سے بواسیر منقطع ہو جاتی ہے۔[۳]

حضرت علی علیہ السّلام سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سورۂ ''سبح اسم ربك الاعلی'' کو بہت پسند فرماتے تھے اور حضرت میکائیل علیہ السّلام نے سب سے پہلے ''سبحان ربی الاعلی'' کہا۔[۴]

(۱و۳) تفسیر البرھان ج ۸ ص ۲۶۰ (۴) بحار الانوار ج ۸۹ ص ۳۲۲

سورۂ غاشیہ کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص ''هل اتاك حديث الغاشية'' واجب اور نوافل نمازوں میں پابندی سے پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت دونوں میں اسے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے گا اور قیامت کے دن اسے جہنّم کے عذاب سے امن نصیب ہوگا۔[۱]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا تو اللہ اس سے آسان حساب لے گا اور اگر اس سورے کو انسانی بچّے یا کسی اور چیخنے والے اور نافرمان پر پڑھا جائے تو وہ پُرسکون ہوجائے گا اور چپ ہوجائے گا۔[۲]

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے فرمایا کہ جو مسلسل اس سورے کو پڑھے گا تو اللہ اس سے نہایت آسان حساب لے گا اور اگر اسے کسی مولود پر پڑھا جائے یا لکھ دیا جائے خواہ وہ انسان ہو یا حیوان اسے پُرسکون بنا دے گا اور اسے خاموش کر دے گا۔[۳]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ اگر یہ سورہ ایسی ڈاڑھ پر پڑھا جائے جو تکلیف دہ ہو اور ستا رہی ہو تو حکمِ خدا سے اسے سکون مل جائے گا اور اگر اسے اپنی خوراک پر پڑھ دے تو جو کچھ کھائے گا اس سے امن ملے گا اور اللہ اس میں سلامتی عطا کر دے گا۔[۴]

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۵۲ (۲۔۴) تفسیر البرہان ج ۸ ص ۲۶۸

سورۂ فجر کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ تم لوگ سورۂ فجر کو اپنی واجب اور نوافل نمازوں میں پڑھا کرو اس لیے کہ یہ سورۂ حسین بن علیؑ ہے جو بھی یہ سورہ پڑھے گا تو روزِ قیامت وہ امام حسین علیہ السّلام کے ساتھ جنّت میں ان کے درجے میں ہوگا بے شک اللہ غالب اور صاحبِ حکمت ہے۔[۱]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا تو اللہ پڑھنے والوں کی تعداد کے مطابق اس کی مغفرت کر دے گا اور اس شخص کے لیے قیامت کے دن ایک نور قرار دے گا اور جو یہ سورہ لکھ کر اپنے شکم سے معلّق کرے گا اور اپنی بیوی سے حلال طریقے سے مجامعت کرے گا تو اللہ اسے ایسا بیٹا عطا کرے گا جو اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہوگا۔[۲]

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص پابندی کے ساتھ یہ سورہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے لیے ایک نور قرار دے گا اور جو اس سورے کو لکھ کر اپنی زوجہ پر معلّق کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے ایسا بیٹا عطا کرے گا جو مبارک ہوگا۔[۳]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو شخص یہ سورہ طلوع فجر کے وقت پڑھے گا تو دوسرے دن طلوع فجر تک ہر شے سے محفوظ رہے گا اور جو یہ سورہ لکھ کر اپنے شکم سے معلّق کر دے گا پھر اپنی زوجہ سے مجامعت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے ایسا بیٹا عطا کرے گا جو اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور باعث شادمانی ہوگا۔[۴]

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۵۲ (۲۔۴) تفسیر البرھان ج ۸ ص ۲۷۵

سورۂ بلد کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص اپنی واجب نماز میں ''لا اقسم بھذا البلد'' پڑھے گا تو دنیا میں اس کی شہرت ہوگی کہ وہ صالحین میں سے ہے اور آخرت میں یہ شہرت ہوگی کہ یہ شخص اللہ کے نزدیک منزلت رکھتا ہے اور وہ روزِ قیامت انبیا اور شہدا اور صالحین کے رفقا میں سے ہوگا۔[1]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص یہ سورت پڑھے گا تو خداوند عالم روز قیامت اپنے غضب سے اسے امان عطا کرے گا اور دشوار گزار گھاٹی پر بلند ہونے سے نجات فراہم کرے گا اور جو یہ سورہ لکھ کر کسی بچّے پر آویزاں کرے گا یا نومولود پر تو بچّوں کی بیماریوں سے نجات میسّر ہوگی۔[2]

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورت پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اسے روزِ قیامت گھاٹیوں کی دشواریوں سے نجات فراہم کرے گا اور جو اس سورت کو لکھ کر کسی نومولود پر آویزاں کرے گا تو وہ بچّہ ہر آفت سے محفوظ رہے گا اور بچّوں کے گریے سے بھی چھٹکارا مل جائے گا اور اللہ پڑھنے والے کو ''اُمّ الصبیان'' (ایک بیماری جس سے بچّے بے ہوش ہوجاتے ہیں) سے نجات میسّر ہوگی۔[3]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ اگر اس سورے کو بچّے پر آویزاں کر دیا جائے تو وہ نقائص سے محفوظ رہے گا اور اگر اس سورے کے پانی کو ناک میں چڑھا لیا جائے تو ناک کی جڑوں میں جو درد ہوتا ہے وہ دور ہوجائے گا اور یہ شخص تن درست ہوجائے گا۔[4]

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۵۲ (۲۔۴) تفسیر البرھان ج ۸ ص ۲۸۶

سورۂ شمس کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص کثرت کے ساتھ سورہ ''الشمّس'' سورہ ''واللیل اذا یغشیٰ'' سورۂ ''والضحیٰ'' اور سورۂ ''الم نشرح'' دن یا رات کے وقت پڑھے گا تو اس کے سامنے کی کوئی شے ایسی نہ ہوگی جو روزِ قیامت اس کے حق میں گواہی نہ دے یہاں تک کہ اس کے بال، اس کی کھال، اس کا گوشت، اس کا خون، اس کی رگیں، اس کے پٹّھے اور اس کی ہڈّیاں اور اس کے ساتھ زمین نے جس شے کو اٹھا رکھا ہے سب اس کے حق میں گواہی دیں گے اور پروردگار عالم یہ فرمائے گا کہ میں نے اپنے بندے کے لیے تمھاری گواہی کو قبول کر لیا اور اسے جزا عطا کر دی تم اسے میری جنّت میں لے کر جاؤ تا کہ میں اس کے لیے اس جنّت میں جو کچھ چاہتا ہوں اس کے لیے منتخب کر دوں تم اس جنّت میں سے یہ سب کچھ اسے بغیر کسی احسان کے دے دو لیکن میری رحمت اور میرا فضل اس پر مسلسل رہے گا اور میرے بندے کو یہ سب کچھ مبارک ہو۔[1]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو یہ سورہ پڑھے گا اس نے گویا کہ اس نے وہ سب کچھ صدقے میں دے دیا جس پر سورج اور چاند چمکے ہیں اور جس کی توفیق کم ہو اسے چاہیے کہ وہ پابندی کے ساتھ یہ سورہ پڑھے تو پھر جس

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۵۲

طرف بھی جائے اللہ کی توفیق اس کے شامل حال ہوگی اور اس سورے کو پڑھنے سے حافظہ بڑھتا ہے اور تمام لوگوں کے نزدیک مقبولیت اور مرتبت میں اضافہ ہوتا ہے۔[۱]

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو کم توفیق رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ پابندی کے ساتھ یہ سورہ پڑھا کرے وہ جہاں بھی جائے گا اللہ اسے یا توفیق کردے گا اور اس سورے کے پڑھنے کے بہت فائدے ہیں تمام لوگوں کے درمیان مقبولیت اور حفاظت کا سامان ہے۔[۲]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ مستحب ہے اس شخص کے لیے جس کے رزق میں کمی ہو، جس کا نقصان زیادہ ہو جو حسرتوں میں مبتلا رہتا ہو کہ وہ پابندی کے ساتھ یہ سورت پڑھے اس کا رزق بڑھے گا اور اس کی توفیق میں اضافہ ہوگا اور جو اس سورے کا پانی پیے گا تو حکمِ خدا سے بے قراری کو قرار آجائے گا۔[۳]

(۱۔۳) تفسیر البرھان ج ۸ ص ۲۹۶

سورۂ لیل کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

سورۂ لیل کی فضیلت سورۂ شمس کے ذیل میں بیان کی جا چکی ہے۔

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو یہ سورہ پڑھے گا تو اللہ اسے اتنا دے گا کہ وہ راضی ہوجائے گا اور اس سے تنگی کو دور کردے گا اور اس کے لیے آسانیاں فراہم کرے گا اور اپنے فضل سے اسے غنی بنا دے گا اور جو شخص سونے سے پہلے پندرہ مرتبہ یہ سورہ پڑھے گا تو خواب میں سوائے خیر کے جسے وہ پسند کرتا ہے کچھ اور نہیں دیکھے گا اور وہ اپنے خواب میں کسی برائی کا مشاہدہ نہیں کرے گا اور جو اس سورے کو نمازِ عشا میں پڑھے گا تو گویا کہ اس نے نماز میں ایک چوتھائی قرآن پڑھ لیا اور اس کی نماز قبول ہوگی۔ [۱]

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص پابندی کے ساتھ یہ سورہ پڑھے گا تو اللہ اُس کی خواہشات کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دے گا یہاں تک کہ وہ راضی ہوجائے اس کی تنگی دور ہوجائے گی اور اللہ اس کے لیے آسانیاں فراہم کردے گا اور جو یہ سورہ سوتے وقت بیس مرتبہ پڑھے گا تو خواب میں سوائے خیر کے کچھ اور نہیں دیکھے گا اور ہرگز اسے برائی خواب میں نظر نہیں آئے گی اور جو اس سورے کو نمازِ عشا میں پڑھے گا تو گویا کہ اس نے پورا قرآن ختم کرلیا اور اس کی نماز قبول ہوگی۔ [۲]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو یہ سورہ پندرہ مرتبہ پڑھے گا تو ناپسندیدہ چیز نہیں دیکھے گا اور خیر کے ساتھ سوئے گا اور اللہ اسے محفوظ رکھے گا اور جو اس سورے کو بے ہوش شخص یا دیوانے یا مرگی زدہ پر پڑھے گا تو اسے فوراً اس بیماری سے افاقہ ہوجائے گا۔ [۳]

(۱۔۳) تفسیر البرھان ج ۸ ص ۳۰۲

سورۂ ضحیٰ کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

اس سورے کی فضیلت سورۂ شمس کے ذیل میں بیان ہو چکی ہے۔

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص یہ سورہ پڑھے گا تو روزِ قیامت اس کے لیے حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی شفاعت واجب ہو جائے گی اور ہر سائل اور یتیم کی تعداد سے دس گنا زیادہ نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دی جائیں گی اور اگر اس سورے کو غائب اور گم شدہ شخص کے نام پر لکھا جائے تو وہ شخص اپنے ساتھیوں تک صحیح و سالم پہنچ جائے گا اور اگر کوئی شخص کسی جگہ چیز رکھ کر بھول گیا ہو اور پھر اسے یاد آ جائے تو اگر یہ سورہ پڑھ لے گا تو اس چیز کے حاصل ہونے تک اللہ اس کی حفاظت کرے گا۔[۱]

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ اگر کوئی اس سورے کو اپنے ساتھی کا نام لے کر پڑھے گا تو اس کا ساتھی اس کی طرف صحیح و سالم بہت جلد واپس لوٹ آئے گا۔[۲]

(۱۔۲) تفسیر البرھان ج ۸ ص ۳۰۹

سورہ انشراح کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

اس سورت کی فضیلت سورۂ شمس کے ذیل میں بیان کی جاچکی ہے۔

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا اللہ اسے یقین اور عافیت عطا کرے گا اور جو سینے کی تکلیف پر اس سورے کو پڑھے گا اور اس کے لیے لکھے گا تو اللہ اسے شفاعت عطا کرے گا۔[۱]

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو اس سورے کو برتن پر لکھے گا اور پیے گا تو اگر پیشاب بند ہونے کی شکایت ہے تو اللہ اسے شفا عطا کرے گا اور اس کے نکلنے میں آسانیاں فراہم کرے گا۔[۲]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو اس سورے کو سینے پر پڑھے گا تو اس کے نقصان سے فائدہ پہنچے گا اور دل کو حکم خداوندی سے سکون حاصل ہوگا اور جسے سردی لگ رہی ہو تو اللہ کے حکم سے اس کا پانی اس کے لیے منفعت بخش ہوگا۔[۳]

مصباح میں ہے اس کا پانی پینے سے پتھری ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتی ہے اور مثانہ کھل جاتا ہے اور ٹھنڈک سے فائدہ پہنچتا ہے اور سینے اور دل پر یہ سورہ پڑھنے سے ان کے درد کو سکون ملتا ہے۔[۴]

(۱۔۳) تفسیر البرھان ج ۸ ص ۳۱۴ (۴) المصباح الکفعمی ص ۶۱۴

سورۂ التین کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص "والتین" کو اپنی واجب اور نافلہ نمازوں میں پڑھے گا تو اسے ان شاء اللّٰہ جنّت میں اس کی مرضی کے مطابق جگہ میسّر ہوگی۔[۱]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص یہ سورہ پڑھے گا تو اللّٰہ تعالیٰ اس کے لیے ایسا اجر لکھ دے گا جس کا شمار ممکن نہیں اور پڑھنے والے نے گویا حضرت محمدؐ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور وہ غمگین تھا تو اللّٰہ نے آں حضرتؐ کے ذریعے اس کے غم کو دور کر دیا اور اگر اسے اس طعام پر پڑھا جائے جو موجود ہو تو اس طعام سے ہر طرح کی خرابی کو اللّٰہ دور کر دے گا خواہ اس میں زہر ہلاہل ہی کیوں نہ ہو اور اس کھانے میں اس کے لیے شفا ہوگی۔[۲]

رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ یہ سورہ کسی کھائے جانے والی چیز پر پڑھے گا تو اللّٰہ اس ماکول (جسے کھایا جائے) سے ہر طرح کے شر کو دور کر دے گا خواہ اس کھانے میں زہر کی آمیزش ہی کیوں نہ ہو اور اللّٰہ اس کھانے کو موجب شفا بنا دے گا۔[۳]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ اگر اس سورے کو کھانے کی کسی شے پر لکھا اور پڑھا جائے تو اس کے نقصان پہنچانے والی شے کو اللّٰہ تبدیل کر دے گا اور قدرت خداوندی سے وہ کھانا شفا بخش بن جائے گا۔[۴]

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۵۳ (۲۔۴) تفسیر البرھان ج ۸ ص ۳۱۸

سورۂ علق کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص دن کے یا رات کے وقت ''اقرء باسم ربك'' پڑھے اور پھر اسی روز یا اسی شب میں اس کا انتقال ہوجائے تو اس کی موت شہادت کی موت ہوگی اور اللہ اسے شہید مبعوث کرے گا اور اسے شہید کی حیثیت سے حیات بخشے گا اور اس شخص کی مثال ایسی ہی ہوگی کہ گویا اس نے رسول اللّٰہ کے ساتھ اللہ کی راہ میں تلوار سے قتال کیا ہے۔[۱]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص یہ سورہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ بطورِ اجر اس کے لیے ''جزءِ مفصل'' پڑھنے کا ثواب عطا کردے گا اور جس نے اللہ کی راہ میں تلوار کھینچی ہو اس کے مطابق اجر عطا کرے گا اور جو یہ سورہ پڑھے گا اور وہ سمندر میں سفر کر رہا ہو تو اللہ تعالیٰ ڈوبنے سے اس کی حفاظت کرے گا۔[۲]

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص یہ سورہ خزانے کے دروازے پر پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس خزانے کو ہر آفت اور چور سے محفوظ رکھے گا جب تک اس کا مالک اسے وہاں سے نکال نہ لے۔[۳]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو شخص یہ سورہ پڑھے اور وہ سفر کے لیے روانہ ہو چکا ہو تو مسافرت کے شر سے محفوظ رہے گا اور جو یہ سورہ پڑھے گا اور سمندر میں سواری پر مصروف سفر ہو تو قدرت الٰہی سے سمندر کی تکالیف سے محفوظ رہے گا۔[۴]

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۵۳ (۲۔۴) تفسیر البرہان ج ۸ ص ۳۳۲

سورۂ قدر کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

سیف بن عمیرہ نے کسی شخص سے روایت کی اور اس نے امام محمد باقر علیہ السّلام سے روایت کی امام علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو شخص سور''اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِیۡ لَیۡلَةِ الۡقَدۡرِ'' بلند آواز میں پڑھے گا تو گویا کہ اس نے راہِ خدا میں تلوار کھینچ رکھی ہے اور جو اس سورے کو بالاخفات (چپکے سے) پڑھے تو اس شخص کی مانند ہوگا جو اللہ کی راہ میں اپنے خون میں غلطاں ہو اور جو اس سورے کو دس بار پڑھے گا تو اس کے گناہوں میں سے ہزار گناہوں کی بخشش ہوجائے گی۔[۱]

ابن بابویہ اپنے والد سے اور وہ سعد بن عبداللہ سے وہ احمد بن محمد سے وہ حسن بن محبوب سے وہ سیف بن عمیرہ سے اور وہ کسی شخص سے وہ امام محمد باقر علیہ السّلام سے اسی مضمون کی روایت کرتے ہیں۔[۲]

امام صادق علیہ السّلام سے تعویذ کے بارے میں وارد ہوا ہے آپ نے فرمایا کہ ایک چھوٹا نیا کوزہ لے لو اور اس میں پانی ڈال دو پھر اس پانی پر اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِیۡ لَیۡلَةِ الۡقَدۡرِ کا سورہ تیس مرتبہ پڑھو پھر اسے لٹکا دو اس میں سے پانی پیو اور وضو کرو اور اگر چاہتے ہو تو اس میں پانی بڑھاتے چلے جاؤ۔[۳]

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص سورہ ''اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِیۡ

---

(۱) الکافی ج ۲ ص ۴۵۴ (۲) ثواب الاعمال ص ۱۵۳ (۳) الکافی ج ۲ ص ۴۵۶

لَیۡلَۃِ الۡقَدۡرِ ‘‘ اللہ کی واجب کردہ نمازوں میں سے کسی واجب نماز میں پڑھے گا تو منادی ندا دے گا اے اللہ کے بندے اللہ نے تمھارے گذشتہ اعمال کی مغفرت فرما دی ہے اب نئے سرے سے عمل شروع کرو۔[1]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا تو اسے ماہِ رمضان میں روزہ رکھنے والے جیسا اجر ملے گا اور اگر شب قدر میں اس سورے کو پڑھے تو اس کو اللہ کی راہ میں قتال کرنے والے جیسا ثواب ملے گا اور اگر اس سورے کو خزانے کے دروازے پر پڑھا جائے تو اللہ اُس خزانے کو ہر آفت اور خرابی سے باسلامت رکھے گا یہاں تک کہ اس کا مالک اس میں جو کچھ ہے اسے نکال نہ لے۔

رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو یہ سورہ پڑھے گا تو قیامت کے دن خیر البریہ اس کا رفیق اور ہمدم ہوگا اور اس سورے کو نئے برتن پر لکھ کر جسے لقوہ ہو وہ دیکھے گا تو اللہ تعالیٰ اسے شفایاب کر دے گا۔

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو شخص نماز عشا کے بعد اس سورے کو پندرہ مرتبہ پڑھے گا تو وہ آنے والی شب تک امان میں رہے گا اور جو ہر شب سات مرتبہ یہ سورہ پڑھے گا تو اس شب میں طلوع فجر تک امن وامان میں رہے گا اور جو اس سورے کو سونے یا چاندی کے ذخیرے یا ساز وسامان پر پڑھے گا تو اللہ ہر نقصان دہ سے بچا کر اس میں برکت عطا کرے گا اور اگر اس سورے کو غلّے کے گودام پر پڑھ دیا جائے تو حکمِ خدا سے اس سے منفعت حاصل ہوگی۔[2]

امالی شیخ صدوق میں امام کاظم علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جمعے کے دن اپنی رحمت کے ہزار عطیے اپنے بندوں میں سے جسے چاہے عطا کرتا ہے پس جو شخص اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃِ الۡقَدۡرِ کا سورہ جمعے کے دن عصر کے بعد سو مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ ایک ہزار عطیۂ رحمت کے ساتھ اسی جیسا مزید عطا کرے گا۔[3]

اور امام کاظم علیہ السّلام سے مروی ہے کہ انھوں نے اپنے آباواجداد میں سے کسی سے

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۱۲ (۲) ثواب الاعمال ص ۱۹۸ (۳) امالی شیخ صدوق ص ۳۴۱

سنا تھا کہ ایک شخص ''انا انزلناہ'' پڑھ رہا تھا تو امام علیہ السّلام نے فرمایا کہ اس کی تصدیق کی گئی اور اسے بخش دیا گیا۔[۱]

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ ''انا انزلناہ فی لیلۃ القدر'' اللہ کے فرائض میں سے کسی فریضے میں پڑھتا ہے تو ایک منادی ندا دے کر کہتا ہے اے اللہ کے بندے اللہ نے تمھارے گذشتہ گناہوں کی مغفرت کر دی ہے اب نئے سرے سے عمل کا آغاز کرو۔[۲]

امام باقر علیہ السّلام سے مروی ہے کہ جو اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ کا سورہ بالجہر پڑھے گا تو اس کی مثال ایسی ہی ہوگی جس نے اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کے لیے تلوار نیام سے باہر نکالی ہو اور جو اسے بالاخفات پڑھے گا تو وہ اس شخص کی مانند ہوگا جو اللہ کی راہ میں اپنے خون میں لت پت ہو اور جو یہ سورہ دس بار پڑھے گا تو اللہ اس کے گناہوں میں سے ہزار گناہوں کی مغفرت فرما دے گا۔[۳]

اُبّی سے انہوں نے سعد سے انھوں نے نہدی سے انھوں نے اسماعیل بن سہل سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السّلام کی خدمت میں خط لکھا کہ مجھے ایسی چیز سکھا دیجیے کہ اگر میں اسے کہا کروں تو میں آپ حضرات کے ساتھ دنیا اور آخرت میں رہوں فرمایا کہ آپ نے اپنی تحریر سے جواب مرحمت فرمایا، جس تحریر سے میں آشنا ہوں ''کہ تم سورۂ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر زیادہ سے زیادہ پڑھا کرو اور مغفرت طلب کرنے کے لیے اپنے ہونٹوں کو تر کرو، یعنی ہمیشہ استغفار پڑھے رہو۔[۴]

محمد بن عبداللہ نے زید سے انھوں نے محمد بن بکر ازدی سے انھوں نے امام صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے اپنے اصحاب اور احباب کو وصیّت کی کہ اگر کسی کو کوئی بیماری ہو تو اسے چاہیے کہ نیا کوزہ لے اور اس میں پانی ڈال دے اور خود کنویں سے پانی نکالے اور اس پانی پر سورۂ انا انزلنا ترتیل (ٹھہر ٹھہر کر عمدہ طریقے سے) کے ساتھ تیس مرتبہ پڑھے پھر

(۱۔۲) امالی شیخ صدوق ۳۴۱　　(۳۔۴) ثواب الاعمال ص ۱۱۲

اس پانی کو پیے اور اسی سے وضو کرے اور اس سے مسح کرے اور جوں ہی پانی کم ہو اسے بڑھاتا رہے تین دن بھی نہیں گزرنے پائیں گے کہ اللہ تعالیٰ اسے اس بیماری سے شفا اور عافیت عطا کرے گا۔

روایت کی سہل نے علی بن سلیمان سے، انھوں نے احمد بن الفضل ابی عمر خداء سے وہ کہتے ہیں کہ میری حالت خراب ہوگئی تو میں نے امام باقر علیہ السّلام کو خط لکھ کر دریافت کیا امام علیہ السّلام نے مجھے جواب مرحمت فرمایا کہ تم مسلسل ''انا ارسلنا نوحًا الی قومه'' (یعنی سورۂ نوح) کو پڑھتے رہو میں نے ایک سال تک اسے پڑھا لیکن میری حالت تبدیل نہیں ہوئی میں نے دوبارہ امام کی خدمت میں تحریر کیا کہ میری حالت دگرگوں ہے اور میں نے انا ارسلنا نوحًا الی قومه کو آپ کے حکم کے مطابق سال بھر پڑھا ہے لیکن مجھے کوئی فرق نظر نہیں آیا تو امام نے جواب مرحمت فرمایا کہ تمھیں وہ سورہ پڑھتے ہوئے ایک سال ہو چکا ہے اب تم اس سورے کی جگہ ''انا انزلناہ فی لیلۃ القدر'' کی سورت پڑھنا شروع کردو وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس سورے کو پڑھنا شروع کیا ابھی پڑھتے ہوئے کچھ ہی دن گزرے تھے کہ ابن ابی داؤد نے مجھ تک پیغام بھیجا اور میری جانب سے میرا قرض ادا کردیا اور میرا اور میرے اہل وعیال کا وظیفہ مقرر کردیا اور اپنی نمائندگی میں مجھے باب کلاء (بصرے کا ایک مقام) کی طرف روانہ کیا اور پانچ سو درہم میرے لیے مقرر کردیے۔

اور میں نے بصرے سے علی بن ہزیار کے توسّط سے امام رضا علیہ السّلام کی خدمت میں نامہ روانہ کیا کہ میں نے آپ کے والد سے یہ دریافت کیا تھا اور فلاں فلاں شکایت کی تھی اور سارا کام میری مرضی کے مطابق ہوگیا تھا۔ اب میں یہ جاننا چاہتا ہوں اے میرے مولا کہ میں شب قدر میں سورۂ انا انزلنا کس طرح پڑھوں کیا میں اپنی فرض نمازوں وغیرہ میں صرف اس سورے پر اکتفا کروں یا اس سورے کے ساتھ کوئی دوسری سورت بھی پڑھوں یا اس کی کوئی معین حد ہے جس پر عمل کروں امام علیہ السّلام نے توقیع (تحریر، نوشتہ) روانہ کی جب میں نے اسے پڑھا تو اس میں تحریر تھا کہ قرآن کی چھوٹی اور بڑی سورت کو ترک نہ کرو اور دن رات

میں سو مرتبہ سورۂ انا انزلنا کا پڑھنا تمھارے لیے کافی ہوگا۔[۱]

روایت کی سہل بن زیاد نے منصور بن عباس سے انھوں نے اسماعیل بن سہل سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السّلام کی خدمت میں خط روانہ کیا کہ مجھ پر قرض کا بے انتہا بوجھ ہے تو امام علیہ السّلام نے جواب مرحمت فرمایا کہ کثرت کے ساتھ استغفار کرو اور اپنی زبان کو انا انزلناہ کی تلاوت سے تر کرو۔[۲]

عدۃ الداعی میں ہے کہ شب قدر میں انا انزلناہ کو پڑھا جائے اور اس کی تعویذ ذخیرہ شدہ اور پوشیدہ مال کے لیے بھی ہے اور اس بارے میں معصومین سے روایات وارد ہوئی ہیں۔

کتاب مکارم میں ہے کہ جو شخص ایک پینے کا پیالہ لے اور اس میں پانی ڈالے اور اس پانی پر ۳۵ مرتبہ سورۂ انا انزلناہ پڑھے اور وہ پانی اپنے کپڑے پر چھڑک لے تو جب تک وہ کپڑا پرانا نہ ہو یہ شخص فراخی کے ساتھ رہے گا۔[۳]

کفعمی نے اپنی دعا کی کچھ کتابوں میں کہا ہے کہ شیخ عز الدّین الحسن بن ناصر بن ابراہیم حدّاد عاملی اپنی کاب طریقہ النجاۃ میں امام تقی الجواد علیہ السّلام سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ جو شخص ہر شب و روز میں ۷۶ مرتبہ سورۂ قدر کی تلاوت کرے گا تو خداوند عالم اس کے لیے ہزار فرشتوں کو خلق فرما دے گا جو اس سورے کے پڑھنے کا ثواب ۳۶ ہزار سال تک لکھتے رہیں گے اور اللہ تعالیٰ ان فرشتوں کو دو ہزار سال کے استغفار کو اس شخص کے لیے ہزار بار بڑھا دے گا۔

اس سورے کو سات وقتوں میں اپنا وظیفہ بنا لے پہلے طلوع فجر کے بعد اور نماز صبح سے پہلے سات مرتبہ پڑھے تاکہ فرشتے اس پر چھ دنوں تک رحمتیں نازل کریں، دوسرے نماز صبح کے بعد دس بار پڑھے تاکہ شام تک اللہ کی ضمانت میں رہے، تیسرے کہ جب سورج زوال کو پہنچے تو نافلے سے قبل دس مرتبہ پڑھے تاکہ اللہ اس کی طرف نظر کرے اور اس کے لیے آسمان کے دروازوں کو کھول دے، چوتھے بعدِ زوال نوافل پڑھ کر ۲۱ مرتبہ پڑھے تاکہ اللہ تعالیٰ اُس کے لیے اس سورے سے ایک ایسا گھر بنا دے جس کا طول اسّی ہاتھ ہو اور اسی طرح اس کی

---

(۱) الکافی ج ۵ ص ۳۱۶ (۲) الکافی ج ۵ ص ۳۱۷ (۳) مکارم الاخلاق ص ۱۱۷

چوڑائی ہوگی اور ساٹھ ہاتھ اس کی بلندی اونچائی ہوگی اور فرشتے اس کے گرد قیامت تک اس کی مغفرت کے لیے مامور ہیں اور اللہ ان کے دو ہزار سال کے استغفار کو ہزار گنا بڑھا دے گا۔

پانچویں عصر کے بعد دس مرتبہ تاکہ ایک دن اعمال خلائق کے مانند گزرے، چھٹے عشا کے بعد سات مرتبہ تاکہ صبح ہونے تک اللہ کی ضمانت میں رہے، ساتویں جس وقت سونے کے لیے اپنے بستر کی طرف روانہ ہو اس وقت گیارہ مرتبہ پڑھے تاکہ اللہ اس سورت سے اس شخص کے لیے ایک فرشتے کو خلق فرما دے جس کی ہتھیلی ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمین سے بڑی ہو اور اس کے جسم کے ہر جگہ بال ہوں گے اور ہر بال پوری قوّت کے ساتھ پڑھنے والے کے لیے روزِ قیامت تک استغفار کرتا رہے گا۔

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے قیامت کے دن مومنین کے سامنے جو نور چل رہا ہوگا وہ انا انزلناہ کا نور ہوگا۔

اور امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو شخص یہ سورہ کسی نماز میں پڑھے گا تو وہ نماز علیین میں مقبولیت اور اضافے کے ساتھ رفعت حاصل کرے گی اور جو شخص اس سورے کو پڑھنے کے بعد دعا طلب کرے گا تو اس کی دعا لوح محفوظ تک مستجاب (قبول شدہ) ہوکر بلند ہوگی اور جو یہ سورہ پڑھے گا وہ لوگوں میں محبوب بن جائے گا اور اگر اس سورے کو پڑھنے کے بعد کسی سے اس کے مال میں سے کچھ حاصل کرنا چاہے تو اگر وہ شخص سامنے آ گیا تو ضرور دے گا اور جو کسی حاکم سے خوف کھاتا ہو تو اس کے چہرے کی طرف دیکھ کر اس سورے کو پڑھ دے تو اس پر غالب رہے گا اور کسی سے دشمنی کے لیے اس سورے کو پڑھ دے تو اس شخص پر کام یاب ہوگا اور جو اس سورے سے اللہ تعالیٰ سے شفاعت کا طلب گار ہو تو اس کی شفاعت ہوجائے گی اور اس کی مراد بر آئے گی۔

اور امام علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو میں کہہ رہا ہوں اس کی تصدیق بھی کرتا ہوں کہ اس سورے کا پڑھنے والا سورہ پڑھ کر فارغ بھی نہ ہونے پائے گا یہاں تک کہ اس کے لیے جہنّم سے نجات کا پروانہ لکھ دیا جائے گا۔

علامہ مجلسی نے بحار میں کہا کہ ابن فہد نے عُدّہ الدّاعی میں ذکر کیا ہے کہ شب جمعہ کے آخری تیسرے حصّے میں جو اس سورے کو پندرہ مرتبہ پڑھے گا اور اگر اس طرح پڑھنے کے بعد دعا کرے گا ت وہ دعا قبول ہوگی۔

امام باقر علیہ السّلام سے مروی ہے کہ جو شخص صبح کے بعد دس مرتبہ یہ سورہ پڑھے اور زوال شمس کے وقت دس بار پڑھے اور بعد عصر بھی دس بار پڑھے تو اس کا پڑھنے والا تیس سال تک دو ہزار لکھنے والوں کو تھکا دے گا۔

اور امام باقر علیہ السّلام سے مروی ہے کہ جو شخص طلوع فجر کے بعد اس سورے کو سات مرتبہ پڑھے گا تو ستّر صفیں اس کے لیے ستر نمازیں پڑھیں گی اور ستّر رحمتوں کے ساتھ اس پر مہربانی کریں گی۔

اور امام باقر علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو شخص رات کے وقت سو بار اس سورے کو پڑھے گا تو وہ صبح ہونے سے قبل جنّت کو دیکھ لے گا۔

اور امام باقر علیہ السّلام سے مروی ہے کہ جو شخص سورہ انا انزلناہ کو پیر کے دن ہزار مرتبہ اور جمعرات کے دن ہزار مرتبہ پڑھے گا تو اللہ اس سے ایک فرشتہ پیدا فرمائے گا جس کا نام ''قوی'' ہوگا جس کی ہتھیلی ساتوں آسمان اور ساوں زمینوں سے بڑی ہوگی اور اس کے جسم میں دس لاکھ بال ہوں گے اور ہر بال پر ہزار زبانیں خلق ہوں گی اور ہر زبان جن و انس کی قوّت سے محو گفتگو ہوگی وہ پڑھنے والے کے لیے مغفرت طلب کرے گی اور اللہ تعالیٰ ان کے دو ہزار سالہ استغفار کو ہزار گُنا بڑھا دے گا۔

حضرت علی علیہ السّلام جب شیعوں میں کسی کو دیکھتے تھے فرماتے تھے جو انا انزلناہ پڑھتا ہے اللہ اس پر مہربان ہوتا ہے۔

امام علی علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا، ہر شے کا پھل ہوتا ہے اور قرآن کا پھل انا انزلناہ ہے اور ہر چیز کا خزانہ ہوتا ہے اور قرآن کا خزانہ انا انزلناہ ہے اور ہر شے کے لیے مددگار ہوتا ہے اور کم زوروں کا مددگار انا انزلناہ ہے اور ہر شے کی حفاظت ہوتی ہے اور

مومنین کی حفاظت انا انزلناہ ہے ہر شے کے لیے آسانی ہوتی ہے اور دشواریوں میں رہنے والوں کے لیے آسانی انا انزلناہ ہے ہر شے کی ہدایت ہوتی ہے اور نیکوکاروں کی ہدایت انا انزلناہ ہے ہر شے کا سردار ہوتا ہے اور قرآن کا سردار انا انزلناہ ہے ہر شے کی زینت ہوتی ہے اور قرآن کی زینت انا انزلناہ ہے اور ہر شے کے لیے خیمہ ہوتا ہے اور عبادت گزاروں کا خیمہ انا انزلناہ ہے اور ہر شے کی بشارت ہوتی ہے اور کائنات کی بشارت انا انزلناہ ہے ہر شے کی حجت ہوتی ہے اور نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے بعد حجت انا انزلناہ میں ہے تم اس پر ایمان لاؤ سوال کیا گیا کہ اس سورے پر ایمان لانے کا مفہوم کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ شب قدر ہر سال ہوتی ہے اور اس شب میں جو کچھ نازل ہوتا ہے وہ حق ہے۔

اور امیر المومنین علیہ السّلام سے مروی ہے کہ یہ سورہ انسان کا بہترین رفیق ہے اس کے ذریعے انسان اپنا قرض ادا کرسکتا ہے اور اپنے دین کو باعظمت بنا سکتا ہے اور اپنی دلیل کو غالب کرسکتا ہے اپنی زندگی کو طویل بنا سکتا ہے اپنی حالت کو بہترین حالت میں تبدیل کرسکتا ہے اور جو اکثر اوقات میں یہ پڑھے گا تو وہ اللہ سے بصورت صدیق اور شہید ملاقات کرے گا۔

امیر المومنین علیہ السّلام سے مروی ہے کہ جب بھی کوئی بندہ اس سورے کو پڑھ کر فارغ ہوتا ہے تو سات دنوں تک فرشتے اس پر درد بھیجتے ہیں۔

امام باقر علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا، جو شخص سوتے وقت سورۂ قدر گیارہ مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایسا نور پیدا کردے گا جس کی وسعت عرض وطول میں ہوا جتنی وسعت رکھتا ہوگا جو ہوا کے مستقر سے حجابِ نور تک عرش کے اوپر تک پھیلا ہوا ہوگا اس کے ہر درجے میں ایک ہزار فرشتے ہوں گے اور ہر فرشتے کی ہزار زبانیں ہوں گی اور ہر زبان کی ہزار لغات ہوں گی تو رات کے ڈھلنے تک اس سورے کے پڑھنے والے کے لیے مغفرت طلب کرتے رہیں گے اللہ پھر اس نور کو اس سورے کے پڑھنے والے کے جسم میں قیامت تک کے لیے رکھ دے گا۔

اور امیر المومنین علیہ السّلام سے مروی ہے کہ جو شخص سوتے وقت اور جاگتے وقت یہ سورہ پڑھے گا تو لوح محفوظ اس کے ثواب سے بھر جائے گا۔

سورۂ بیّنہ کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام محمد باقر علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ لم یکن (بیّنہ) پڑھے گا تو وہ مشرکین سے بری ہوگا اور دین محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم میں داخل ہوجائے گا اور اللہ تعالیٰ اسے مومن مبعوث کرے گا اور اس سے بہت آسان حساب لے گا۔[۱]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا تو قیامت کے دن خیرالبریہ کا رفیق اور مصاحب ہوگا اور خیرالبریہ سے مراد علی علیہ السّلام ہیں اور اگر اس سورے کو نئے برتن میں لکھ دیا جائے گا اور جسے لقوہ ہو وہ اپنی آنکھوں سے اس برتن میں پانی پر نظر کرے تو لقوہ دور ہوجائے گا۔[۲]

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو یہ سورہ پتلی روٹی پر لکھے اور چور کو کھلا دے تو اسے اُچھو لگ جائے گا اور وہ اسی وقت رسوا ہوجائے گا اور جو کسی انگوٹھی پر یہ سورہ پڑھے گا اور اس پر چور کا نام لے گا تو انگوٹھی حرکت میں آجائے گی۔[۳]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو شخص اس سورے کو لکھ کر اپنے پاس آویزاں کرے گا تو اگر اسے یرقان ہو تو جاتا رہے گا اور اگر اسے تعویذ بنا کر لٹکایا جائے آنکھ کی سپیدی پر، برص کی بیماری کے لیے اور اس کا پانی پی لیا جائے تو اللہ اس مرض کو اس سے دور کردے گا اور اگر حاملہ عورتیں اس سورت کا پانی پی لیں تو انھیں فائدہ پہنچے گا اور کھانے کے زہر

سے کھانے والے کی حفاظت کرے گا اور اگر یہ سورہ کسی بھی ورم پر لکھا جائے تو قدرتِ خدا سے ورم جاتا رہے گا۔

ابوالدرداء سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ سورہ ''لم یکن'' (بیّنہ) میں کیا کچھ موجود ہے تو وہ لوگ اہل وعیال اور مال ومتال کو چھوڑ کر اس سورے کی تعلیم حاصل کرتے تو خزاعہ کے ایک شخص نے دریافت کیا یا رسول اللہؐ اس سورے کے پڑھنے کا اجر کیا ہے؟ تو آں حضرتؐ نے فرمایا کہ منافق اور جس بندے کے دل میں باری عز اسمہ کی وحدانیت کے بارے مین شک ہو وہ اس سورے کو نہیں پڑھے گا۔ خدا کی قسم جب سے آسمان وزمین تخلیق ہوئے ہیں ملائکہ مقرر ہیں یہ سورہ پڑھتے ہیں اور اس کے پڑھنے سے وہ تھکتے نہیں ہیں اگر کوئی بندہ اس سورے کو رات کے وقت پڑھے گا تو خداوند عالم فرشتوں کو بھیج دے گا جو اس کے دین ودنیا کی حفاظت کریں گے اور پڑھنے والے کے لیے مغفرت اور رحمت کی دعا طلب کریں گے اور اگر کوئی شخص یہ سورہ دن کے وقت پڑھے گا تو اس کے عوض اتنا ثواب ملے گا جتنا دن اس کو روشن بناتا ہے اور رات اس پر تاریک ہوتی ہے تو قیس بن غیلان سے تعلّق رکھنے والے ایک شخص نے سوال کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ اس حدیث میں کچھ اضافہ فرمایئے تو آں حضرتؐ نے فرمایا، تم لوگ ''عم تساءلون'' اور سورہ ''ق والقرآن المجید'' اور ''والسماء ذات البروج'' اور ''والسماء والطارق'' کا علم حاصل کرو کیوں کہ جو کچھ ان سورتوں میں ہے اگر تمھیں اس کا علم ہو جائے گا تو تم اپنا کام کاج چھوڑ کر یہ سورتیں سیکھتے اور ان کے وسیلے سے اللہ کا تقرب حاصل کرتے خداوند عالم ان سورتوں کے وسیلے سے سوائے ذات الٰہی میں شرک کرنے کے تمام گناہوں کو بخش دے گا اور یہ بات یاد رکھو کہ ''تبارک بیدہ الملک'' قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جدال کرے گا اور اس کے گناہوں کی مغفرت طلب کرے گا۔[1]

(۱) مستدرک الوسائل

سورۂ زلزلہ کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ تم لوگ ''اذا زلزلت الارض زلزالھا'' پڑھتے ہوئے اکتاہٹ محسوس نہ کیا کرو اس لیے کہ جو شخص یہ سورہ اپنی نوافل نمازوں میں پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ کبھی اسے زلزلے سے دوچار نہیں کرے گا اور وہ شخص نہ زلزلے سے مرے گا اور نہ ہی بجلی گرنے سے اور نہ ہی دنیاوی آفات میں کسی آفت کا شکار ہو کر مرے گا یہاں تک کہ وہ فطری موت مرے اور جب اس کی موت کا وقت آئے گا تو ایک محترم فرشتہ رب کے پاس سے نازل ہو کر اس کے سرھانے بیٹھ جائے گا اور کہے گا اے ملک الموت تم اللہ کے ولی کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ اس لیے کہ یہ اکثر مجھے یاد کرتا تھا اور اس سورے کی بہت زیادہ تلاوت کیا کرتا تھا اور سورہ بھی ملک الموت سے یہی کہے گا تو فرشتہ موت جواب دے گا کہ مجھے رب نے حکم دیا ہے کہ میں اس شخص کی بات سنوں اور اس کی اطاعت کروں اور جب تک وہ حکم نہ دے میں اس کی روح قبض نہ کروں وہ جب مجھے حکم دے گا اس وقت میں اس کی روح قبض کروں گا اور جب اس کی نگاہوں سے پردہ ہٹایا جائے گا اور وہ اپنے منازل کو جنّت میں دیکھ لے گا تو پھر نہایت نرمی کے ساتھ اس کی روح نکال لی جائے گی پھر ستّر ہزار فرشتے اس کی روح کی مشایعت کرتے اسے تیزی کے ساتھ جنّت کی جانب لے کر روانہ ہوں گے۔[1]

---

(۱) الکافی ج ۱ ص ۴۵۸ ح ۲۴

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا تو اسے ایک چوتھائی قرآن پڑھنے والوں جتنا اجر عطا کیا جائے گا اور جو یہ سورہ پتلی روٹی پر لکھ کر چوری کرنے والے کو کھلا دے گا تو جرم کرنے والے کے گلے میں پھندا لگ جائے (یعنی اُچھو ہوجائے) گا اور وہ رسوا ہوجائے گا۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص اس سورے کو پتلی روٹی پر لکھ کر چور کو کھلا دے تو اس کے گلے میں پھند لگ جائے گا اور وہ اسی وقت رسوا ہوجائے گا اور جو اس سورے کو کسی انگوٹھی پر چور کا نام لے کر پڑھے گا تو انگوٹھی حرکت میں آجائے گی۔

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا، ہے کہ جو یہ سورہ لکھ کر خود پر آویزاں کرے یا اس سورے کو ایسے بادشاہ کے دربار میں داخل ہوتے وقت پڑھ لے جس کا خوف دامن گیر ہو تو اس کو جس بات کا خوف و ڈر ہو اس سے نجات مل جائے گی اور اگر اس سورے کو کسی نئے برتن پر جو ابھی استعمال نہ ہوا ہو لکھا جائے اور اس پر لقوے والا شخص نظر کرے تو لقوہ جاتا رہے گا اور تین دن بلکہ اس سے بھی کم دن میں اللہ کے حکم سے اس کا درد جاتا رہے گا۔

امام رضا علیہ السّلام اپنے آباؤ اجداد سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص چار مرتبہ سورۂ اذا زلزلت پڑھ لے تو گویا کہ اس نے پورے قرآن مجید کو ختم کرلیا۔

اور صحیفۂ رضا میں بھی ایسی ہی روایت موجود ہے۔

ابو البطائنی روایت کرتے ہیں علی بن معبد سے وہ اپنے والد سے وہ امام صادق علیہ السّلام سے امام علیہ السّلام نے فرمایا کہ تم سورۂ اذا زلزلت الارض پڑھنے سے اکتایا نہ کرو اور اگر وہ شخص اس سورے کو اپنی نوافل میں پڑھے گا تو اللہ اسے کبھی زلزلے سے دوچار نہیں کرے گا اور نہ ہی زلزلے سے اس کی موت واقع ہوگی اور نہ ہی وہ بجلی سے مرے گا اور نہ ہی دنیاوی آفتوں میں سے کوئی آفت اس کی موت کا باعث ہوگی جب وہ مرجائے گا تو اسے جنّت میں لے جانے کا حکم دیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے مخاطب ہوکر فرمائے گا اے میرے بندے میں نے اپنی

جنّت تیرے لیے مباح کردی تیرا جس طرح جی چاہے اور جیسی تیری خواہش ہو اس کے مطابق تو اس جنّت میں رہائش اختیار کر بغیر کسی ممانعت اور بغیر کسی پابندی کے۔

درّ منشور میں ابن عباس سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ ''اذا زلزلت الارض'' نصف قرآن کے برابر ہے اور سورۂ ''عادیات'' نصف قرآن کے مساوی ہے اور قل ھو اللہ احد ایک تہائی قرآن اور سورۂ قل یا ایھا الکافرون ایک چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔

درّ منشور میں عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ایک شخص رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا یا رسول اللّٰہ مجھے پڑھایئے تو آں حضرتؐ نے فرمایا کہ تم تین وہ سورتیں پڑھو جو ''الٓرٰ'' والی ہیں تو اس شخص نے کہا میری عمر زیادہ ہے میرا دل سخت اور میری زبان موٹی ہوگئی ہے تو حضور نے فرمایا کہ ''حٰمٓ'' والی سورتوں میں سے تین سورتیں پڑھ لو تو اس نے پہلے والا جواب دیا تو نبی اکرمؐ نے فرمایا، ''مُسبّحَات'' والی سورتوں میں سے تین سورتیں پڑھ لو تو اس کا جواب سابقہ جواب جیسا تھا اس نے کہا یارسول اللہ آپ مجھے ایک جامع سورت کی تعلیم دیجیے تو حضور نے اسے سورۂ اذا زلزلت الارض زلزالھا کی تعلیم دی جب وہ پڑھا کر فارغ ہوئے تو اس شخص نے کہا اس ہستی کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں اس میں کوئی اضافہ نہیں کروں گا پھر پیچھے پھرا اور روانہ ہوگیا تو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا، **افلح الرّویجل افلح الرّویجل** ۔

انس سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جس نے سورۂ ''اذا زلزلت الارض'' کو پڑھ لیا تو وہ نصف قرآن کے برابر ہوگیا اور جس نے سورۂ ''قل ھو اللّٰہ'' کو پڑھا تو یہ سورہ ایک تہائی قرآن میں اس کے لیے تبدیل ہوگیا اور جس نے ''قل یاایھا الکافرون'' پڑھا تو یہ سورہ ایک چوتھائی قرآن کے برابر ہوگیا۔

ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللّٰہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص رات کے وقت سورہ ''ذا زلزلت'' پڑھے گا تو یہ سورہ اس کے لیے نصف قرآن کے برابر ہوگا۔

بنی جُہینہ کا ایک شخص روایت کرتا ہے کہ اس نے سنا کہ نبی اکرمؐ نے نمازِ صبح کی دونوں رکعتوں میں ''اذا زلزلت الارض'' کی تلاوت فرمائی مجھے یہ نہیں معلوم کہ آں حضرتؐ نے بھولے سے یہ سورہ پڑھا یا عمداً ایسا ہوگیا۔

سعید بن المسیب سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اپنے اصحاب کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی تو آپ نے ان کے ساتھ پہلی رکعت میں ''اذا زلزلت'' پڑھی اور دوسری رکعت میں بھی اسی سورے کا اعادہ کیا۔

ابی امامہ سے مروی ہے کہ نبی اکرمؐ وتر کے بعد دو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے جب کہ آپ بیٹھے ہوتے تھے اور ان دونوں رکعتوں میں ''اذا زلزلت الارض'' اور قل یایھا الکافرون کی تلاوت فرماتے تھے۔

انس سے مروی ہے کہ نبی اکرمؐ وتر کے بعد دو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے جب کہ وہ بیٹھے ہوتے تھے پہلی رکعت میں امّ القرآن (سورۂ حمد) اوراذا زلزلت اور دوسری رکعت میں (حمد کے بعد) قل یاایھا الکافرون پڑھا کرتے تھے۔

شعبی سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ جو سورۂ ''اذا زلزلت الارض'' پڑھے گا تو یہ سورہ قرآن کے چھٹے حصّے کے برابر ہے۔

عاصم سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ کہا جاتا ہے ''قل ھواللہ احد'' ایک تہائی قرآن کے برابر ہے اور اذا زلزلت الارض نصف قرآن اور قل یاایھا الکافرون ایک چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔

حسن سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ سورۂ اذا زلزلت الارض نصف قرآن کے برابر ہے۔[1]

---

(۱) الدرّ المنثور ج ۶ ص ۳۸۰۔ ۳۷۹

سورۂ عادیات کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی سورۂ عادیات پڑھے گا اور اسے ہمیشہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اسے روزِ قیامت خاص طور سے امیرالمومنین علیہ السّلام کے ساتھ مبعوث کرے گا اور وہ شخص امیرالمومنینؑ کی حفاظت اور رفاقت میں ہوگا۔[۱]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص یہ سورہ پڑھے گا تو اسے اس شخص جتنا اجر ملے گا جس نے پورا قرآن ختم کرلیا ہو اور جو ہمیشہ یہ سورہ پڑھا کرے گا اور وہ مقروض ہو تو اللہ اس کے قرض کی جلد ادائیگی میں مدد فرمائے گا اور یہ ہوکر رہے گا۔[۲]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو شخص یہ سورہ کسی ڈرنے والے کے لیے پڑھے گا تو وہ خوف سے محفوظ رہے گا اور اگر بھوکے کے لیے پڑھا جائے تو اس کی بھوک کو مٹائے گا اور اگر پیاسے کے لیے پڑھا جائے تو اس کی پیاس کو بجھائے گا اور اگر کوئی مقروض پابندی کے ساتھ یہ سورہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کا قرض اللہ کی جانب سے ادا ہوجائے گا۔[۳]

رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو اس سورے کو نمازِ عشا میں پڑھے گا تو اس کا ثواب نصف قرآن کے برابر ہوگا اور جو پابندی کے ساتھ یہ سورہ پڑھتا رہے گا اور اســ

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۵۴ — (۲۔۳) تفسیر البرہان ج ۸ ص ۳۶۰

کے ذمّے قرض واجب الادا ہو تو خداوند عالم جلد ہی قرض کی ادائیگی میں اس کی مدد کرے گا۔[۱]

کتاب مصباح میں ہے کہ جگر کے درد کے لیے سورۂ عادیات کو مٹّی کے نئے برتن میں لکھا جائے اور پھر اسے بارش کے پانی سے دھویا جائے اور تھوڑی شکر ملا کر صاحبِ درد کو تین دن تک مسلسل اس پانی کو پلایا جائے۔

(۱) مصباح کفعمی ص ۶۱۵

سورۂ قارعہ کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام باقر علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا، جو پڑھے اور سورۂ قارعہ کو زیادہ پڑھے تو خداوند عالم پڑھنے والے کو دجّال کے فتنے سے محفوظ رکھے گا کہ وہ دجّال پر ایمان نہ لے آئے اور سورۂ قارعہ پڑھنے والا ان شاءاللہ روزِ قیامت جہنّم کی وسعت سے محفوظ رہے گا۔[۱]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص یہ سورہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کی نیکیوں کے پلڑے کو وزنی کردے گا اور جو اس سورے کو لکھ کر ایسے محروم پر آویزاں کرے جو اہل وعیال اور خدمت گزاروں سے پریشان ہو تو اللہ اس کے دونوں ہاتھ کھول دے گا اور اس کے رزق میں برکت ہوگی۔[۲]

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو اس سورے کو لکھ کر کسی محروم پر آویزاں کردے گا تو اللہ اس کے معاملات کو آسان بنادے گا۔[۳]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ یہ سورہ لکھ کر اس شخص پر آویزاں کیا جائے جسے تجارت میں گھاٹا ہو رہا ہو اور اس کا سامان تجارت فروخت نہ ہو رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے سامانِ تجارت کی فروخت کے اسباب مہیّا کردے گا۔[۴]

کتاب مصباح میں ہے کہ اگر سورۂ قارعہ کو کسی طشت میں لکھ کر گلاب کے پانی سے دھو کر اس گھر میں چھڑک دیا جائے جہاں کیڑے مکوڑے ہوں تو وہ ہلاک ہوجائیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ[۵]

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۵۵ (۲۔۴) تفسیر البرھان ج ۸ ص ۳۸۶ (۵) مصباح کفعمی ص ۶۱۴

سورۂ التّکاثر کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ آں حضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص سوتے وقت ''الھاکم التکاثر'' پڑھے گا وہ قبر کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔[1]

ابن بابویہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ عطّار نے ان سے محمد بن احمد نے، سہل بن زیاد نے، جعفر بن محمد بن بشار نے، عبیداللہ دھقان نے درست نے امام جعفر صادق سے ایسی ہی روایت نقل کی ہے۔[2]

امام صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ جو واجب نماز میں '''الھاکم التکاثر'' پڑھے گا تو خداوند عالم اسے سو شہید کا اجر بطور ثواب اس کے لیے لکھ دے گا اور جو اس سورے کو نافلے میں پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے پچاس شہیدوں کا ثواب لکھ دے گا اور اس کے ساتھ اس کے فریضے میں ان شاء اللہ تعالیٰ فرشتوں کی چالیس صفیں اس کے ساتھ نماز پڑھیں گی۔[3]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص یہ سورہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اس شخص کو جو نعمتیں عطا کی ہیں وہ ان نعمتوں کا حساب نہیں لے گا اور جو اس سورے کو بارش ہوتے وقت پڑھے گا تو جوں ہی یہ سورہ پڑھ کر فارغ ہوگا اللہ اس کے گناہوں کی مغفرت فرما دے گا۔[4]

---

(۱) الکافی ج ۲ ص ۴۵۶ ح ۱۴ (۲۔۳) ثواب الاعمال ص ۱۵۵ (۴) تفسیر البرھان ج ۸ ص ۳۷۲

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو یہ سورہ بارش ہوتے وقت پڑھے گا تو اللہ اس کی مغفرت فرما دے گا اور جو یہ سورہ نماز عصر کے وقت پڑھے گا تو وہ دوسرے دن سورج ڈوبنے تک حکمِ خدا سے خدا کی امان میں ہوگا۔[۱]

بستان الواعظین میں زینب بنت جحش سے روایت ہے انھوں نے نبی اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم سے روایت کی ہے آں حضرتؐ نے فرمایا کہ جب پڑھنے والا الھاکم التکاثر پڑھتا ہے تو اسے آسمانوں کی بادشاہت میں یہ کہہ کر پکارا جاتا ہے ''اے خدا کا شکر ادا کرنے والے''۔[۲]

مستدرک الوسائل میں طبرسی اپنی اسناد سے نبی اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص سورۂ تکاثر پڑھے گا تو خداوند عالم ان نعمتوں کا حساب نہیں لے گا جو اُس نے اُسے دنیاوی زندگی میں عطا کی ہیں اور اسے اتنا اجر مل جائے گا گویا کہ اس نے ایک ہزار آیتیں پڑھ لی ہیں۔[۳]

دعواتِ راوندی میں ہے نبی اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص سوتے وقت الھاکم التکاثر پڑھے گا اور فتنہ قبر کے خیال سے پڑھے گا تو اللہ اسے منکر و نکیر کے شر سے بچا لے گا۔[۴]

درّ منشور میں ابن عمر سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا، کیا تم میں سے کسی میں یہ استطاعت ہے کہ وہ روزانہ ہزار آیتیں پڑھے لوگوں نے جواب دیا بھلا کون استطاعت رکھتا ہے کہ ہزار آیتیں پڑھ سکے تو اس وقت آں حضرتؐ نے فرمایا، کیا تم سے یہ بھی نہیں ہوسکتا کہ سورۂ ''الھاکم التکاثر'' کو پڑھ لو۔[۵]

(۱۔۲) تفسیر البرھان ج ۸ ص ۳۷۲　　(۳)۔ القرآن ثوابہ وخواصہ ص ۱۳۸

(۴۔۵) بحار الانوار ج ۸۹ ص ۳۳۶

سورۂ عصر کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جوشخص سورۂ ''والعصر'' اپنی نافلہ نمازوں میں پڑھے گا تو قیامت کے دن اللہ اسے اس طرح مبعوث فرمائے گا کہ اس کا چہرہ روشن ہوگا، خوشی کے مارے اس کی باچھیں کھلی ہوں گی اور وہ پُرسکون اور مطمئن ہوگا یہاں تک کہ جنّت میں داخل ہوجائے۔[۱]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص یہ سورہ پڑھے گا تو اللہ اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھ دے گا اور اس کا خاتمہ ایمان بالخیر ہوگا اور صاحبانِ حق میں سے ہوگا اور اگر اس چیز کے لیے پڑھا جائے جو زمین میں دفن ہے یا خزانے پر تو جب تک اس کا مالک اسے نکال نہ لے اللہ اس کی حفاظت کرے گا۔[۲]

رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ جوشخص پابندی کے ساتھ یہ سورہ پڑھے گا تو اس کا خاتمہ بالخیر ہوگا اور وہ صاحبانِ حق میں سے ہوگا اور اگر کسی مخزن پر پڑھا جائے تو وہ اپنے مالک کے پاس پہنچنے تک محفوظ رہے گا۔[۳]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ اگر کسی دفن شدہ چیز پر پڑھا جائے تو حکم خدا سے وہ شے محفوظ رہے گی اور حفاظت کرنے والوں کو اس پر مقرر فرما دے گا یہاں تک کہ اس کا مالک اسے نکال لے۔[۴]

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۵۵ (۲) تفسیر البرھان ج ۸ ص ۳۷۹

سورۂ ہمزہ کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص ''**ویل لکل همزة لمزة**'' فرض نمازوں میں پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے فقر و فاقے کو دور رکھے گا اور اس کے لیے رزق مہیّا کر دے گا اور اس سے بُری موت کو دور کر دے گا۔[۱]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا تو اسے اتنے لوگوں کی تعداد جتنا اجر ملے گا جنھوں نے حضرت محمدؐ اور ان کے اصحاب کا مذاق اڑایا ہے اور اگر اسے ایسے شخص پر پڑھا جائے جسے کسی کی نظر بد لگی ہو تو اسے فائدہ پہنچے گا۔

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو یہ سورہ پڑھے گا اور آنکھ کے درد کے لیے اسے لکھے گا تو حکم خدا سے اسے عافیت اور سکون مل جائے گا۔[۲]

امام صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں اگر اس سورے کو نظر بد کے لیے پڑھا جائے تو قدرتِ خدا سے نظر بد دور ہو جائے گی۔[۳]

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۵۵ (۲۔۳) تفسیر البرہان ج ۸ ص ۳۸۲

سورۂ فیل کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص اپنی واجب نمازوں میں ''الم تر کیف فعل ربك'' پڑھے گا تو قیامت کے دن ہر ہموار زمین، پہاڑ اور ٹیلے اس کے لیے گواہی دیں گے اس لیے کہ وہ نماز گزار تھا اور قیامت کے دن ایک منادی ندا دے گا کہ تم نے میرے بندے کے بارے میں سچ کہا اس کی حمایت اور مخالفت میں تمھاری گواہی قبول کی جائے گی اسے جنّت میں داخل کردو اور اس کا محاسبہ نہ کرو اس لیے کہ یہ ان لوگوں میں ہے جس سے میں محبت کرتا ہوں اور اس کے عمل کو بھی پسند کرتا ہوں۔[۱]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ جو شخص یہ سورہ پڑھے گا تو اللہ اسے عذاب سے اور دنیا میں مسخ ہونے سے اپنی پناہ میں رکھے گا اور اگر اس سورے کو ٹکرانے والے نیزے پر پڑھا جائے جو وہ جس سے ٹکرائے گا اسے توڑ دے گا۔[۲]

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ پڑھے گا اللہ تبارک وتعالیٰ اسے دردناک عذاب سے اپنی پناہ میں رکھے گا اور وہ دنیا میں مسخ ہونے سے محفوظ ہوگا اور اگر اس سورے کو خُطیّہ (بحرین کے بنے ہوئے نیزے) نیزے پر پڑھا جائے تو اس سے ٹکرانے والی ہر شے ٹوٹ جائے گی۔[۳]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ اسے اگر میدانِ جنگ میں پڑھا جائے گا تو پڑھنے والے کے مقابل میں جو فوج ہے وہ شکست سے دوچار ہوجائے گی اور یہ سورت قوّت قلب کے لیے بے حد مفید ہے۔[۴]

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۵۶ (۲۔۳۔۴) تفسیر البرھان ج ۸ ص ۲۸۶

سورۂ قریش کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ ''لایلاف قریش'' کی زیادہ تلاوت کرے گا تو خداوند عالم اسے روزِ قیامت جنّت کی سواریوں میں سے ایک سواری پر مبعوث کرے گا یہاں تک کہ وہ نور کے دسترخوانوں پر قیامت تک جاگزیں رہے گا۔[1]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے مروی ہے کہ جو شخص یہ سورہ پڑھے گا تو خداوند عالم اسے اتنا اجر عطا کرے گا جتنا کعبے کے گرد طواف کرنے والے اور مسجد الحرام میں اعتکاف کرنے والے کو ملتا ہے اور اگر اس سورے کو ایسے کھانے پر پڑھ دیا جائے جسے کھاتے ہوئے ڈر لگ رہا ہو تو اس کھانے میں شفا ہو جائے گی اور ایسے کھانے کا کھانے والا ہرگز اذیت برداشت نہیں کرے گا۔[2]

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ جو بھی یہ سورہ کھانے پر پڑھے گا تو ہرگز اس کھانے میں کوئی خرابی نہیں دیکھے گا۔[3]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا، ہے کہ اگر اس سورے کو ایسے کھانے پر پڑھا جائے جس سے اسے خوف ہو رہا ہو تو وہ کھانا اس کے لیے ہر بیماری سے شفا عطا کرے گا اور اگر اس سورے کو پانی پر پڑھا جائے پھر اس پانی کو اس شخص پر چھڑک دیا جائے تو دل کی بیماری میں مبتلا ہو اور اس کا سبب اسے معلوم نہ ہو تو اللہ اس بیماری کو اس شخص سے دور کر دے گا۔[4]

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۵۶ (۲۔۳۔۴) تفسیر البرہان ج ۸ ص ۳۹۲

سورۂ ماعون کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام باقر علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ ارأیت الذی یکذب بالدّین اپنی فرض اور نافلہ نمازوں میں پڑھے گا تو اس کا شمار اُن لوگوں میں ہوگا اللہ تعالیٰ نے جن کی نماز اور روزے کو قبول کرلیا ہے اور دنیاوی زندگی میں اس سے جو عمل سرزد ہوا ہوگا اس کا محاسبہ نہ ہوگا۔[1]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص یہ سورہ پڑھے گا تو اللہ اس کی مغفرت فرما دے گا جب تک وہ زکوٰۃ ادا کرتا رہے گا اور جو شخص نمازِ صبح کے بعد سو مرتبہ اس سورے کو پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ نمازِ صبح تک اسے حفاظت کے ساتھ رکھے گا۔[2]

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو اس سورے کو عشا کی نماز کے بعد پڑھے گا تو اللہ اس کی مغفرت فرما دے گا اور نمازِ صبح تک اس کی حفاظت کرے گا۔[3]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو شخص یہ سورہ نماز عصر کے بعد پڑھے گا تو دوسرے دن اسی وقت تک وہ اللہ کی امان اور حفاظت میں ہوگا۔[4]

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۵۶ (۲۔۴) تفسیر البرھان ج ۸ ص ۳۹۴

سورۂ کوثر کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص اپنی فرض اور نوافل نمازوں میں سورۂ ''انا اعطیناك الكوثر '' پڑھے گا تو روزِ قیامت اللہ تبارک وتعالیٰ اسے حوضِ کوثر سے سیراب کرے گا اور کوثر رسول اللہؐ کے پاس طوبیٰ کی بنیاد میں اس سے ہم کلام ہوگا۔[۱]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص یہ سورت پڑھے گا اللہ تعالیٰ اُسے نہرِ کوثر اور جنّت کی ہر نہر سے سیراب کردے گا اور اس کے لیے دس گنا نیکیاں ان لوگوں کی تعداد کے مطابق لکھ دی جائیں گی جنھوں نے قربانی کے روز کوئی قربانی پیش کی ہوگی اور جو شخص اس سورے کو شب جمعہ میں سو مرتبہ پڑھے گا تو وہ عالمِ خواب میں اپنی آنکھوں سے نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی زیارت کرے گا۔ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کسی غیر کی صورت میں نظر نہیں آتے ان کی زیارت کرنے والا ان ہی کی زیارت کرتا ہے۔[۲]

رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو یہ سورہ پڑھے گا تو اللہ اسے کوثر کی نہر سے سیراب کرے گا اور وہ جنّت کی ہر نہر سے سیراب ہوگا اور جو شخص شب جمعہ کو کامل سو مرتبہ پڑھے گا تو وہ حکم خدا سے خواب میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی زیارت سے مشرّف ہوگا۔[۳]

اور کفعمی نے خواص القرآن سے نقل کیا ہے کہ جو شخص اس سورے کو شب جمعہ رات کی نماز پڑھنے کے بعد ہزار مرتبہ پڑھے گا اور نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر ہزار بار درود بھیجے گا تو وہ خواب میں نبی اکرمؐ کی زیارت کرے گا۔

---

(۱) ثواب الاعمال (۲۔۳) تفسیر البرھان ج ۸ ص ۳۹۸

سورۂ کافرون کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ میرے والد فرمایا، کرتے تھے کہ ''قل ھو اللہ احد'' ایک تہائی قرآن ہے اور ''قل یا ایھا الکافرون'' ایک چوتھائی قرآن ہے۔[۱]

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص بستر میں جانے سے قبل ''قل یا ایھا الکافرون'' اور ''قل ھو اللہ احد'' پڑھے گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ شرک سے اس کی براءت لکھ دے گا۔[۲]

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص ''قل یا ایھا الکافرون'' اور ''قل ھو اللہ احد'' واجب نمازوں میں سے کسی واجب نماز میں پڑھے گا تو اسے اس کے والدین اور اس کی اولاد کو بخش دیا جائے گا اور اگر وہ بدبخت ہوگا تو اس کا نام اشقیا کے دفتر سے مٹا دیا جائے گا اور نیکو کاروں کے دفتر میں درج کرلیا جائے گا اور خداوند عالم اسے نیکو کار کی حیثیت سے زندہ رکھے گا اور اسے شہادت کی موت میسّر ہوگی اور اسے شہید ہی کی حیثیت سے دوبارہ اٹھایا جائے گا۔[۳]

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ میرے والد فرمایا، کرتے تھے کہ ''قل یا ایھا الکافرون'' قرآن کا ایک چوتھائی ہے اور جب وہ یہ سورت پڑھ کر فارغ

(۱) الکافی ج ۲ ص ۶۵۴ ح ۷ (۲) الکافی ج ۲ ص ۶۵۸ ح ۲۳ (۳) ثواب الاعمال ص ۱۵۶

ہوتے تھے تو فرمایا، کرتے تھے اعبداللّٰہ وحدہ اعبداللّٰہ وحدہ میں صرف ایک اللّٰہ کی عبادت کرتا ہوں، میں صرف ایک اللّٰہ کی عبادت کرتا ہوں۔[۱]

ہشام بن سالم امام صادق علیہ السّلام سے روایت کرتے ہیں امام علیہ السّلام نے فرمایا کہ جب تم یہ کہو ''لا اعبد ما تعبدون'' تو یہ کہو ولکنّی اعبداللّٰہ مخلصًا له دینی لیکن میں دین کو خالص قرار دیتے ہوئے صرف اللّٰہ کی عبادت کرتا ہوں اور جب سورہ پڑھ کر فارغ ہوجاؤ تو کہو ''دینی الاسلام'' (اسلام میرا دین ہے) تین مرتبہ کہو۔[۲]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے کہ جو شخص یہ سورہ پڑھے گا تو اللّٰہ تعالیٰ اسے اتنا اجر دے گا گویا کہ اس نے ایک چوتھائی قرآن پڑھا ہے اور اس سے شیطان کی اذیت رسانی دور ہوگی اور اللّٰہ پڑھنے والے کو روزِ قیامت کے خوف سے نجات عطا کرے گا اور جو یہ سورہ سوتے وقت پڑھے گا تو سوتے وقت کوئی شے اس سے تعرض نہیں کرے گی، لہٰذا اپنے بچّوں کو سوتے وقت یہ سورہ سکھاؤ اور جو شخص اس سورے کو طلوع آفتاب کے وقت دس بار پڑھے گا اور دنیا و آخرت کے بارے میں جو کچھ چاہتا ہے اس کا ارادہ کرے تو اگر معصیت کا کوئی کام نہ ہو تو اللّٰہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول کرے گا۔[۳]

رسولِ اکرم صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص یہ سورہ پڑھے گا تو شیطان کی ایذا رسانیاں اس سے دور ہوں گی اور اللّٰہ اسے قیامت کے خوف سے نجات دے گا اور جو سوتے وقت یہ سورہ پڑھے گا تو سوتے وقت کوئی شے اس سے تعرض نہیں کرے گی اور اس کی حفاظت کی جائے گی، لہٰذا تم اپنی اولاد کو یہ سورہ سکھاؤ اور جو شخص یہ سورہ طلوع آفتاب کے وقت دس مرتبہ پڑھے گا اور اللّٰہ سے دعا طلب کرے گا تو اگر معصیت کا کوئی کام نہ ہو تو دعا مستجاب ہوگی۔[۴]

داؤد بن الحصین نے امام صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ جب تم ''قل یا ایھا الکافرون'' پڑھو تو کہو ''یا ایھا الکافرون'' اور جب ''لا اعبد ما

(۱۔۲) مجمع البیان ج ۱۰ ص ۴۶۲ (۳۔۴) تفسیر البرھان ج ۱۰ ص ۴۶۵

تعبدون'' پڑھو تو کہو اعبداللہ وحدہ میں صرف اللہ کی عبادت کرتا ہوں اور جب ''لکم دینکم ولی دین'' پڑھو تو کہو ربی اللہ، ودینی الاسلام اللہ میرا رب ہے اور اسلام میرا دین ہے۔[1]

سید جلیل ھبۃ اللہ بن ابی محمد موسوی کے عمدہ مجموعے کی پہلی جلد میں ہے کہ جو شب جمعہ نصف شب کو سورۃ الکافرون پڑھے گا وہ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی زیارت سے مشرّف ہوگا۔

(۱) مجمع البیان ج ۱۰ ص ۴۶۵

سورۂ نصر کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو "اذا جاء نصر اللّٰہ والفتح" کا سورہ نافلہ یا واجب نماز میں پڑھے گا تو اللّٰہ اس کے تمام دشمنوں کے خلاف اس کی مدد کرے گا اور جب وہ روزِ قیامت آئے گا تو اس کے ساتھ کتاب ہوگی جو بول رہی ہوگی اور جب اللّٰہ اسے قبر میں سے نکالے گا تو اس کو جہنّم کی گرمی، جہنّم کی آگ اور جہنّم کی مصیبت سے نجات مل چکی ہوگی اور جب وہ روزِ قیامت کسی چیز کے پاس سے گزرے گا تو وہ اسے بشارت دے گی اور ہر طرح کی خیر کی خبر دے گی یہاں تک کہ وہ جنّت میں داخل ہوجائے اور اس کے لیے دنیا میں خیر کے اسباب مہیّا کر دیے جائیں گے اس نے کبھی بھی نہ جس کی تمنّا کی ہوگی اور نہ ہی اس کے وہم و خیال میں آیا ہوگا۔[۱]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص یہ سورہ پڑھے گا تو اسے ان لوگوں جتنا اجر ملے گا جنھوں نے فتح مکّہ کے موقع پر نبی اکرمؐ کو دیکھا اور جو شخص اس سورے کو نماز میں پڑھے گا اور حمد کے بعد یہ سورہ پڑھے گا تو اس کی نماز بہترین طور سے شرف قبولیت حاصل کر لیتی ہے۔[۲]

رسولِ اکرم صلّی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا، ہے کہ جو بھی اس سورے کو نماز میں پڑھے گا تو وہ نماز بہترین قبولیت حاصل کرلے گی۔[۳]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو شخص ہر نماز کے وقت سات بار یہ سورہ پڑھے گا تو اس کی نماز بہترین قبولیت حاصل کرلے گی۔

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۵۷ (۲۔۳) تفسیر البرھان ج ۸ ص ۴۱۰

سورۂ تبّت کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جب تم سورۂ ''تبت یدا ابی لھب'' پڑھو تو ابولہب کو بد دعا کرو اس لیے کہ وہ ان جھٹلانے والوں میں سے تھا جو نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو جھٹلایا کرتے تھے اور اس پیغام (قرآن) کو جھٹلاتے تھے جو نبی اکرمؐ پر اللہ کی جانب سے آیا تھا۔[1]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے کہ جو شخص یہ سورت پڑھے گا تو اللہ اس کو اور ابولہب کو یکجا نہیں کرے گا اور اگر اس سورت کو پیٹ کے درد اور مروڑ کے لیے پڑھا جائے تو حکم خدا سے وہ تھم جائے گا اور جو شخص سوتے وقت یہ سورہ پڑھے گا اللہ اسے محفوظ رکھے گا۔[2]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو شخص یہ سورہ پیٹ کے مروڑ پر پڑھے گا تو اللہ اسے سکون بخشے گا اور درد کو دور کر دے گا اور جو شخص اپنے بستر میں اس سورت کی تلاوت کرے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کے حفظ و امان میں ہوگا۔[3]

---

(۱) ثواب الاعمال ص ۱۵۷

(۲۔۳) تفسیر البرھان ج ۸ ص ۴۱۴

سورۂ اخلاص کی فضیلت اور اس کی خصوصیات

امام باقر علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص بستر خواب میں جانے سے قبل سو مرتبہ سورۂ قل ھو اللّٰہ احد پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے پچاس سال کے گناہوں کی مغفرت فرما دے گا۔[۱]

ابو علی اشعری نے محمد بن حسان سے انھوں نے اسماعیل بن مہران سے انھوں نے حسن بن علی بن ابی حمزہ سے انھوں نے منصور بن حازم سے انھوں نے امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے امام علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو شخص ایک دن میں پانچ نمازیں پڑھے اور ان نمازوں میں ''قل ھو اللہ احد'' نہ پڑھے تو اس سے کہا جائے گا اے عبداللہ (بندۂ خدا) تم نماز گزاروں میں نہیں ہو۔[۲]

اسی سند سے حسن بن سیف سے اور وہ ابوبکر حضرمی سے اور وہ امام صادق علیہ السّلام سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جس کا ایمان اللہ اور روزِ آخرت پر ہے تو اس پر لازم ہے کہ ہر فریضے کے آخر میں قل ھو اللہ احد پڑھ لے اس لیے کہ جو شخص یہ سورہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دنیا اور آخرت کے خیر کو یکجا کر دے گا اور اللہ اس کو اس کے والدین اور اس کی اولاد کو بخش دے گا۔[۳]

اُن سے اور انھوں نے علی بن ابراہیم سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے نوفلی

سے انھوں نے سکونی سے انھوں نے امام صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ نبی اکرؐم نے سعد بن معاذ کی تعریف وتوصیف کی اور فرمایا کہ ستّر ہزار فرشتے جن میں جبرئیل علیہ السّلام بھی شامل ہیں آ کر ان کے لیے رحمت و برکت طلب کر رہے ہیں۔ میں نے جبرئیل سے دریافت کیا یہ تمھاری رحمت کے مستحق کیوں کر ہوئے تو جبرئیلؑ نے جواب دیا اس لیے کہ سعد بن معاذ نے کھڑے ہوئے، بیٹھے ہوئے، سواری پر اور پیدل چلتے ہوئے جاتے ہوئے اور آتے ہوئے سورۂ قل ھو اللہ احد پڑھنے کے سبب۔

ان سے اور انھوں نے ہمارے کئی اصحاب سے، سہل بن زیاد سے، ادریس حارثی سے محمد بن سنان سے مفضل بن عمر سے انھوں نے کہا کہ امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا، اے مفضل تمام انسانوں سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور قل ھو اللہ احد کے ذریعے درمیان رکاوٹ کھڑی کر لو اسے اپنے دائیں طرف، اپنے بائیں طرف، سامنے، پیچھے، اوپر، نیچے ہر طرف پڑھو اور جب کسی ظالم بادشاہ کے پاس داخل ہو تو اس کی طرف دیکھ کر تین مرتبہ پڑھو اور بائیں ہاتھ سے گرہ لگا لو اور اسے کھولو نہیں جب تک اس بادشاہ کے پاس سے چلے نہ جاؤ۔

ان سے علی بن محمد سے، سہل بن زیاد احمد بن عبدوس سے محمد بن زاویہ سے ابی علی بن راشد سے انھوں نے کہا کہ میں نے ابوالحسن امام رضا علیہ السّلام سے دریافت کیا میری جان آپ پر قربان ہو کہ آپ نے محمد بن فرج کو تحریر کیا تھا اور اسے آگاہ کر رہے تھے کہ فرائض میں افضل یہ ہے کہ سورۂ انا انزلناہ اور قل ھو اللہ احد کا سورہ پڑھا جائے لیکن میں نماز فجر میں ان دونوں سورتوں کو پڑھنے کے لیے دل تنگ ہوتا ہوں۔

امام علیہ السّلام نے فرمایا، ان دونوں سورتوں کو پڑھنے میں دلوں کی تنگی کو چھوڑ دو خدا کی قسم ان دونوں سورتوں کا پڑھنا افضل ہے۔

ان سے حسین بن محمد سے عبداللہ بن عامر سے علی بن مہزیار سے فضالہ بن ایوب سے حسین بن عثمان سے عمرو بن ابی نصر سے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام صادق علیہ السّلام سے کہا کہ ایک شخص نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے اور کوئی سورہ پڑھنا چاہتا ہے تو وہ **قل ھو اللہ احد**

اور قل یا ایھا الکافرون پڑھتا ہے تو امام علیہ السّلام نے فرمایا کہ وہ ہر سورے سے کسی دوسری کی طرف منتقل ہوسکتا ہے سوائے قل ھو اللّٰہ احد اور قل یا ایھا الکافرون کے۔

ان سے ابو داؤد سے علی بن مہز یار سے، وہ اپنی سند سے صفوان جمال سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام صادق علیہ السّلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا ''کہ توبہ کرنے والوں کی تمام نمازوں میں 'قل ھو اللّٰہ احد' ہوتا ہے۔''

ان سے حمید بن زیاد سے حسن بن محمد اسدی سے احمد بن حسن المیثمی سے ابان بن عثمان سے محمد بن فضیل سے انھوں نے کہا کہ امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ مکروہ ہے کہ ''قل ھو اللّٰہ احد'' کا سورہ ایک ہی سانس میں پڑھا جائے۔

ان سے علی بن ابراہیم سے ان کے والد سے ابن ابی عمیر سے حسن بن عطیہ سے عمر بن زید سے انھوں نے کہا کہ امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو شخص گھر سے نکلتے وقت دس مرتبہ سورۂ قل ھو اللّٰہ احد پڑھے گا تو وہ مسلسل اللّٰہ تعالیٰ کی حفاظت اور حمایت میں رہے گا یہاں تک کہ اپنے گھر واپس آ جائے۔

ابن بابویہ کہتے ہیں کہ ہم سے بیان کیا ابونصر احمد بن الحسین المروانی نے انھوں نے کہا ہم سے بیان کیا ابواحمد محمد بن سلیمان نے فارس میں انھوں نے کہا ہم سے بیان کیا محمد بن یحییٰ نے انھوں نے کہا ہم سے بیان کیا محمد بن عبداللّٰہ الرّ قاشی نے انھوں نے کہا ہم سے بیان کیا جعفر بن سلیمان نے یزید الرّ شک سے انھوں نے مطرف بن عبداللّٰہ سے انھوں نے عمران بن الحصین سے کہ نبی اکرم صلّی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے ایک سَریہ روانہ فرمایا، اور علی کو اس سریہ کا امیر بنایا جب وہ لوگ واپس آئے تو اُن سے سوال کیا تو لوگوں نے کہا علی میں ہر طرح کا خیر ہے سوائے اس کے کہ انھوں نے ہر نماز میں سورۂ قل ھو اللّٰہ احد پڑھی تو آں حضرتؐ نے حضرت علیؑ سے دریافت کیا اے علی آپ نے ایسا کیوں کیا تو حضرت علی علیہ السّلام نے جواباً کہا کہ مجھے قل ھو اللّٰہ احد سے محبت ہے تو نبی اکرم صلّی اللّٰہ علیہ و آلہٖ و سلّم نے جواب دیا تم نے اس سورے کو محبوب جانا یہاں تک کہ اللّٰہ نے تمھیں اپنا محبوب بنا لیا۔[1]

---

(۱) التوحید ص ۹۴ ح ۱۱

ان سے مروی ہے فرمایا، مجھ سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن متوکل نے انھوں نے کہا مجھ سے بیان کیا محمد بن یحییٰ العطّار نے انھوں نے کہا مجھ سے بیان کیا محمد بن احمد بن یحییٰ بن عمران اشعری نے احمد بن ہلال سے، عیسیٰ بن عبداللہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا سے انھوں نے کہا کہ رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص سونے سے قبل سورۂ قل ھو اللہ احد پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے پچاس سال کے گناہوں کو معاف فرما دے گا۔[1]

ان سے مروی ہے فرمایا، ہم سے بیان کیا حسین بن ابراہیم بن احمد بن ہاشم المکتب نے انھوں نے کہا ہم سے بیان کیا محمد بن ابی عبداللہ کوفی نے انھوں نے کہا ہم سے بیان کیا موسیٰ بن عمران نخعی نے اپنے چچا حسین بن یزید نوفلی سے علی بن سالم سے ابی بصیر سے امام صادق علیہ السّلام سے آپ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ قل ھو اللہ احد ایک مرتبہ پڑھے گا تو گویا کہ اس نے ایک تہائی قرآن پڑھ لیا اور ایک تہائی توریت پڑھ لی اور ایک تہائی انجیل پڑھ لی اور ایک تہائی زبور کو پڑھ لیا۔[2]

امام باقر علیہ السّلام سے مروی ہے انھوں نے کہا مجھ سے بیان کیا میرے والد نے اپنے آباو اجداد سے کہ امیر المومنین علیہ السّلام نے ایک نشست سے اپنے اصحاب کو چار سو ایسے ابواب سکھا دیے جو ایک مسلمان کو دین و دنیا دونوں میں نیک بنا سکتے ہیں آپ نے یہ بات بتائی اور اس کے بارے میں ذکر فرمایا کہ جو شخص سورج نکلنے سے پہلے سورۂ قل ھو اللہ احد اسی طرح سورۂ انا انزلناہ اور اسی طرح آیت الکرسی پڑھ لے تو اپنے مال کے بارے میں جس بات سے ڈرتا ہے اس کی حفاظت کی جائے گی اور جو شخص سورج نکلنے سے پہلے قل ھو اللہ احد اور انا انزلناہ پڑھے گا تو وہ کسی گناہ میں مبتلا نہیں ہوگا خواہ ابلیس کتنا ہی زور لگا لے۔ اگر تم میں کوئی ضرورت مند ہو تو اپنی حاجت روائی کے لیے جمعرات کی صبح روانہ ہو جاؤ اس لیے کہ رسول اللہ نے فرمایا، ہے کہ اے اللہ روزِ پنج شنبہ (جمعرات) کی صبح کو میری امّت کے لیے بابرکت قرار دے اور جب وہ اپنے گھر سے روانہ ہو تو سورۂ آل عمران کی آخری آیتیں اور آیت الکرسی اور

---

(۱) التوحید ص ۹۴ ح ۱۲ (۲) التوحید ص ۹۵ ح ۱۵

انا انزلناہ پڑھے اور سورۂ حمد بھی پڑھے کیوں کہ ان کے پڑھنے سے دنیا اور آخرت کی حاجتیں پوری ہوجائیں گی اور اگر شیطان تم میں سے کسی کو بہکائے تو تم اللہ کی پناہ حاصل کرو۔ (''اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم'' کہو) اور یہ کہو اٰمَنْتُ بِاللہ وبرسولہ مخلصا لہ الدّین (میں اپنے دین کو خالص کرتے ہوئے اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا ہوں) اور جب اللہ تبارک وتعالیٰ کسی مومن کو نیا لباس پہنائے تو اسے چاہیے کہ وہ وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور ان میں سورۂ فاتحہ اور آیت الکرسی کی تلاوت کرے نیز سورۂ قل ھو اللہ احد اور سورۂ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر پڑھے اور اللہ کا شکر بجا لائے کہ اس نے اس کے عیوب کو ڈھانپا اور لوگوں میں اسے آراستہ کیا اور کثرت کے ساتھ یہ کہا کرو لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اس لیے کہ وہ اس لباس میں معصیت نہیں کرے گا اور اس کپڑے کے ہر دھاگے کے ساتھ ایک فرشتہ ہوگا جو اس کی پاکی بیان کرے گا اور اس کے لیے مغفرت طلب کرے گا اور اس کے لیے رحمت کا طلب گار ہوگا اور جب تم میں سے کوئی بھی گھر میں داخل ہونا چاہے تو گھر والوں کو سلام کرے اور کہے ''السّلام علیکم'' اور اگر اس کے اہل وعیال نہ ہوں تو اسے چاہیے کہ وہ یہ کہے ''السّلام عَلَینا مِن رّبنا'' اور جس وقت گھر میں داخل ہو تو اس وقت قل ھو اللہ احد پڑھے اس کے پڑھنے سے فقر و فاقہ دور ہوگا۔[1]

حسین بن سعید سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ علی بن نعمان نے کہا اور حارث نے کہا کہ میں نے انھیں کہتے ہوئے سنا وہ فرما رہے تھے قل ھو اللہ احد ایک تہائی قرآن ہے اور قل یا ایھا الکافرون ایک چوتھائی قرآن کے برابر ہے اور رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نماز وتر میں قل ھو اللہ احد پڑھتے تھے تاکہ پورا قرآن جمع ہوجائے۔[2]

اور روایت ہے کہ جو شخص نماز شب کی پہلی دونوں رکعتوں میں ہر رکعت میں ایک مرتبہ الحمد اور تیس مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے گا تو نماز ختم کرنے کے بعد اس کے اور اللہ کے مابین کوئی ایسا گناہ نہیں ہوگا جو بخشا نہ جا چکا ہو۔[3]

---

(۱) الخصال ص ۶۱۰ باب الاربعمأۃ ح ۱۰
(۲) التہذیب ج ۲ ص ۱۲۴ ح ۴۶۹
(۳) التہذیب ج ۲ ص ۱۲۴ ح ۴۷۰

اور ان سے اسناد کے ساتھ حسین بن سعید سے، صفوان سے، عبدالرحمٰن بن حجاج سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام صادق علیہ السّلام سے سوال کیا نماز وتر میں کیا پڑھا جائے تو انھوں نے فرمایا کہ میرے اور میرے والد کے درمیان ایک دروازہ تھا تو میرے والد صاحب جب بھی نماز وتر پڑھتے تو تیس بار قل ھو اللہ احد پڑھا کرتے تھے اور جب فارغ ہوجاتے تو فرماتے کذلك الله ربی یا کذاك الله ربی۔[1]

اور ان سے اسناد کے ساتھ حسین بن سعید سے، نصر بن سوید سے حلبی سے حارث بن مغیرہ سے وہ امام صادق علیہ السّلام سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ میرے والد فرمایا، کرتے تھے کہ قل ھو اللہ احد ایک تہائی قرآن کے برابر ہے اور اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ اسے وتر میں جمع کریں (یعنی کم از کم تین مرتبہ پڑھیں) تاکہ پورا قرآن ہوجائے۔[2]

ان سے اسناد کے ساتھ حسین بن سعید سے، عثمان بن عیسٰی سے ابن مسکان سے سلیمان بن خالد سے امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ ''وتر'' تین رکعتیں ہیں ان میں فاصلہ رکھے اور ان سب میں قل ھو اللہ احد کی تلاوت کرے۔[3]

محمد بن عباس، سعید بن عجب انباری سے، سوید بن سعید سے علی بن مسہر سے حکیم بن جبیر سے ابن عباس سے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے علی ابن ابی طالب علیہ السّلام سے فرمایا کہ اے علی تمھاری مثال قل ھو اللہ احد جیسی ہے جس نے اس سورے کو ایک مرتبہ پڑھا تو اس نے ایک تہائی قرآن پڑھ لیا اور جس نے اسے تین بار پڑھا تو گویا کہ اس نے پورا قرآن پڑھ لیا اور یہی مثال آپ کی ہے جو آپ کو دل سے چاہتا ہے اسے بندوں کا ایک تہائی ثواب ملے گا اور جو آپ کو زبان اور دل سے محبت کرے گا تو اسے بندوں کا دو تہائی ثواب ملے گا اور جو دل، زبان اور ہاتھ سے آپ کو دوست رکھے گا تو اسے تمام انسانوں کا ثواب ملے گا۔[4]

ان سے علی بن عبداللہ سے، ابراہیم بن محمد سے، اسحاق بن بشر کاہلی سے عمرو بن ابی

---

(۱) التہذیب ج ۲ ص ۱۲۶ ح ۴۸۱

(۲) التہذیب ج ۲ ص ۱۲۷ ح ۴۸۲

(۳) التہذیب ج ۲ ص ۱۲۷ ح ۴۸۴

(۴) تاویل الآیات ج ۲ ص ۸۶۰ ح ۲

مقدام سے سماک بن حرب سے، نعمان بن بشیر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص ایک مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے گا اس نے گویا کہ ایک تہائی قرآن پڑھ لیا اور جو دو مرتبہ یہ سورہ پڑھے گا تو گویا کہ اس نے دو تہائی قرآن ختم کرلیا اور جس نے تین مرتبہ اس سورے کو پڑھا تو گویا کہ اس نے مکمّل قرآن ختم کرلیا اسی طرح جو شخص علی کو اپنے دل سے جانتا ہے تو اللہ اس امّت کا ایک تہائی ثواب اسے عطا کر دے گا اور جو علی کو اپنے دل اور زبان سے دوست رکھے گا تو اس امّت کا دو تہائی ثواب اس شخص کو عطا کر دے گا اور جو شخص علی کو اپنے دل، زبان اور اپنے ہاتھ سے محبوب جانے گا تو اللہ تعالیٰ پوری امّت کا ثواب اس شخص کو عطا کر دے گا۔[1]

ان سے علی بن عبداللہ سے، ابراہیم بن محمد سے، حکم بن سلیمان سے محمد بن کثیر سے امام باقر علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا، اے علی قل ھو اللہ احد میں تمھاری مثال موجود ہے جس نے ایک مرتبہ اس سورے کو پڑھا اس نے ایک تہائی قرآن پڑھ لیا اور جس نے دو مرتبہ یہ سورہ پڑھا تو اس نے دو تہائی قرآن ختم کرلیا اور جس نے تین مرتبہ یہ سورہ پڑھا تو گویا کہ اس نے پورا قرآن ختم کرلیا اے علی جو بھی آپ کو اپنے دل سے دوست رکھے گا تو اس کے لیے امّت کا ایک تہائی اجر ہوگا اور جو دل سے آپ سے محبت کرے گا اور اپنی زبان سے آپ کی اعانت کرے تو اسے اس امّت کا دو تہائی اجر مل جائے گا اور جو دل سے آپ کی الفت رکھے گا زبان سے آپ کی اعانت کرے گا اور تلوار سے آپ کی نصرت کرے گا تو اسے اس امّت کے اجر کی مانند اجر عطا ہوگا۔[2]

ابن بابویہ کہتے ہیں ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ عطّار نے انھوں نے کہا مجھ سے بیان کیا میرے والد نے احمد بن محمد عیسیٰ سے، نوح بن شعیب نیشاپوری سے عبیداللہ بن عبداللہ دہقان سے عروہ بن اخی شعیب العقر قوفی سے شعیب سے ابوبصیر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جعفر بن محمد الصادق کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے آبا

(۱) تاویل الآیات ج ۲ ۸۶۱ ح ۳ (۲) تاویل الآیات ج ۲ ص ۸۶۱ ح ۴

سے انھوں نے کہا کہ رسول اللّٰہ نے ایک روز اپنے اصحاب سے دریافت فرمایا، تم میں کون صائم الدھر (ہمیشہ روزہ رکھنے والا) ہے سلمان رحمہ اللہ نے کہا میں یارسول اللہ۔ رسول اللّٰہ نے دریافت کیا تم میں کون ہے جو رات بھر بیدار رہتا ہے سلمان نے جواب دیا میں یارسول اللہ۔ آں حضرتؐ نے پھر دریافت کیا تم میں سے کون ہے جو ہر روز ایک قرآن ختم کرتا ہے تو سلمان نے کہا میں یارسول اللہ، کسی صحابی کو سلمان کی اس بات پر غصہ آیا اور اس نے کہا یا رسول اللّٰہ سلمان فارس کا باشندہ ہے وہ ہم قریش کے مقابلے میں فخر ومباہات کر رہا ہے آپ نے فرمایا کہ کون ''صائم الدھر'' ہے تو سلمان نے کہا میں جب کہ وہ اکثر دنوں میں کھانا کھاتا ہے اور آپ نے فرمایا، کون شب بیدار ہے تو اس نے کہا میں جب کہ اکثر راتیں وہ سوکر گزارتا ہے آپ نے فرمایا، تم میں سے کون ہر روز قرآن ختم کرتا ہے تو اس نے کہا میں جب کہ اکثر دنوں میں وہ خاموش ہوتا ہے (کچھ نہیں پڑھتا)۔

تو نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اس صحابی سے کہا چپ رہو اے فلانے لقمان حکیم جیسا شخص تمھیں کہاں ملے گا، تم اُن سے سوال کرو وہی جواب دیں گے تو اس شخص نے سلمان سے پوچھا اے ابوعبداللہ کیا تمھارا یہ خیال نہیں ہے کہ تم صائم الدھر ہو سلمان نے کہا ہاں اس نے کہا جب کہ میں نے تمھیں اکثر دنوں میں کھانا کھاتے ہوئے دیکھا ہے تو سلمان نے کہا جیسا تم سمجھ رہے ہو ویسا نہیں ہے میں تو ہر مہینے تین دن روزے رکھتا ہوں اور جیسا کہ ارشادِ باری ہے ''من جاء بالحسنة فَلَهٗ عشر امثالها '' (جو ایک نیکی بجا لاتا ہے ہم اسے دس گنا بدلہ دیتے ہیں) اور میں ماہ شعبان کو ماہ رمضان سے ملا دیتا ہوں اور یہی عمر بھر کا روزہ ہے۔

تو اس شخص نے کہا آپ کا خیال یہ ہے کہ آپ شب بیدار ہیں تو سلمان نے کہا ہاں تو اس شخص نے کہا تم اکثر راتوں میں سوتے ہوئے پائے گئے تو سلمان نے کہا ایسا نہیں ہے جیسا تم سمجھ رہے ہو لیکن میں نے اپنے حبیب رسول اللّٰہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص باطہارت سونے کے لیے جائے گویا کہ اس نے پوری رات شب بیداری کی ہے اور میں باطہارت سوتا ہوں۔ تو اس شخص نے کہا کیا آپ یہ گمان کرتے ہیں کہ آپ ہر روز قرآن ختم

کرتے ہیں سلمان نے کہا ہاں! تو اس نے کہا آپ تو کئی دنوں تک کچھ نہیں پڑھتے بلکہ خاموش رہتے ہیں تو سلمان نے کہا ایسا نہیں جیسا تم سمجھ رہے ہو میں نے رسول اللّٰہ کو علی علیہ السّلام سے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ابوالحسن امّت کے درمیان آپ کی مثال قل ھو اللہ احد جیسی ہے جس نے ایک مرتبہ قل ھو اللہ احد کو پڑھا اس نے ایک تہائی قرآن ختم کرلیا اور جس نے دو مرتبہ یہ سورہ پڑھا تو اس نے دو تہائی قرآن ختم کرلیا اور جس نے تین مرتبہ اس سورے کو پڑھا تو اس نے گویا کہ مکمّل قرآن ختم کرلیا، لہٰذا اے علی جو بھی تم کو اپنی زبان سے چاہے گا تو اس کا ایک تہائی ایمان مکمّل ہوگا اور جو تمھیں اپنی زبان اور دل سے چاہے گا تو اس کا دو تہائی ایمان مکمّل ہوگا اور جو شخص اپنی زبان، اپنے دل اور اپنے ہاتھ سے تمھیں محبوب رکھے گا تو وہ کامل الایمان ہوگا اے علی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے کہ اگر زمین والے آسمان والوں کی طرح تم سے محبت کرنے لگیں تو خداوند عالم کسی شخص کو آتش جہنّم کا عذاب نہ دے اور میں ہر روز تین مرتبہ سورۂ قل ھو اللہ احد پڑھتا ہوں۔ سلیمان کھڑے ہوگئے یوں محسوس ہوتا تھا کہ انھوں نے ہر شخص کو لاجواب کردیا ہر فرد کے منہ بند ہوگئے ہیں۔[۱]

فضیل بن یسار سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ مجھے امام باقر علیہ السّلام نے حکم دیا ہے کہ میں تین مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھا کروں اور جب سورہ پڑھ کر فارغ ہوجاؤں تو تین مرتبہ کہا کروں کذلك الله رَبّی۔[۲]

خوارزم کے خطبا میں سے سب سے بڑے خطیب نے روایت بیان کی ہے وہ اپنی اسناد سے عبداللہ بن عباس سے روایت مرفوع بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ لوگوں کے درمیان تمھاری مثال قل ھو اللہ احد جیسی ہے جس نے اس سورے کو ایک مرتبہ پڑھا تو اس نے گویا ایک تہائی قرآن پڑھ لیا اور جس نے اس سورے کو دو مرتبہ پڑھا تو اس نے دو تہائی قرآن پڑھ لیا اور جس نے تین مرتبہ اس سورت کو پڑھا تو گویا کہ اس نے پورا قرآن پڑھ لیا اے علی تمھاری مثال بھی ایسی ہی ہے جس شخص نے آپ کو دل سے پسند کیا اس نے ایک تہائی

---

(۱) امالی الصدوق ص ۳۷ ح ۵ (۲) مجمع البیان ج ۱۰ ص ۴۹۰

ایمان سے محبت کی اور جس نے دل اور زبان سے آپ کو محبوب جانا تو اس نے دو تہائی ایمان کو پسند کیا ہے اور اے علی جو شخص آپ کو اپنے دل، اپنی زبان اور اپنے ہاتھ سے دوست رکھتا ہے تو گویا کہ وہ پورے ایمان کو پسند کرتا ہے۔ اس ذات کی قسم جس نے مجھے نبی بنا کر بھیجا ہے اگر زمین کے ساکنین آپ سے اسی قدر محبت کر لیں جس طرح آسمان کے باشندگان آپ کی محبت کا دم بھرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں میں سے کسی کو آتش جہنّم کے سپرد نہیں کرے گا۔[۱]

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص یہ سورت پڑھے گا اور اسے غور سے سنے گا تو اللہ اس کو دوست رکھے گا اور اللہ جسے دوست رکھے گا وہ نجات پا جائے گا اور مرنے والوں کی قبروں پر اس سورت کے پڑھنے کا بے حد ثواب ہے اور یہ سورہ ہر آفت کے لیے تعویذ ہے۔[۲]

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو شخص یہ سورہ پڑھ کر کسی مرنے والے کو ہدیہ کر دے تو جو کچھ پورے قرآن میں ہے اس کا ثواب اسے مل جائے گا اور جو شخص اس سورے کو آشوب چشم پر پڑھے گا تو اللہ اپنی قدرت سے اس مبتلا شخص کو راحت وسکون عطا کرے گا۔[۳]

امام رضا علیہ السّلام نے اپنے صحیفے میں فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص قبرستان سے گزرے اور ۱۱ مرتبہ سورہ قل ھو اللہ احد پڑھے پھر اس کا ثواب مرنے والوں کو ہدیہ کر دے تو اسے مرنے والوں کی تعداد کے مطابق ثواب دیا جائے گا۔[۴]

اور امام رضا علیہ السّلام سے ان کے صحیفے میں حضرت علی علیہ السّلام سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللّٰہ جب ہمارے ساتھ سفر میں نماز پڑھتے تھے تو پہلی رکعت میں الحمد اور قل یاایھا الکافرون اور دوسری رکعت میں الحمد اور قل ھو اللہ احد پڑھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں نے تمھارے لیے ایک تہائی اور ایک چوتھائی قرآن پڑھا ہے۔[۵]

---

(۱) تاویل الآیات ج ۲ ص ۸۶۱ ح ۱
(۲۔۳) تفسیر البرھان ج ۸ ص ۴۲۵
(۴۔۵) تفسیر البرھان ج ۸ ص ۴۲۶

سورۂ فلق اور سورۂ ناس کی فضیلت اور ان کی خصوصیات

خواص القرآن میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص یہ سورہ کسی درد پر پڑھے گا تو اسے حکمِ خدا سے سکون مل جائے گا اور یہ سورہ پڑھنے والے کے لیے باعثِ شفا ہے۔[۱]

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص یہ سورہ سوتے وقت پڑھے گا تو وہ صبح تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا اور یہ دراصل تعویذ ہے ہر درد ہر تکلیف اور ہر آفت کی اور یہ سورہ پڑھنے والے کے لیے شفا ہے۔[۲]

امام صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں جو یہ بھی یہ سورہ ہر شب میں اپنے گھر میں پڑھے گا تو وہ جن اور شیطانی خیالات سے بچے گا اور جو اس سورے کو لکھ کر چھوٹے بچّوں پر آویزاں کردے تو وہ حکمِ خدا سے جنات سے محفوظ رہیں گے۔[۳]

اُبی روایت کرتے ہیں بکر بن محمد سے انھوں نے روایت کی امام صادق علیہ السّلام سے امام علیہ السّلام نے فرمایا کہ معوّذتین (سورہ النّاس اور سورۂ فلق) کے نازل ہونے کا سبب یہ تھا کہ رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو بخار نے کم زور بنا دیا تھا تو جبرئیل امین ان دونوں سورتوں کو لے کر نازل ہوئے اور آں حضرتؐ نے دونوں کو تعویذ بنایا۔[۴]

(۱۔۳) تفسیر البرہان ج ۸ ص ۴۴۴ (۴) تفسیر قمی ج ۲ ص ۴۵۴

ابوالحسن سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص بچپن ہی میں یہ عہد کرلے کہ وہ ہر شب سورۂ قل اعوذ بربّ الفلق اور قل اعوذ بربّ النّاس کو تین تین مرتبہ پڑھے گا اور سورۂ قل ھو اللہ احد کو سو مرتبہ پڑھے گا اور اگر سو بار پڑھنا مشکل ہو تو پچاس بار ضرور پڑھے تو اللہ ایسے پڑھنے والے سے ہر درد اور بچّوں کو لاحق ہونے والی تمام بیماریوں پیاس لگنے کی بیماری اور معدے کی خرابی کو اس سے دور کردے گا اور اگر یہ معاہدہ باقی رہا تو دورانِ خون بڑھاپے تک جاری وساری رہے گا اور اگر وہ اس بات کا خود سے معاہدہ کرے یا اس سے عہد لیا گیا ہو تو جب تک اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی روح قبض نہ کرے وہ ہر طرح محفوظ رہے گا۔

یعقوب بن یقطین سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عبد صالح علیہ السّلام (یعنی امام کاظم علیہ السّلام) سے وتر میں قراءت کے بارے میں سوال کیا اور میں نے کہا کہ کچھ نے روایت کی ہے کہ تین مرتبہ سورۂ قل ھو اللہ احد پڑھا جائے اور کچھ نے کہا ہے کہ پہلی دو رکعتوں (نماز شفع) میں معوّذتین اور تیسری (نماز وتر) میں قل ھو اللہ احد پڑھے تو امام علیہ السّلام نے فرمایا، تم معوّذتین اور سورۂ قل ھو اللہ دونوں پر عمل کرو۔

ابن بابویہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، محمد بن احمد سے، محمد بن حسان سے، اسماعیل بن مہران سے، حسن سے حسین بن ابی العلاء سے ابوعبیدہ سے کفش ساز سے اور امام باقر علیہ السّلام سے امام عالی مقام نے فرمایا، جو شخص وتر میں معوّذتین اور قل ھو اللہ احد پڑھے گا تو اس سے کہا جائے گا اے عبداللہ بشارت ہو اللہ نے تمھاری نماز وتر قبول کرلی۔

احمد بن زیاد نے فضالہ سے انھوں نے اسماعیل بن ابی زیاد سے انھوں نے امام صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے امام علیہ السّلام نے فرمایا کہ رسول اللہ جب کسل مند ہوتے تھے یا انھیں نظر لگتی تھی یا دردسر ہوتا تھا تو اپنا ہاتھ پھیلاتے اور فاتحۃ الکتاب (سورۃ الحمد) اور معوّذتین پڑھ کر اپنا ہاتھ اپنے چہرے پر پھیرتے اور اسی طرح جو بھی بیماری ہوتی وہ چلی جاتی۔

امام ابی الحسن رضا علیہ السّلام سے مروی ہے کہ آپ نے ایک مرگی کے مریض کو دیکھا تو

اس کے لیے ایک پیالہ پانی منگوایا پھر اس پانی پر سورۃ الحمد اور معوّذتین کو پڑھا اور پیالے پر پھونکا پھر حکم دیا کہ پانی اس کے سر اور چہرے پر ڈالا جائے تو اس کو افاقہ ہو گیا اور آپ نے اس سے فرمایا کہ یہ مرگی اب دوبارہ تمھیں نہیں ہوگی۔[1]

محمد بن جعفر بُرسی محمد بن یحییٰ ارمنی سے روایت کرتے ہیں وہ محمد بن سنان سے وہ مفضل سے وہ امام صادق علیہ السّلام سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السّلام نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السّلام نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُن سے کہا اے محمدؐ: آں حضرتؐ نے فرمایا، لبیک اے جبرئیل۔ جبرئیل نے کہا کہ فلاں یہودی نے آپ پر جادو کیا ہے اور فلاں شخص کے کنویں میں جادو کیا ہے، لہٰذا آپ اس کنویں کی جانب اپنے معتمد ترین اور جو آپ کی نظر میں زیادہ عظیم ہو اور آپ کا نظیر ہو تا کہ وہ آپ تک اس جادو کو لے آئے فرمایا، تو نبی اکرؐم نے علی ابن ابی طالب علیہ السّلام کو روانہ کیا اور فرمایا کہا اے علی آپ ازوان کے کنویں کی طرف جائیں کیوں کہ اس میں جادو ہے لبید بن اعصم یہودی نے مجھ پر جادو کیا ہے، لہٰذا تم اس جادو کو میرے پاس لے کر آؤ، لہٰذا میں رسولِ اکرؐم کے مقصد کی تکمیل کے لیے روانہ ہوا اور میں کنویں میں اتر گیا میں نے دیکھا کہ کنویں کا پانی جادو کی وجہ سے حنا کا پانی بن گیا ہے۔

میں نے جادو کی جلد از جلد تلاش شروع کر دی یہاں کہ میں پرانے کنویں کے نیچے کی تہہ تک پہنچ گیا لیکن سحر کو ڈھونڈنے میں کامیابی نہیں ہوا جو لوگ میرے ساتھ تھے انھوں نے کہا اس کنویں میں کچھ نہیں ہے اوپر چلتے ہیں میں نے جواب دیا خدا کی قسم نہ مجھے جھٹلایا گیا ہے اور نہ ہی یہ جھوٹ ہے اور میرے نفس کا رسول اللہ سے تعلّق تمھارے نفوس جیسا نہیں۔

پھر میں نے نہایت سکون کے ساتھ جادو کی تلاش شروع کر دی تو میں نے کنویں میں سے ایک ڈبیا نکالی اور وہ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمتِ اقدس میں لے کر حاضر ہوا نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ اس ڈبیا کو کھولو جب میں نے اسے کھولا تو ڈبیا میں کھجور کی ٹہنی کی جڑ تھی جس کے درمیان رسّی ڈالی گئی تھی جس میں گیارہ گرہیں لگی ہوئی تھیں اور

جبرئیل علیہ السّلام اُن دنوں معوّذتین لے کر نبی اکرؐم پر نازل ہوئے تھے تو نبی اکرؐم نے حضرت علیؑ سے ارشاد فرمایا، اے علی ان سورتوں کو رسّی پر پڑھیے امیرالمومنینؑ جب بھی ایک آیت پڑھتے گرہ کھل جاتی یہاں تک حضرت علی نے دونوں سورتیں مکمّل پڑھیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے نبی پر کیے گئے جادو کو ختم کر دیا اور انھیں عافیت عطا کر دی۔

روایت کی گئی ہے کہ جبرئیلؑ اور میکائیلؑ دونوں نبی اکرؐم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان میں سے ایک نبی اکرؐم کے دائیں جانب دوسرا بائیں طرف بیٹھا تو جبرئیلؑ نے میکائیلؑ سے کہا کہ آں حضرتؐ کی تکلیف کا باعث کیا ہے؟ تو میکائیلؑ نے جواب دیا کہ آں حضرتؐ پر سحر کیا گیا ہے جبرئیلؑ نے دریافت کیا کہ کس نے اِن پر جادو کیا ہے تو انھوں نے فرمایا کہ لبید بن اعصم یہودی نے آں حضرتؐ پر جادو کیا ہے پھر آخر تک اس حدیث کو بیان کیا۔[۱]

تفسیر درّ منشور میں حنظلہ سدوسی سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ میں نے عکرمہ سے دریافت کیا کہ میں لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتا ہوں تو میں قل اعوذ بربّ الفلق اور قل اعوذ بربّ النّاس پڑھتا ہوں تو انھوں نے جواب دیا تم ان دونوں سورتوں کو پڑھا کرو اس لیے کہ یہ دونوں قرآن مجید کی سورتیں ہیں۔

عقبہ بن عامر سے مروی ہے انھوں نے کہا میں نے رسول اکرؐم کی خدمت میں عرض کی کہ آپ مجھے سورۂ یوسف اور سورۂ ہود کی تعلیم دیجیے تو آں حضرتؐ نے فرمایا، اے عقبہ تم سورۂ قل اعوذ بربّ الفلق اور قل اعوذ بربّ النّاس کو پڑھا کرو اس لیے کہ اللہ کے نزدیک تمھیں ان سے زیادہ پسندیدہ اور بلیغ سورتیں نہیں ملیں گی۔

ابی حابس الجہنی سے مروی ہے کہ رسول اللّٰہ نے فرمایا، اے ابو حابس کیا میں تمھیں بتلا دوں سب سے افضل شے کہ تعویذ بنانے والے جس کی تعویذ بناتے ہیں انھوں نے کہا بے شک یا رسول اللہ تو آں حضرتؐ نے فرمایا، قل اعوذ بربّ الفلق اور قل اعوذ بربّ النّاس یہی دو سورتیں ہیں جن سے تعویذ بنائی جاتی ہے۔

---

(۱) طیب الائمہ ص ۱۱۳ تفسیر و مجمع البیان ج ۱۰ ص ۵۶۸ و درّ منشور ج ۶ ص ۴۱۷۔۴۱۸

ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ جنوں کی چشم بد اور انسانوں کی چشم بد سے پناہ طلب کیا کرتے تھے جب معوّذتین کا نزول ہوا تو آپ نے ان سورتوں کو لے لیا اور باقی چیزوں کو چھوڑ دیا۔

عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ ہر نماز کے بعد مُعّوذات پڑھا کرو۔

اور انھی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ نہ تو کسی سائل نے سوال کیا اور نہ کسی پناہ لینے والے نے ایسی پناہ طلب کی جیسی پناہ معوّذتین سے ملتی ہے۔

اور انھی سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا، اے عقبہ تم قل اعوذ بربّ الفلق اور قل اعوذ بربّ النّاس پڑھو اس لیے کہ تمھیں ان دونوں سورتوں سے زیادہ بلیغ سورتیں نہیں ملیں گی۔

امّ سلمہ سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قل اعوذ بربّ الفلق اور قل اعوذ بربّ النّاس پسندیدہ سورتوں میں سے ہیں۔

معاذ بن جبل سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ میں رسول اللہؐ کے ساتھ سفر کر رہا تھا کہ رسول اللہؐ نے صبح کی نماز پڑھی اور دونوں رکعات میں معوّذتین پڑھیں پھر فرمایا، اے معاذ کیا تم نے سنا میں نے کہا جی ہاں تو آں حضرتؐ نے فرمایا، انسانوں میں سے کسی نے ایسی سورتیں کہاں پڑھیں ہیں؟

جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے میرے شانے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ پڑھو میں نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہؐ میں کیا پڑھوں فرمایا، قل اعوذ بربّ الفلق پھر فرمایا، پڑھو میں نے دریافت کیا کیا پڑھوں؟ تو فرمایا، قل اعوذ بربّ النّاس تمھیں ہرگز اس جیسی سورت پڑھنے کو نہیں ملے گی۔

ثابت بن قیس سے مروی ہے کہ انھیں بیماری لاحق ہوگئی کہ جب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم تشریف لائے تو وہ مریض تھے آں حضرتؐ نے اسے معوّذات کی تعویذ دی اور پڑھ کر

اس پر پھونکا اور فرمایا، ''اے اللہ اے انسانوں کے رب تو ثابت بن قیس بن شماس سے تکلیف کو دور فرما دے'' پھر آپ نے اُن کی وادی سے مٹّی اٹھائی، یعنی ''بطحان'' سے اور اسے پانی میں ڈال کر اسے پلا دی۔

ابن عامر جہنی سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ میں ایک سفر میں نبی اکرمؐ کے ساتھ تھا جب طلوع فجر ہوئی تو آپ نے اذان دی اور اقامت کہی پھر مجھے داہنی طرف کھڑا کیا پھر معوّذتین پڑھی جب واپسی ہوئی تو آں حضرتؐ نے فرمایا، تم نے کیسا پایا؟ میں نے کہا میں نے بہترین پایا یا رسول اللہ تو آں حضرتؐ نے فرمایا کہ تم جب بھی سوؤ اور جب بھی اٹھو یہ سورتیں پڑھا کرو۔

قتادہ سے مروی ہے فرمایا کہ رسول اللّٰہ نے فرمایا، عقبہ بن عامر سے کہ اے عقبہ تم قل اعوذ بربّ الفلق اور قل اعوذ بربّ النّاس پڑھا کرو اس لیے کہ یہ دونوں سورتیں قرآن مجید میں اللّٰہ کو سب سے زیادہ پسندیدہ ہیں۔

عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ میں سفر کے دوران رسول اللّٰہ کی سواری کو ہانک رہا تھا تو آں حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عقبہ کیا تمھیں دو بہترین سورتیں پڑھا دوں جنھیں تم پڑھا کرو میں نے عرض کی بے شک یارسول اللّٰہ تو فرمایا، قل اعوذ بربّ الفلق اور قل اعوذ بربّ النّاس جب آں حضرتؐ سواری سے اترے تو آپ نے صبح کی نماز میں دونوں سورتیں پڑھیں پھر فرمایا، عقبہ تم نے ان سورتوں کو کیسا پایا۔

انس بن مالک سے مروی ہے کہ نبی اکرمؐ ایک خچّر پر سوار ہوئے جو چلنے سے کترا رہا تھا تو آں حضرتؐ نے اسے روک دیا اور ایک شخص کو حکم دیا کہ اس جانور پر قل اعوذ بربّ الفلق من شر ما خلق کی تلاوت کریں تو وہ خچّر پرسکون ہوگیا اور روانہ ہوگیا۔

ابوہریرہ سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ نجاشی بادشاہ نے رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلّم کو ایک خچّر بھیجا جو بھورے رنگ کا تھا اس خچّر میں سرکشی تھی تو آں حضرتؐ نے زبیر سے کہا کہ اس خچّر پر سوار ہو جاؤ اور اسے مطیع بناؤ زبیر کو ڈر لگ رہا تھا آں حضرتؐ نے اُن سے فرمایا، سوار ہو جاؤ اور قرآن پڑھو انھوں نے دریافت کیا کہ کیا پڑھوں تو فرمایا، قل اعوذ بربّ

الفلق پڑھو اس کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ میں نے اس جیسے سورے نہیں دیکھے۔

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو جب بھی کسی قسم کی بیماری لاحق ہوتی تو وہ معوّذتین اپنے اوپر پڑھ کر پھونک لیتے۔

ابن عمر سے مروی ہے کہ جب تم قل اعوذ بربّ الفلق پڑھو تو کہو اعوذ بربّ الفلق اور جب قل اعوذ بربّ النّاس پڑھو تو کہو اعوذ بربّ النّاس۔[۱]

(۱) الدّرمنثور ج ۶ ص ۴۱۶۔۴۱۷

کچھ متفرّق آیتوں کی خصوصیات

حمد اور دیگر کچھ آیات کی خصوصیات

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ عز شانہ نے فرمایا کہ فرض نمازوں کے بعد امّ الکتاب اور آیتِ شھد اللہ اور آیۃ الکرسی اور آیت الملک کی تلاوت کی جائے تو میں ہر روز ستّر بار اپنی چشم مکنُونہ سے اس کی طرف دیکھتا ہوں اور ہر نظر کرتے وقت ستّر حاجتیں پوری کردیتا ہوں اور باوجود معاصی کے میں اس کے عمل کو قبول کرلیتا ہوں۔

اور ان آیات کے بارے میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ جو اِن آیتوں کو واجب نمازوں کے بعد پڑھے گا تو اللہ اس شخص کو اپنے عرش پر ٹھہرائے گا اور اللہ ہر روز اس کی ستّر حاجتیں پوری کردے گا جن میں سب سے آسان مغفرت ہے اور اللہ پڑھنے والے کے دشمن کے خلاف اس کی مدد کرے گا اور اسے جنّت میں جانے سے کوئی شے رکاوٹ نہیں بن سکتی۔

حضرت علی علیہ السّلام سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ میں نے نبی اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص واجب نماز کے عقب میں آیت الکرسی پڑھے گا تو سوائے موت کے اسے جنّت میں جانے کے لیے کوئی رکاوٹ نہیں ہے اور اس کی پابندی وہی

کرے گا جو صدّیق (سچّا) اور عبادت گزار ہوگا۔

امام باقر علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ جو شخص ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھے گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ دنیا کی مصیبتوں میں سے ہزار مصیبتوں کو اس سے دور کردے گا جن میں سب سے آسان مصیبت فقر و فاقہ ہے اور آخرت کی آفتوں میں سے ہزار آفتوں کو اس سے دور کردے گا جن میں سب سے آسان عذابِ قبر ہے۔

آیت الکرسی کے بارے میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے کہ جو شخص ہر واجب نماز کے بعد اسے پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف بنظر رحمت دیکھے گا اور اس کے گناہوں کو معاف فرما دے گا اور دو فرشتوں کو حکم دے گا کہ اس کی نیکیاں لکھیں اور اس کی برائیوں کو مٹا دیں اور اللہ خود اس کی روح قبض فرمائے گا اور یہ شخص اس شخص کی طرح ہوگا جس نے انبیا کے ساتھ جہاد کیا ہو اور اللہ کی راہ میں شہادت پائی ہو۔

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے ہر واجب نماز کے آخر میں آیت الکرسی پڑھنا ہزار رکعت نماز نافلہ پڑھنے سے بہتر ہے۔

اور روایت کی گئی ہے کہ جو آیت شہادت پڑھے پھر کہے ''وَاَنَا علٰی ذٰلک من الشاھدین'' میں بھی اس پر گواہوں میں سے ہوں تو اللہ تعالیٰ ہر حرف کی تعداد کے مطابق فرشتے خلق فرما دے گا جو قیامت تک اس شخص کے لیے مغفرت طلب کرتے رہیں گے اور جو یہ آیت پڑھے گا تو اللہ اس شخص کے لیے جنّت کے دروازے کو کھول دے گا اور جہنّم کے دروازے کو بند کردے گا اور جو یہ آیت سوتے وقت پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ ستّر ہزار فرشتے خلق فرما دے گا جو قیامت تک اس کے لیے مغفرت طلب کریں گے اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص ان آیتوں کو مغرب کے بعد تین مرتبہ پڑھے گا تو دن کا جو ثواب اس سے جاتا رہا ہے اسے مل جائے گا اور اس کی نماز بھی قبول ہوگی۔

تیسرا باب
قرآن کریم سے علاج

فصلِ اوّل: دفع مضرت اور جلب منفعت کے لیے ان آیتوں پر اعتماد کیا جاتا ہے

سختی، خوف اور قرض کی ادائیگی کے لیے یہ عمل کیا جائے

ان چھ آیتوں اور ان کے جوابات کو ہر قسم کی تنگ دستی، مصیبت، پریشانی، خوف، قید و بند اور قرض کی ادائیگی کے لیے نماز کے بعد پڑھا جائے۔

۱۔ تنگ دستی اور مصیبت کو دور کرنے کے لیے

الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ (بقرہ)

اس کا جواب:

اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۣ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ (بقرہ)

۲۔ ایسے غم کو دور کرنے کے لیے جس میں مشقت ہو۔

اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ
اِيْمَانًا ۖ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴿١٧٣﴾ (آل عمران)

اس کا جواب:

فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ
اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ﴿١٧٤﴾ (آل عمران)

۳۔خوف اور ڈر کو دور کرنے کے لیے

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ
اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٧﴾ (الانبیاء)

اس کا جواب:

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ۗ وَكَذٰلِكَ نُـْجِى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾ (الانبیاء)

۴۔فکر وغم سے نجات پانے کے لیے

وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٨٣﴾ (الانبیاء)

اس کا جواب:

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ
رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿٨٤﴾ (الانبیاء)

۵۔قید خانے سے بچنے کے لیے

وَاُفَوِّضُ اَمْرِىْٓ اِلَى اللّٰهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿٤٤﴾ (غافر)

اس کا جواب:

فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ﴿٤٥﴾ (غافر)

۶۔قرض کی ادائیگی کے لیے

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا
لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۠ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ

يَعْلَمُوْنَ﴿۱۳۵﴾ (آل عمران)

اس کا جواب:

اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ﴿۱۳۶﴾ (آل عمران)

فکر وغم سے نجات کے لیے اس آیت کو صبح وشام پڑھے۔

وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ﴿۱۲﴾ (ابراھیم)

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے کہ مجھے تعجّب ہے کہ جو شخص چار چیزوں سے خوف زدہ ہوتا ہے وہ چار سے پناہ کیوں نہیں طلب کرتا۔

پہلی آیت: غم والم سے دوری کے لیے

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ (۸۷ الانبیاء)

دوسری آیت: ظالم کے خوف سے بچنے کے لیے

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ (۱۷۳ آل عمران ۳)

تیسری آیت: فریب کاری اور مکّاری کو دور کرنے کے لیے

وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ (۴۴ غافر)

چوتھی آیت: نظر بد کو دور کرنے کے لیے

اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا﴿۳۹﴾ فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ۔ (۴۰۔ الکہف)

طبرسی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب مجمع البیان میں تحریر فرمایا ہے جسے کسی معاملے میں پریشانی اور اضطراب ہو، اسے چاہیے کہ اللہ کے اس قول سے پناہ طلب کرے۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔ (۱۷۳ آل عمران ۳)

امام صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ چار آیتیں چار امور کے لیے ہیں۔

ایک آیت قتل اور شکست کے لیے ہے حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ (۱۷۳ آل عمران ۳)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴿۱۷۳﴾ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ۭ (آل عمران: ۱۷۳۔ ۱۷۴)

دوسری آیت حکومت اور سرداری کے لیے ہے ''وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ'' اور میں نے اپنے معاملے کو اللہ کے سپرد کردیا ہے ارشاد ربّ العزّت ہے فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْۗءُ الْعَذَابِ۔ (سورۂ غافر: ۴۴۔۴۵)

تیسری آیت جلنے اور ڈوبنے کے لیے ''مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ'' اس لیے کہ خداوند عالم فرماتا ہے وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (سورۂ کہف: ۳۹)

اور چوتھی آیت غم اور ھَم (رنج ومحن) کے لیے ''لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ڰ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ'' ارشاد باری ہے فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ۭ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾ (سورۂ انبیاء: ۸۸)

امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو بھی سورۂ انفطار (سورہ ۸۲) کسی بند کام کو کھولنے کے لیے ستّر مرتبہ پڑھے گا تو اس سے نجات مل جائے گی اور اگر قیدی یا قید خانے میں بند شخص پڑھے گا تو نجات پا جائے گا اور اگر آیت ''مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ'' (آیت ٦) کو کسی درندے یا شکاری پرندے کی کھال پر لکھ کر اپنے ساتھ رکھے گا تو آسمان سے اس کے لیے رزقِ کثیر کی بارش ہوگی اور وہ اپنے معاملات میں منفعت حاصل کرے گا۔ بشرطے کہ نماز کے وقت وہ اس آیت کو خود سے جدا نہ کرے۔

احتجاب اور شر کو دور کرنے کے لیے جو عمل کرنا چاہیے

یہ وہ آیتیں ہیں جن کے ذریعے نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اپنے دشمن کی نگاہوں سے پوشیدہ ہوجاتے تھے۔

وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ﴿۴۵﴾ (الاسراء: ۴۵)

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿۵۷﴾ (الکھف: ۵۷)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ (النحل: ۱۰۸)

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۳﴾ (الجاثیہ: ۲۳)

مفضل بن عمر ابو ابراہیم علیہا السّلام (یعنی امام موسٰی کاظم علیہ السّلام) سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، اے مفضل تم تمام انسانوں سے ''بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم'' اور ''قل ھو اللہ

احد'' کے ذریعے پوشیدہ ہوسکتے ہوتم اسے اپنے دائیں جانب اپنے بائیں جانب اپنے سامنے اپنے پیچھے اور اپنی نچلی طرف اور اپنے بالائی سمت اور جب تم کسی ظالم بادشاہ کے پاس جاؤ اور وہ جس وقت تمھاری طرف دیکھے تو تم اسے تین بار پڑھو اور اپنے بائیں ہاتھ سے اسے گرہ لگا دو اور وہاں سے نکلتے وقت تک اسے نہ کھولو۔ [1]

امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ اگر کوئی انسان کسی کو اذیت پہنچانے کا ارادہ کرے اور یہ شخص چاہتا ہو کہ اللہ اس شخص کے اور اس کے درمیان پردہ ڈل دے تو اسے دیکھتے ہی پڑھے۔ اَعُوذُ بحول الیه وقوۃ من حولِ خلقه وقوّتھم واعوذ برب الفلق من شرّ ما خلق پھر وہ کہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے فرمایا، فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ حَسۡبِیَ اللّٰهُ ۖۗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَهُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِيۡمِ ﴿۱۲۹﴾ (سورۂ توبہ: ۱۲۹) تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس شخص سے ہر فریبی کے فریب اور ہر مکّار کے مکر اور حاسد کے حسد کو پھیر دے گا اور یہ ضروری ہے کہ ان کلمات کو اس کے سامنے کہے اللہ اپنی قوّت وطاقت سے اس کے لیے ہوگا۔ [2]

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے جب تک کسی ایسی جگہ داخل ہونا چاہو جہاں جاتے ہوئے خوف محسوس ہوتا ہو تو یہ آیت رَّبِّ اَدۡخِلۡنِىۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّاَخۡرِجۡنِىۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّاجۡعَلۡ لِّىۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ سُلۡطٰنًا نَّصِيۡرًا ﴿۸۰﴾ (اسراء ۱۷: ۸۰) پڑھو اور جب اسے دیکھو جس سے ڈر محسوس ہو رہا تھا تو اس وقت آیت الکرسی پڑھو۔

امام صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے حضرت علی سے کہا کہ اے علی تم جلنے سے محفوظ رہو گے اگر یہ کہو ''سبحانك ربّی لا اله الّا انت علیك توکّلت وانت ربّ العرش العظیم '' اے علی وسوسے سے محفوظ رہنے کے لیے اس آیت کو پڑھا کرو وَاِذَا قَرَاۡتَ الۡقُرۡاٰنَ جَعَلۡنَا بَيۡنَكَ وَبَيۡنَ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسۡتُوۡرًا ﴿۴۵﴾ وَّجَعَلۡنَا عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ اَكِنَّةً اَنۡ يَّفۡقَهُوۡهُ وَفِىۡۤ اٰذَانِهِمۡ وَقۡرًا ؕ وَاِذَا

(۱) مجربات الامامیہ ص ۲۷۶ (۲) مجربات الامامیہ ص ۲۷۳

ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾ (اسراء:۴۵-۴۶)

اے علی اگر اس کو پڑھو گے تو ہر خوف والی شے سے محفوظ رہو گے ''مَاشَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاْءُ لَمْ يَكُنْ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

اور یہ قرآنی آیت ظالموں کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے بہت مجرّب ہے ''كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۱﴾'' (المجادلہ ۵۸: ۲۱) اسے ظالم کے سامنے اس وقت پڑھو جب وہ متوجّہ نہ ہو اور اسی طرح اللہ کا یہ قول ''صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷۱﴾'' (بقرہ ۲: ۱۷۱) پڑھتے رہو اور دشمنوں کی نگاہوں سے مخفی رہنے کے لیے یہ پڑھو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۳﴾ (الجاثیہ:۲۳)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ (النحل:۱۰۸)

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿۵۷﴾ (کہف:۵۷)

اور اسی طرح آیت الکرسی کا پڑھنا بھی مجرّب ہے۔

اور اگر کوئی شخص ایسے آدمی کے پاس جائے جس کے شر سے اسے خوف محسوس ہوتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ پڑھے ''كٓهٰيٰعٓصٓ'' اور ''حٰمٓ عٓسٓقٓ'' اور ان دونوں کلمات کے حروف کی تعداد دس ہے ہر حرف کے لیے ایک انگلی مخصوص کرے اور آغاز دائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے کرے اور بائیں ہاتھ کے انگوٹھے پر ختم کرے اور جب یہ پڑھ چکے تو تمام انگلیوں کو باہم ملا لے اور دل ہی دل میں سورۂ ''فیل'' پڑھے اور جب اللہ کے قول ''تَرْمِيهِم'' پر پہنچے تو دس

مرتبہ اس کی تکرار کرے اور ہر مرتبہ بند انگلیوں کو ایک ایک کر کے کھولتا چلا جائے اگر وہ ایسا کرے گا تو اس انسان کے شر سے محفوظ رہے گا اور یہ عمل عجیب اور مجرّب ہے۔[۱]

کافی ہونے کے لیے جو عمل کیا جائے

امام کاظم علیہ السّلام نے فرمایا، ہے جو مشرق سے لے کر مغرب تک ایک آیتِ قرآنی پر کفایت کرنا چاہتا ہے تو اگر اسے یقین ہوگا تو ایک آیت ہی اس کے لیے کافی ہوگی اور یہ بات بہت مشہور ہے کہ قرآن سے جو شخص چاہے جو چیز چاہے اور جس غرض سے چاہے وہ لے سکتا ہے۔

(۱) حیوۃ الحیوان ج ۲ ص ۱۸۷ باب الفیل

اپنے بچاؤ اور حفاظت کے لیے جو عمل کیا جائے

علامہ نراقی اپنی کتاب الخزائن میں فرماتے ہیں کہ چھ آیتیں جو آیاتِ وقایہ (بچنے کی تدبیر) ہیں ان میں سے ہر آیت میں دس ''قاف'' آتے ہیں۔

پہلی آیت سورہ بقرہ آیت ۲۴۶: اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ قَالَ هَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ؕ قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِیَارِنَا وَاَبْنَآىِٕنَا ؕ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۴۶﴾

دوسری آیت سورۂ آل عمران آیت ۱۸۱: لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِیْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِیَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِیَآءَ بِغَیْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ ﴿۱۸۱﴾

تیسری آیت سورۂ نساء آیت ۷۷: اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ قِیْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَیْدِیَكُمْ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ یَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْیَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْیَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَیْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِیْبٍ ؕ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَیْرٌ

لِّمَنِ اتَّقٰیۘ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا ﴿۷۷﴾

چوتھی آیت سورۂ مائدہ ۲۷: وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ ابْنَیْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ یُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ؕ قَالَ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۲۷﴾

پانچویں آیت سورۂ رعد آیت ۱۶: قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءَ لَا یَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ ۙ اَمْ هَلْ تَسْتَوِی الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَیْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۱۶﴾

چھٹی آیت سورۂ مزمل آیت ۲۰: اِنَّ رَبَّكَ یَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰی مِنْ ثُلُثَیِ الَّیْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآىِٕفَةٌ مِّنَ الَّذِیْنَ مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ یُقَدِّرُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَیْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَیَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰی ۙ وَاٰخَرُوْنَ یَضْرِبُوْنَ فِی الْاَرْضِ یَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۖؗ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَیْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۰﴾

اور کچھ کتابوں میں ان آیات کی تشریح کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ جب بھی حرف ''قاف'' آئے پڑھنے والا وہاں پر غور کرے اور وہاں سے اپنے ہاتھ کی کسی انگلی کو اس پر رکھ کر اس آیت کے آخری حصّے تک لے جائے۔ پھر دوسری آیت شروع کرے اور ہر ''قاف'' پڑھتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک ایک کرکے کھولتا جائے جس ترتیب سے مٹّھی بند کی تھی۔ جب تمام آیتیں مکمّل ہوجائیں تو پچاس مرتبہ یَابَاقِی کہو اور پانچ بار یاقوّی کہہ کر چھ سمتوں (آگے، پیچھے، دائیں، بائیں اور اوپر نیچے) کی جانب پھونک دے

اور یہ عمل صبح کے وقت انجام دے تو اس روز کے شر سے محفوظ رہے گا۔

اور رسالہ الدّفع والرّفع میں ان آیتوں کے پڑھنے کا دوسرا طریقہ بتلایا گیا ہے کہ وہ چھنگلی انگلی سے مٹّھی بند کرنے کا آغاز کرے اور جب آیت مکمّل ہوجائے تو انگلی کھول دے اور پانچ مرتبہ ''یَاقَوِیُّ'' کہے اور پانچ مرتبہ ''یابَاقِی'' اور پانچ مرتبہ ''یَارَازِقُ'' کہے پھر دوسری آیت پڑھنا شروع کرے اور اسی طرح تمام آیات کے ساتھ ایسا ہی کرے۔

ظالم کی ہلاکت کے لیے جو عمل کیا جائے

ہزار مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے اور ہزار مرتبہ الحمدللہ پڑھے اور لا الہ الّا اللہ ومحمد رسولُ اللہ ہزار مرتبہ پڑھے اور نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ و سلّم اور ان کی آل پر ہزار بار درود بھیجے اور ہر ہزار مرتبہ پڑھنے کے بعد ظالم پر لعنت بھیجے یقیناً ظالم ہلاک ہوجائے گا یا تنہا رہ جائے گا یا کسی مصیبت میں مبتلا ہوجائے گا اور اگر پابندی کے ساتھ اس آیت کو پڑھتا رہا تو رزق میں آسانی اور باطن کو جلا میسّر آئے گی۔[۱]

---

(۱) منتخب الختوم ص ۱۶۹

دشمن کی زبان بند کرنے کے لیے کیا کرنا چاہیے

حاجات کی تکمیل، دشمنوں کی ہلاکت، خوف کو دور کرنے اور دشمنوں کی زباں بندی کے لیے تمھیں چاہیے کہ آیت اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ۝۹ (حجر۱۵: ۹) ایک ہزار ایک مرتبہ پڑھو اور یہ مجرّب ہے۔

اور اسی طرح قرض کی ادائیگی اور تکمیلِ حاجات، قید سے چھٹکارے، دشمنوں کو دور کرنے اور غم سے نجات پانے کے لیے اس آیت کو ۷۰ ہزار مرتبہ پڑھے لازم ہے کہ اس کی تکرار کرتا رہے اور ہر پانچویں روز اس کی تعداد ایک ہزار سے کم نہ ہو اور اگر اس سے زیادہ پڑھے تو بہتر ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کا قول اِنۡ تُبۡدُوۡا خَیۡرًا اَوۡ تُخۡفُوۡہُ اَوۡ تَعۡفُوۡا عَنۡ سُوۡٓءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَفُوًّا قَدِیۡرًا۝۱۴۹ (النّساء۴: ۱۴۹) اور یہ آیت زبان بندی کے لیے مشہور ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ کاغذ پر اس شخص کی تصویر بنائی جائے اور اس کا نام اور اس کی ماں کا نام لکھ کر اندھے چوہے کے منہ میں رکھ دیا جائے اور اس کے منہ کو سی دیا جائے اور اسے آزاد چھوڑ دیا جائے تو وہ شخص بات کرنے پر قدرت نہیں رکھے گا۔

اور اللہ تعالیٰ کا قول قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِیۡنَ یَخَافُوۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمَا ادۡخُلُوۡا عَلَیۡہِمُ الۡبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلۡتُمُوۡہُ فَاِنَّکُمۡ غٰلِبُوۡنَ ۬ۚ وَعَلَی اللّٰہِ فَتَوَکَّلُوۡۤا اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ۝۲۳ (مائدہ۵: ۲۳)

اور یہ آیت زبان بندی کے لیے مجرّب ہے طریقہ یہ ہے کہ ہرن کی کھال پر گلاب اور زعفران کے پانی سے مطلوبہ شخص کا نام اور اس کی ماں کا نام لکھ کر کوئی بھی شخص اسے لے کر حکام اور ظالم شخص کے پاس جائے گا تو ان لوگوں سے اس شخص کو کسی قسم کی اذیت یا پریشانی نہیں ہوگی۔ واللہ اعلم

شیاطین سے محفوظ رہنے کے لیے کیا کرنا چاہیے

اللہ تعالیٰ کا قول اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۵۴﴾ (اعراف: ۵۴) اس آیت کے پڑھنے سے شیاطین سے حفاظت ہوتی ہے۔

(التحفۃ الرضویہ ص ۱۳۷)

نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے مروی ہے کہ آیت سخرہ پڑھی جائے جو یہ ہے اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۵۴﴾ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۵۵﴾ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾

اور بعض روایات میں ہے کہ اسے تبارک اللہ رب العالمین تک پڑھا جائے۔

امام جعفر صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ تم اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھو اور اونچی آواز سے پڑھو اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ (آل عمران ۳: ۸۳)

وسوسۂ شیطانی کے لیے یہ عمل کیا جائے

اللہ تعالیٰ کا قول اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ...... سے هُوَالْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ تک ہر نماز کے بعد پڑھے پڑھنے والا شیطانی وسوسوں اس کے مکر وفریب سے محفوظ رہے گا اسے فقر و فاقے سے نجات ملے گی اور اسے ایسی جگہ سے رزق دیا جائے گا جو اس کے خواب و خیال میں بھی نہ ہو۔ اور جو یہ آیت ہر روز صبح کے وقت گھر سے باہر جاتے ہوئے اور شام کے وقت سونے سے پہلے پڑھے گا تو فقر سے نجات ملے گی اور اس کے تمام غم و الم دور ہوجائیں گے اور سوتے وقت ڈراونے خواب سے محفوظ رہے گا اور اللہ تعالیٰ اسے صحت وسلامتی کے ساتھ رکھے گا۔

دل کے وسوسوں کو دور کرنے کا عمل

ایسا شخص کہے فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اور معوّذتین، یعنی سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھے۔

امیرالمومنین علیہ السّلام نے فرمایا کہ جب بھی شیطان تم میں سے کسی کے دل میں برے برے خیالات ڈالے تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ کی پناہ میں آجائے اور اپنی زبان اور دل سے کہے اٰمنتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ مُخْلِصًا لَهُ الدِّيْنَ۔

جادو سے محفوظ رہنے کا عمل

جو شخص درج ذیل آیات کو ہر روز پڑھے گا یا اپنے ساتھ رکھے گا تو ان شاءاللہ تعالیٰ اس شخص پر جادو اثر نہیں کرے گا اور وہ آیتیں یہ ہیں:

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ۝۸۰ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝۸۱ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝۸۲ (یونس:۸۱)

وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ۝۲۳ (فرقان:۲۳)

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَزَاهِقٌ ۭ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا

تَصِفُوْنَ۝۱۸ (انبیاء:۱۸)

وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ۭ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ۭ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى۝۶۹ فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى۝۷۰ (طٰہٰ:۶۹)

اور اسی طرح ایک پتلی کھال پر لکھ کر آویزاں کرے (اپنے گلے میں لٹکائے) قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ۝۸۱ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ۝۸۲ (یونس:۸۱)

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِىَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ۝۱۱۷ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۝۱۱۸ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ۝۱۱۹ (اعراف:۱۱۹)

اسی طرح زبان سے سات مرتبہ گفتگو کے انداز میں کہے سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا ۚ بِاٰيٰتِنَآ ۚ اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ۝۳۵ (قصص:۳۵)

جادو باطل کرنے کے لیے

امام جعفر صادق علیہ السّلام سے مروی ہے کہ آپ سے مُعَوَّذتین (قل اعوذ بربّ الفلق اور قل اعوذ بربّ النّاس) کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو آپ نے فرمایا کہ لبید بن اعصم یہودی نے رسول اللّٰہ پر جادو کر دیا تو اس وقت حضرت جبرئیل علیہ السّلام معوّذتین کی سورتیں لے کر آئے آں حضرت صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے حضرت علی علیہ السّلام کو بلایا تو آپ نے انھیں ایک ڈوری دی جس میں بارہ گرہیں لگی ہوئی تھیں آں حضرتؐ نے فرمایا، اے علی تم ''ذروان'' کے کنویں پر جاؤ اور پرانے کنویں میں اتر جاؤ اور آیت پڑھ کر ایک ایک گرہ کھولتے جاؤ۔ حضرت علیؑ کنویں میں اترے اور پرانے کنویں سے ''جادو کی چیز'' برآمد کر لی تو اس طرح رسول اللّٰہؐ سے جادو کے اثرات دور ہو گئے۔[1]

(۱) مکارم الاخلاق ص ۴۰۲۔۴۰۱

جو شخص ہر روز ان آیتوں کو پابندی سے پڑھے یا انھیں اپنے ساتھ رکھے تو جادو ہرگز اس پر اثر انداز نہیں ہوگا۔

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى اَلْقُوْا مَاۤ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ۝۸۰ فَلَمَّاۤ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ۝۸۱ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ۝۸۲ (یونس: ۸۱) وَقَدِمْنَاۤ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا۝۲۳ (الفرقان: ۲۳) بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ؕ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ۝۱۸ (انبیاء: ۱۸) وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ؕ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ؕ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى۝۶۹ فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى۝۷۰ (طٰہٰ: ۶۹-۷۰)

ابطالِ سحر کے لیے یہ دعا پڑھو

اَللّٰهُمَّ رَبَّ مُوْسٰى وَخَاصَّهٗ بِكَلَامِهٖ، وَهَازِمَ مَنْ كَادَهٗ بِسِحْرِهٖ بِعَصَاهُ وَمُعِيْدَهَا بَعْدَ الْعُوْدِ ثُعْبَانًا وَمُلْقِفَهَا اِفْكَ اَهْلِ الْاِفْكِ، وُمُفْسِدَ عَمَلِ السَّاحِرِيْنَ وَمُبْطِلَ كَيْدِ اَهْلِ الْفَسَادِ، مَنْ كَادَنِيْ بِسِحْرٍ اَوْبِضُرٍّ عَامِدًا كَانَ اَوْغَيْرَ عَامِدٍ، اَعْلَمُهٗ اَوْلَاۤ اَعْلَمُهٗ اَخَافُهٗ اَوْلَا اَخَافُهٗ فَاقْطَعْ مِنْ اَسْبَابِ السَّمَاوَاتِ عَمَلَهٗ عَنِّيْ حَتّٰى تُرْجِعَهٗ عَنِّيْ غَيْرَ نَافِذٍ اِلَيَّ وَلَا ضَارٍّ لِيْ مِنْهُمْ مُدَافِعًا اَحْسَنَ مُدَافَعَةٍ وَاَتِمَّهَا يَا كَرِيْمُ وَاكْفِنِيْ بِقُدْرَتِكَ مَا اَخَافُ وَاَجْمَعُ۔

(ضیاء الصالحین ص ۲۷۴)

جادو کو باطل کرنے کے لیے ان آیات کو پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ۝۱ (تکویر: ۱) وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ۝۱۱ وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ۝۱۲ وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ۝۱۳ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّاۤ اَحْضَرَتْ۝۱۴ (تکویر: ۱۱ تا ۱۴) سحر ختم ہونے کے بعد پڑھے وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا

هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحۡمَةٌ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۙ وَلَا يَزِيۡدُ الظّٰلِمِيۡنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾ (اسراء: ۸۲)

نظر بد سے حفاظت کے لیے

یہ آیتیں نظر بد سے محفوظ رہنے کے لیے نہایت مجرّب ہیں انھیں لکھ کر اپنے پاس رکھے۔

اِنَّ فِيۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ الَّيۡلِ وَالنَّهَارِ وَالۡفُلۡكِ الَّتِيۡ تَجۡرِيۡ فِي الۡبَحۡرِ بِمَا يَنۡفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنۡ مَّآءٍ فَاَحۡيَا بِهِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا وَبَثَّ فِيۡهَا مِنۡ كُلِّ دَآبَّةٍ ۪ وَّتَصۡرِيۡفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الۡمُسَخَّرِ بَيۡنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۶۴﴾ (بقرہ: ۱۶۴)

فَارۡجِعِ الۡبَصَرَ ۙ هَلۡ تَرٰى مِنۡ فُطُوۡرٍ ﴿۳﴾ ثُمَّ ارۡجِعِ الۡبَصَرَ كَرَّتَيۡنِ يَنۡقَلِبۡ اِلَيۡكَ الۡبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيۡرٌ ﴿۴﴾ (ملک: ۳-۴)

وَاِنۡ يَّكَادُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَيُزۡلِقُوۡنَكَ بِاَبۡصَارِهِمۡ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكۡرَ وَيَقُوۡلُوۡنَ اِنَّهٗ لَمَجۡنُوۡنٌ ﴿۵۱﴾ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۵۲﴾ (القلم۔ ۵۱-۵۲)

(بحار الانوار ص ۱۳۳ ج ۸۹)

معمر بن خلاد روایت کرتے ہیں کہ میں امام رضا علیہ السّلام کے خراسان میں ان کے نفقات (اخراجات) پر تھا مولا نے مجھے حکم دیا کہ میں غالیہ (مجموعۂ عطر) خریدوں جب میں نے عطر خرید لیا تو وہ بہت خوش ہوئے اور اسے دیکھا اور مجھ سے مخاطب ہو کر کہا اے معمر نظر بد ہوتی ہے، لہٰذا ایک رقعے پر سورۂ حمد اور سورۂ اخلاص (قل ھو اللہ احد) معوّذتین اور آیت الکرسی لکھو اور اسے شیشی کے غلاف میں رکھ دو۔ (مجرّبات الامامیہ ص ۱۹۷)

امور میں آسانی کا عمل

سید جلیل سید علی خان شیزاری رضوان اللہ علیہ نے اپنی کتاب الکلم الطیب میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم وہ ہے جو لفظ ''اللّٰہ'' سے شروع ہوتا ہے اور لفظ ''ھو'' پر ختم ہوتا ہے اور ان میں سے کسی حرف پر نقطہ نہیں ہے اور اس کی قرأت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی خواہ حروف پر

اعراب ہوں یا نہ ہوں اور ہم اس بارے میں قرآن کریم کی پانچ آیتوں کو جاننے میں کام یاب ہوئے ہیں اور یہ قرآن مجید کی پانچ سوروں سورۂ بقرہ، سورۂ آل عمران، سورۂ نساء، سورۂ طٰہٰ اور سورۂ تغابن میں ہیں۔ شیخ مغربی نے کہا کہ جو بھی ان پانچوں آیتوں کا ورد کرے اور ہر روز گیارہ مرتبہ انھیں دہرائے تو اس کے تمام اہم اور مشکل کام مکمّل یا جزوی طور پر جلد ہی آسانی سے حل ہوجائیں گے ان شاءاللہ تعالیٰ۔

اور وہ آیتیں یہ ہیں:

۱۔ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ...... آیت الکرسی کے آخر وَهُوَالۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمُ تک (البقرہ: ۲۵۵)

۲۔ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ؕ﴿۲﴾ نَزَّلَ عَلَیۡكَ الۡكِتٰبَ بِالۡحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیۡهِ وَاَنۡزَلَ التَّوۡرٰىةَ وَالۡاِنۡجِیۡلَ ۙ﴿۳﴾ مِنۡ قَبۡلُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَاَنۡزَلَ الۡفُرۡقَانَ ؕ (آل عمران: ۲۔۳)

۳۔ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَیَجۡمَعَنَّكُمۡ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَةِ لَا رَیۡبَ فِیۡهِ ؕ وَمَنۡ اَصۡدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِیۡثًا ﴿۸۷﴾ (نساء: ۸۷)

۴۔ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی ﴿۸﴾ (طٰہٰ: ۸)

۵۔ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَعَلَی اللّٰهِ فَلۡیَتَوَكَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۳﴾ (تغابن: ۱۳)

معتبر کتابوں میں ایسا ہی موجود ہے اور مفاتیح الجنان موسّسہ اعلمی کی مطبوعہ ص ۱۵۴ پر بھی یہی لکھا ہے۔

جب بھی کوئی مشکل درپیش ہوتو یہ تجربہ کیا گیا ہے کہ اگر نمازِ صبح کے بعد کسی سے گفتگو کرنے سے قبل سورۂ یٰسٓ پڑھو پھر اس کے بعد دس مرتبہ یہ پڑھو بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم یَاقَدِیۡمُ یَادَائِمُ یَاحَیُّ یَاقَیُّوۡمُ، یَافَرۡدُ یَاوِتۡرُ یَاوَاحِدُ یَااَحَدُ یَاصَمَدُ یَامَنۡ لَمۡ یَلِدۡ وَلَمۡ یُوۡلَدۡ وَلَمۡ یَكُنۡ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ، وَصلّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجۡمَعِیۡنَ بِرَحۡمَتِكَ یَااَرۡحَمَ الرّٰحِمِیۡنَ۔

اور اللہ تعالیٰ کا قول وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۶﴾ (بقرہ:۱۸۶)

جو بھی کثرت کے ساتھ اس آیت کو پڑھے گا اور پابندی کے ساتھ اس کی تلاوت کرتا رہے گا تو بند دروازے کھل جائیں گے اور اس کے تمام بگڑے کام بن جائیں گے۔

تمام ضروریات کی تکمیل کے لیے

اگر کسی کو کوئی حاجت درپیش ہو تو قضاے حاجت کی نیّت سے سورۂ یٰسٓ پڑھے اور جب لفظ ''مبین'' (اور وہ سات مقامات پر ہے) پر پہنچے تو ہر مبین پر اپنی انگلی کو بند کرلے اور جب سورے کے آخر میں پہنچے تو تین مرتبہ یہ پڑھے: سُبْحَانَ الْمُفَرِّجِ عَنْ كُلِّ مَهْمُوْمٍ سُبْحَانَ الْمُنَفِّسِ عَنْ كُلِّ مَدْيُوْنٍ سُبْحَانَ مَنْ جَعَلَ خَزَائنه بَيْنَ الكَافِ وَالنُّوْنِ اور اس کے بعد یہ آیت پڑھے اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۸۲﴾ فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ يَا مُفَرِّجَ الْهَمِّ فَرِّجْ۔

اس کے بعد سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھے اور ہر مرتبہ اپنی بند انگلیوں میں سے ایک ایک کو کھولتا جائے۔ پھر دوبارہ سورۂ یٰسٓ اسی طرح پڑھے اور جب تیسری مرتبہ اسی طرح سورۂ یٰسٓ کو پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا کر دے گا۔ (مجرّبات امامیہ ص ۴۷-۳)

اسی طرح پڑھو اس شخص کے سامنے جس سے تمھاری ضرورت پوری ہونی ہے ۱۴ مرتبہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ؕ وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾ (یوسف:۶۸) اور یہ دعا مجرّبات میں سے ہے۔

(التحفۃ الرضویہ ص ۱۶۰)

اسی طرح تمام حاجتوں کے پورا ہونے کے لیے مقررہ ترتیب سے سورۂ فاتحہ کو پڑھے

اور پڑھنے کے دوران کسی سے بات نہ کرے اگر اس سورے کو مشرق کی طرف منہ کر کے پڑھے گا تو وہ اپنے لیے تقویٰ تمام نیکیوں اور آگ کو مسخر کر لے گا اور اگر مغرب کی طرف رُخ کر کے پڑھے گا تو اسے زہد و تقویٰ میسّر آ جائے گا اور اگر شمال کی طرف منہ کر کے پڑھے گا تو اس کی تمام حاجتیں پوری ہو جائیں گی اور اگر جنوب کی طرف متوجّہ ہو کر پڑھے گا تو دولت مند بن جائے گا۔ ترتیب اس طرح ہے:

ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
۷۰	۶۰	۵۰	۴۰	۳۰	۲۰	۱۰

نیز چار رکعت نماز جس وقت چاہے پڑھ سکتا ہے لیکن شب جمعہ افضل ہے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک مرتبہ اور آیت لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۚ﴿۸۷﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۸۸﴾ (انبیاء: ۸۷۔۸۸) سو مرتبہ پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک مرتبہ اور آیت اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۚ﴿۸۳﴾ (انبیاء: ۸۳) سو مرتبہ اور تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک مرتبہ اور آیت وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾ (غافر: ۴۴) سو مرتبہ اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک مرتبہ اور آیت نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ﴿۴۰﴾ (انفال: ۴۰) سو مرتبہ پھر سلام پڑھنے کے بعد سو مرتبہ پڑھے رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ﴿۱۰﴾ (قمر: ۱۰) قضاے حاجات کے لیے یہ نماز مجرّب ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کا قول قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ ۚ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ...... وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿۷۴﴾ (آل عمران ۷۳۔۷۴) اس آیت کو جمعرات کے دن مشتری یا زہرہ کی ساعت میں ہرن کی کھال پر لکھے لکھنے والے کے لیے طہارت کی شرط ہے اور اسے کپڑے کے ٹکڑے میں وہ لپیٹے جو سعید اور صاحبِ جاہ و منزلت ہو۔ جو بھی اس تعویذ کو اپنے ساتھ رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے اس کی پسند اور خوش نودی کے مطابق توفیق عطا کرے گا اور اگر اس تعویذ کو دکان کے دروازے پر لٹکا دیا جائے تو اس کے رزق میں اضافہ ہوگا اور برکت ہوگی اور بے شمار دروازے کھل

جائیں گے اور اگر بے کار شخص اسے اپنے ساتھ رکھے گا تو اسے کوئی نہ کوئی کام مل جائے گا اور کاموں کی آسانی اور سہولت کے لیے بھی اسے اپنے ساتھ رکھے۔ (تحفۃ الاسراء ص ۲۸۲)

نیز یہ کلمہ ''کھیعص'' ۹۷۵ مرتبہ پڑھے اور اگر ممکن ہو تو اس کے ساتھ ''حمعسق'' کا بھی اضافہ کردے اور یہ دونوں کلمات ایک ہی نشست میں ایک ہزار پچاس مرتبہ پڑھے وہ ان شاء اللہ یقیناً اپنی مراد کو پالے گا اور یہ تمام اہم امور کی تکمیل کے لیے ہے بالخصوص قید سے چھٹکارے کے لیے نماز مغرب وعشا کے بعد شب جمعہ میں ''اَمَّنۡ یُّجِیۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاہُ'' (نمل: ۶۲) ایک ہی نشست میں ۱۲ ہزار مرتبہ پڑھے اور اس دوران کسی سے ہم کلام نہ ہو اور بعض نسخوں میں یہ بھی ہے کہ ''وَیَکۡشِفُ السُّوۡٓءَ'' بھی اس کے ساتھ پڑھے۔ (منتخب الختوم ۱۹۲)

سفر میں محفوظ رہنے کا عمل

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو بھی کسی سواری پر سوار ہوتے وقت سورہ ''انا انزلناہ'' پڑھے گا تو وہ اس سواری سے سلامتی کے ساتھ اور با مغفرت اترے گا اور اس کا پڑھنے والا چوپائے پر لوہے سے زیادہ وزنی ہوجائے گا۔

امام محمد باقر علیہ السّلام نے فرمایا، اگر کوئی شے ''قَدَرۡ'' سے سبقت لے جاتی تو میں کہتا کہ وہ صرف ''انا انزلناہ'' کا پڑھنا ہے جب وہ سفر کرے یا اپنے گھر سے باہر نکلے ان شاءاللہ تعالیٰ وہ واپس آجائے گا۔

ڈوبنے اور جلنے سے محفوظ رہنے کا عمل

حضرت علی علیہ السّلام نے فرمایا کہ جسے ڈوبنے یا جلنے سے خطرہ ہو تو اسے چاہیے کہ یہ آیتیں پڑھے۔

پہلی آیت: اِنَّ وَلِیِّۦَ اللّٰهُ الَّذِیۡ نَزَّلَ الۡکِتٰبَ ۖ وَهُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیۡنَ ﴿۱۹۶﴾ (اعراف: ۱۹۶)

دوسری آیت: وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدۡرِهٖ ۖ وَالۡاَرۡضُ جَمِیۡعًا قَبۡضَتُهٗ یَوۡمَ

الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ (زمر: ۶۷)

سرکش جانور کو قابو میں رکھنے کا عمل

اس کے دائیں کان میں پڑھو وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝ (آل عمران: ۸۳) اور کہا گیا ہے کہ جب بھی کوئی چوپایہ مالک سے سرکشی کرے خواہ لگام نہ تھامنے دے یا سواری سے بھڑکتا ہو تو اس کے کان میں پڑھو اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝ (آل عمران ۸۳) اور یہ کہنا چاہیے اَللّٰهُمَّ سَخِّرْهَا وَبَارِكْ فِيْهَا بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ اور پڑھو ''انا انزلناہ''۔

مال کی حفاظت کے لیے

اسے لکھے اور اپنے ساتھ رکھو مال گم نہیں ہوگا يَا حَافِظًا لَا يَنْسٰى وَيَا مَنْ نِعَمُهٗ لَا تُحْصٰى، اَنْتَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ (حجر: ۹)

چور سے حفاظت کے لیے

روایت ہے کہ جسے چور کا ڈر ہو تو اسے چاہیے کہ دروازے کے قفل پر یہ پڑھے قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۝ (الاسراء: ۱۱۰۔۱۱۱)

چور کو معلوم کرنے کا عمل

تجربے کے دوران یہ پتا چلا ہے کہ اگر کسی کے بارے میں یہ شبہہ ہو کہ اس نے چوری کی ہے تو روٹی کے ایک ٹکڑے پر لکھو قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ (ہود: ۷۳) پھر وہ روٹی اس شخص کو

دے دو اگر وہ شخص روٹی نہ کھا سکے تو سمجھ لو کہ وہ چور ہے۔

اسی طرح اس آیتِ مبارکہ کو فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿۸۳﴾ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿۸۴﴾ (واقعہ: ۸۳۔۸۴) روٹی کے ایک ٹکڑے پر لکھو اور اسے دے دو جس نے چوری کی نیّت کی ہے جب یہ ٹکڑا اس شخص کے حلق تک پہنچے گا واضح ہو جائے گا کہ اس نے چوری کی نیّت کی تھی۔ (مجرّبات الامامیہ ص ۲۱۸)

گم شدہ اور مسروقہ شے اور مغرور اور غائب غلام کی واپسی کا عمل

علامہ مرزا حسن شیرازی (قدس سرہ) نے فرمایا، اور بیان کیا کہ انھوں نے گم شدہ شے کی واپسی کے لیے اس عمل کا تجربہ کیا ہے۔ تم ہاتھ میں چھری لے لو اور سورہ یٰسٓ پڑھو اور جب کلمۂ مبین تک پہنچو جو سات مقامات پر آیا ہے تو اسے پڑھتے ہی چھری کا کونہ زمین پر مارو اور یہ عمل جاری رکھو یہاں تک سورہ ختم ہو جائے اور بہتر ہے کہ یہ عمل تین مرتبہ انجام دو اگر پہلی مرتبہ میں گم شدہ شے برآمد نہ ہو اور چیز جس جگہ گم ہوئی وہیں پر یہ عمل کیا جائے۔

اور حدیث میں آیا ہے کہ سورۂ عبس کا ان مقاصد کے لیے پڑھنا سود مند ہوگا، یعنی گم شدہ شے کو پانے اور بھاگے ہوئے غلام کی واپسی کے لیے۔ (مجرّبات الامامیہ ص ۲۱۹)

اور امام علیہ السّلام سے بھاگے ہوئے غلام کی واپسی اور مسروقہ شے کی یافت کے لیے لکھو وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۴۸﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ (بقرہ: ۱۴۸۔۱۴۹) (طب الائمہ از شبّر ص ۲۷۲)

اور امیر المومنین حضرت علی علیہ السّلام سے مروی ہے کہ اگر کوئی شے پوشیدہ ہو جائے تو اس کے لیے یہ پڑھو اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ؕ وَمَنْ لَّمْ

يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ﴿۴۰﴾ (نور: ۴۰)

کفعمی نے کہا کہ میں نے کتاب لفظ الفوائد میں دیکھا ہے کہ غائب اور نمفر ور غلام کے لیے ایک نقش ہے جسے بروزِ پیر دائرے کی شکل میں لکھا جائے دائرے کے بیچ میں پہلے دائرے میں لکھا جائے وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰٓى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ (توبہ: ۱۱۸) اسی طرح اللہ فلاں بن فلاں پر زمین کو تنگ کردے گا یہاں تک کہ وہ اس جگہ واپس آ جائے گا جہاں سے نکل کر گیا تھا۔

پھر دوسرے دائرے میں لکھے اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿۸﴾ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۹﴾ (یٰسٓ: ۸۔۹)

پھر دائرے کے اندر لکھا جائے اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ﴿۸﴾ (الطارق: ۸) تین مرتبہ۔ اسی طرح فلاں بن فلاں اس جگہ واپس آ جائے گا جہاں سے گیا تھا پھر کاغذ کی پشت پر طول میں لکھے وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾ (شوریٰ: ۲۹) اور اگر اس کے پاس مطلوبہ شخص کی کوئی نشانی ہو تو بہتر اس شخص کا نام لکھ کر سوئی داخل کی جائے اور اس میں سوراخ کر کے اسے روشن دھاگے کے ذریعے لٹکا دیا جائے۔ (مصباح کفعمی ص ۲۴۱۔۲۴۰)

اور بھاگے ہوئے کو واپس لانے کے لیے اللہ تعالیٰ کا قول وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۬ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۴۸﴾ (بقرہ: ۱۴۸) اس آیت کو سَن (کتّان) کے پاکیزہ کپڑے کے ٹکڑے پر لکھے جو لباس کے کالر سے لیا گیا ہو اور اس پر چور یا بھاگنے والے کا نام لکھا جائے اور اس ٹکڑے کو گھر کے چہار دیوار پر کیل سے آویزاں کردیا جائے جہاں پر چور یا بھاگنے والے کو دیکھا گیا تھا جلد ہی اس پر قبضہ کرلیا جائے گا اور بھاگنے والا جلد ہی لوٹ آئے گا۔

بھگوڑے اور چوری شدہ مال کے لیے وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۬ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۴۸﴾ (بقرہ: ۱۴۸)

اس آیت کو سفید کتان کے کپڑے کے ایک ٹکڑے پر لکھا جائے جو مطلوبہ شخص کے کپڑے سے لیا جائے اور اس پر اس کا نام لکھ کر گھر کی دیوار پر کیل سے لگا دیا جائے جس جگہ سے اس نے راہِ فرار اختیار کی ہے یا وہاں چور کو دیکھا گیا ہے۔ اذنِ خداوندی سے واپس لوٹ آئے گا۔

کتاب درّ نظیم میں ہے کہ سورۂ توبہ کی اس آیت وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ﴿۴۶﴾ (توبہ: ۴۶) ایک گول کٹے ہوئے کپڑے کے ٹکڑے پر لکھا جائے جو مطلوبہ شخص کے کپڑوں سے لیا گیا ہو مہینے کے آغاز میں اور کپڑے کے گرد فلاں بن فلاں نام لکھے اور اسے ایسی جگہ دفن کیا جائے جہاں کوئی انسان نہ رہتا ہو اور کوئی دفن کرتے ہوئے نہ دیکھے اور کپڑے کو دفن کرتے وقت لوہے کی کیل کوٹ کر ڈال دی جائے۔

نیز یہ بھی وارد ہوا ہے کہ اگر تمھاری کوئی چیز چوری ہوگئی ہے تو تم روٹیوں پر درج ذیل آیت لکھو اور ایک ایک فرد کو دو کہ اس روٹی کو کھائے (ایسے اشخاص کو جن کے بارے میں شبہہ ہو) یہ روٹی کھانے والے کے حلق میں پھنس جائے گی اور وہ اسے نگل نہ سکے گا۔ آیت یہ ہے:

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا﴿۱﴾ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا﴿۲﴾

(دھر: ۱۔۲) (مصباح کفعمی ص ۲۴۱۔۲۴۰)

امام رضا علیہ السّلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر تمھاری کوئی چیز گم ہو جائے یا سرمایہ ہاتھ سے جاتا رہے تو کہو وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ سے لے کر اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ تک (انعام: ۵۹)

پھر اس کے بعد کہو اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَهْدِيْ مِنَ الضَّلالة وتُنْجِي مِنَ العَمٰى وَتَرُدُّ الضَّالَّة فصلّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْلِيْ وَردَّ ضالَّتِي وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلِّمْ۔

اختلافات دور کرنے کے لیے

اللہ تعالیٰ کا قول یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا۝۱۷۴ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَیُدْخِلُهُمْ فِیْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ وَّیَهْدِیْهِمْ اِلَیْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا۝۱۷۵ (نساء: ۱۷۴۔۱۷۵) جھگڑا ختم کرنے کے لیے اتوار کے دن روزہ رکھے اور چمڑے کے ٹکڑے پر یہ آیت لکھے اور اپنے ساتھ رکھے ان شاء اللہ وہ دشمن پر غالب آئے گا اور اسے اپنا مطیع بنالے گا اور اسی طرح وہ دشمن کے ساتھیوں اور اُن کی تصدیق کرنے والوں کو بھی زیرِنگیں کرلے گا۔ اسی طرح شخصِ مکبوس (جسے سوتے میں کوئی دباتا ہوا محسوس ہو) اگر اس آیت کو گلاب کے پانی اور زعفران سے لکھ کر اپنے عمامے کے نیچے رکھ لے گا اور پیشانی کے سامنے اسے کھولے گا اور کچھ کا یہ کہنا ہے کہ اس آیت کو پانی سے دھو کر پی لے۔

رزق کی وسعت کے لیے

اللہ تعالیٰ کا قول وَاِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ۝۵۵ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۝۵۶ وَظَلَّلْنَا عَلَیْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَیْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ (بقرہ: ۵۵ تا ۵۷)

جو بھی اس آیت کو چاندی کی انگوٹھی پر کندہ کرالے اور اسے اپنے ہاتھ میں پہن لے تو اُس پر رزق کے دروازے کھل جائیں گے اور دنیا اس کے سامنے آجائے گی اور وہ فقر و فاقے سے محفوظ رہے گا۔

اسی طرح سورۂ ماعون کا ختم کرے اگر وہ چاہتا ہے کہ فقر و فاقہ اس سے دور ہوجائے تو اسے چاہیے کہ ۴۱ مرتبہ اس سورے کو پڑھے اس کی اولاد کسی بھی شے کی محتاج نہ رہے گی اور اس سورے کا پڑھنے والا زندگی کے آخری دن تک اللہ کی حفاظت میں ہوگا۔

اور جوشخص سورۂ ''العادیات'' کو اکثر اوقات میں پڑھتا رہے گا تو اس کی جانب سے قرض کی ادائیگی کا سامان ہوجائے گا اور اگر اس سورے کو لکھ کر اپنے پاس رکھے گا تو خوف سے محفوظ رہے گا اس کے لیے اسباب مہیّا ہوجائیں گے اور اس کے رزق میں وسعت ہوگی اور اگر اس کو حضرت علی علیہ السّلام کے اسم مبارک کی تعداد کے مطابق، یعنی (۱۱۰) مرتبہ پڑھے گا تو اس کے رزق میں بے انتہا اضافہ ہوگا اس لیے یہ سورہ حضرت علی علیہ السّلام کی شان میں نازل ہوا ہے۔

اور جوشخص آیۂ مبارکہ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۱﴾ (یونس: ۳۱) ایک کاغذ پر لکھے گا اور اسے نیلے کپڑے میں لپیٹ کر اپنے دائیں بازو پر باندھے گا تو رزق کے اسباب اس کے لیے آسان ہوجائیں گے اور ان شاء اللہ اس کے لیے رزق کے بے شمار دروازے کھل جائیں گے۔

نیز جوشخص سورۂ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا (سورۂ فتح: ۴۸) ماہ رمضان کا چاند دیکھتے وقت ابتدائی تین شبوں میں تین مرتبہ پڑھے گا یا اسے لکھے گا اور اپنی جیب میں اسے حفاظت سے رکھ لے گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس سال کے لیے اس کے رزق کو وسیع کردے گا اور اسے چاہیے کہ ابواب رزق کے کھلنے اور اسباب کی آسانی کے لیے جب انسان پر معیشت کی تنگی ہو تو سب سے پہلے اللہ سے توبۂ نصوح کرے اور پوشیدہ طور سے صدقہ دے اور جب شب جمعہ کی نصف شب آجائے تو ایسی جگہ کا انتخاب کرے جہاں کوئی انسان نہ ہو اس وقت سو مرتبہ استغفر اللہ ربی واتوب الیہ پڑھے اور سو مرتبہ اللّٰھم صل علی محمد وآل محمد پڑھے پھر سورۂ طلاق کی یہ آیت وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا ؕ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ﴿۷﴾ (طلاق: ۷) پھر نبی اکرمؐ اور ان کی آل پر ۱۰۰ مرتبہ درود بھیجے پھر سو جائے تو اسے خواب میں نظر آئے گا کہ وہ اس تنگی سے کیسے نجات پائے گا اور اس کے لیے رزق کے دروازے کھل جائیں گے۔ (تحفۃ الاسرار ص ۴۰)

اسی طرح اللہ تعالیٰ کے قول اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ﴿۵۸﴾ (ذاریات:

۵۸) کو ہر روز نماز صبح کے بعد مسلسل چالیس روز تک ۲۷ مرتبہ پڑھے۔ اس کے بارے میں ہم سے بیان کیا عالم جلیل شیخ محمد رشتی نجفی نے اور انھوں نے بیان کیا کہ انھوں نے یہ عمل انجام دیا اور چالیس دن مکمّل ہونے سے پہلے ہی انھوں نے مالِ کثیر پالیا اور انھوں نے اپنے والد علامہ شیخ عبدالحسین رشتی کی زبانی یہ بیان کیا کہ انھوں نے بھی اس آیت کا تجربہ کیا تھا اور دوسروں کو بھی اس کی تعلیم دی تھی سب نے اس کی برکت سے استفادہ کیا۔

اور اسی طرح کہا گیا ہے کہ جو شخص سورۂ فاتحہ کو ہر مہینے کی پہلی شب میں ایک ہزار مرتبہ پڑھے اور آیت رَبَّنَآ اَنۡزِلۡ عَلَيۡنَا مَآىِٕدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوۡنُ لَنَا عِيۡدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنۡكَ‌ۚ وَارۡزُقۡنَا وَاَنۡتَ خَيۡرُ الرّٰزِقِيۡنَ ﴿۱۱۴﴾ (مائدہ: ۱۱۴) اور آیت وَمَنۡ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجۡعَلۡ لَّهٗ مَخۡرَجًا ﴿۲﴾ وَّيَرۡزُقۡهُ مِنۡ حَيۡثُ لَا يَحۡتَسِبُ‌ؕ وَمَنۡ يَّتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسۡبُهٗ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمۡرِهٖ‌ؕ قَدۡ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَىۡءٍ قَدۡرًا ﴿۳﴾ (طلاق: ۲۔ ۳) اکیس مرتبہ پڑھے اور يَارَازِقُ يَافَتَّاحُ يَاوَهَّابُ يَاغَنِيُّ يَامُغۡنِيُّ يَابَاسِطُ دس مرتبہ پڑھے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اسے وسعت اور برکت عطا کرے گا اور کہا گیا ہے کہ یہ عمل نہایت مجرّب ہے۔ (التحفۃ الرضویہ۔ ص۲۱)

اور رزق کے لیے بدھ کی شب نماز مغرب سے فوراً بعد یہ عمل شروع کرو وَمَنۡ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجۡعَلۡ لَّهٗ مَخۡرَجًا ﴿۲﴾ وَّيَرۡزُقۡهُ مِنۡ حَيۡثُ لَا يَحۡتَسِبُ‌ؕ وَمَنۡ يَّتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسۡبُهٗ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمۡرِهٖ‌ؕ قَدۡ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَىۡءٍ قَدۡرًا ﴿۳﴾ (طلاق: ۲۔ ۳) کو ۱۱۴ مرتبہ (ایک سو چودہ) پڑھے اس کے بعد چار مرتبہ سورۂ قدر پڑھے اور اس کے بعد چاروں سمت پھونک مارے دائیں طرف بائیں طرف اوپر اور نیچے اور اسی طرح اس عمل کو جمعرات اور جمعے کی شبوں میں بھی انجام دے اس کا تجربہ کئی بار کیا جا چکا ہے اگر حاجت پوری ہوجائے تو ٹھیک ہے، ورنہ دوسرے اور تیسرے ہفتے میں بھی اسی عمل کو جاری رکھے بہرحال حاجت پوری ہوجائے گی۔

اور اس عمل کو اس طرح بھی بیان کیا گیا ہے کہ جو شخص مغرب اور عشا کے درمیان اس

آیت **ومن یتق اللہ**...... (طلاق:۲۔۳) ۱۱۴ مرتبہ قرآن مجید کی سورتوں کی تعداد کے مطابق پڑھے گا اور اس کے بعد چار مرتبہ سورۂ ''قدر'' پڑھے اور پہلی مرتبہ پڑھنے کے بعد اوپر کی طرف پھونک مارے اور دوسری مرتبہ پڑھنے کے بعد داہنی طرف پھونک مارے اور تیسری مرتبہ پڑھنے کے بعد بائیں جانب پھونک مارے اور چوتھی مرتبہ پڑھنے کے بعد نیچے کی طرف پھونک مارے اور یہ عمل بدھ، جمعرات اور جمعے کی شبوں میں انجام دیا جائے تو اسی ہفتے اسے بقدرضرورت رزق مہیّا ہوجائے گا اور اس میں دیگر فوائد بھی موجود ہیں اور کئی بار اس کا تجربہ کیا جاچکا ہے اسی طرح عمل کی یہ صورت بھی بیان کی گئی ہے کہ بدھ، جمعرات اور جمعے کی شبوں میں مسلسل مغرب کی نماز کے بعد اور نوافل سے قبل سورۂ ''قدر'' چھ مرتبہ پڑھے اور سورہ ختم کر کے ہر مرتبہ چھ سمتوں میں اس ترتیب سے پھونک مارے اوپر نیچے، دائیں بائیں، آگے پیچھے پھر یہ آیت ''ومن یتق اللہ......'' ۱۱۴ مرتبہ پڑھے قرآن مجید کی سورتوں کے مطابق بقدر حاجت اسی ہفتے اس کا رزق مہیّا ہوجائے گا اور اس عمل کو آزمایا جاچکا ہے۔

اور اسی طرح آیت ''ومن یتق اللہ......'' ہر روز ۱۵۰ مرتبہ پڑھے اور چالیس روز تک یہ سلسلہ جاری رکھے اور جب چالیسواں روز ہو تو ۱۷۰ مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ غیب سے اسے وسیع رزق مہیّا کرے گا اور وسعتِ رزق اور مسائل کے حل کے لیے اس آیتِ مبارکہ **ومن یتق اللہ** سے **لکل شی قدرًا** (طلاق:۲۔۳) تک ہر منگل کو پڑھو اور تین مرتبہ پہلے اور تین مرتبہ بعد میں **اللّٰھم صل علٰی محمد وّاٰل محمد** پڑھو۔ (تحفہ رضویہ ص ۲۳۔۲۴)

ابوعمرو حذّاء سے مری ہے کہ میرے حالات خراب ہوگئے تو میں نے امام باقر علیہ السّلام کی خدمت میں خط لکھ کر دریافت کیا تو آپ نے جواب مرحمت فرمایا کہ ہمیشہ ''**اِنّا ارسلنا نوحًا الی قومہ**، ''یعنی سورۂ نوح پڑھو۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے مسلسل ایک سال تک اس سورے کو پڑھا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا میں نے دوبارہ امام کی خدمت میں عریضہ لکھ کر اپنی بدحالی کی اطلاع دی کہ میں نے سورۂ نوح کو ایک سال تک پڑھا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ راوی کہتا ہے کہ امام علیہ السّلام نے فرمایا، اب تم سورۂ انا انزلناہ پڑھا کر راوی کہتا ہے کہ میں نے اسے پڑھنا

شروع کیا ابھی کچھ ہی دن گزرے تھے کہ امامؑ نے ابوداؤد کو میرے پاس روانہ کیا اس نے میرا قرض ادا کردیا اور میرا اور میرے اہل وعیال کا وظیفہ شروع کردیا اور اس نے مجھے اپنی وکالت میں بصرہ باب کلاّء بھیج دیا اور ۵۰۰ درہم کا وظیفہ میرے لیے جاری کردیا۔ (الکافی ج۵۔ص ۳۱۴)

شیخ صدوق قدس سرّہ نے اپنی سند سے امام صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص بھی سورۂ ''الذاریات'' کو دن کے وقت یا رات کے وقت پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی معیشت کو سنوار دے گا اور اسے وسیع رزق عطا کرے گا اور اس کی قبر کو ایسے چراغ سے روشن کرے گا جو قیامت تک روشن رہے گا۔ (ثواب الاعمال ص ۱۴۵)

سید تبریزی نے اپنے مجموعے میں یہ بیان کیا ہے کہ اگر سورۂ ''الذاریات'' کو پابندی سے پڑھا جائے تو ہر روز ثروت میں اضافہ ہوگا جس طرح سورۂ ''طلاق'' سورۂ ''المزمل'' اور سورۂ ''الم نشرح'' کو ہر روز پڑھنا امر معاش اور مال کی وسعت کے لیے مجرّب ہے اور رزق ایسی جگہ سے آئے گا جو تمھارے وہم وگمان میں بھی نہ ہوگا اگر یہ سورتیں دن کے وقت نہ پڑھ سکے تو رات کے وقت انھیں پڑھ لے۔ (منتخب الختوم ص ۱۷۶)

اور شیخ مفید رحمۃ اللہ کے مجرّبات میں سے طلب رزق کے لیے آیت اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿۱۹﴾ (شوریٰ:۱۹) ہے جسے سات مرتبہ پڑھے اور اس کے بعد اَللّٰهُمَّ اَدِمْ نِعْمَتَكَ وَالْطُفْ بِنَا فِيها قَدَّرْتَهٗ عَلَيْنَا سات مرتبہ پڑھے

اور کہا گیا ہے کہ جو شخص رجب کے مہینے میں ہر روز بارہ مرتبہ اس آیت اللّٰہ لطیف کو پڑھے گا، تو یقیناً وہ صاحبِ ثروت ہوجائے گا معتبر افراد نے اس کا تجربہ کیا ہے اور ثروت مندی نے ان کے قدم چومے ہیں۔

اور رزق کی وسعت کے لیے تم ہر روز نماز صبح کے بعد چالیس روز تک باطہارت خلوت میں اس آیت ''اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿۱۹﴾'' (شوریٰ: ۱۹) کو ایک ہزار ایک مرتبہ پڑھو اور درمیان میں کسی سے بات نہ کرو لیکن شرط یہ ہے کہ یہ عمل ایک وقت میں نجام پائے اور ہر روز ایک ہی وقت ہو۔ (التحفۃ الرضویہ۔ص ۲۸)

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ ہر شے کے لیے دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورۂ ''یٰسٓ'' ہے، لہٰذا جو بھی دن کے وقت شام ہونے سے قبل ''یٰسٓ'' پڑھے گا تو وہ دن کے وقت شام تک محفوظ لوگوں میں رزق یافتہ لوگوں میں سے ہوگا اور جو شخص اس سورت کو رات کے وقت سونے سے قبل پڑھے گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے لیے ایک ہزار فرشتوں کو مقرر فرمادے گا جو ہر شیطانِ مردود اور ہر آفت سے اسے بچائیں گے۔ (مجمع البیان العلوم القرآن)

سید تبریزی کے مجموعے میں ہے کہ تم جمعے کے دن سے شروع کرو اور ہر روز تین مرتبہ سورہ یٰسٓ کو جمعرات تک پڑھو اس طرح مجموعی طور پر اکیس مرتبہ یٰسٓ کی تلاوت ہوجائے گی اور اس سورے سے فارغ ہونے کے بعد دعاے ''یا من تحل بہ عقد المکارہ''...... جو صحیفہ السّجادیہ کی دعا ہے اسے ہر روز ایک مرتبہ پڑھے اور اگر سورہ یٰسٓ ایک ہی نشست میں ۲۱ مرتبہ پڑھنا ممکن ہو تو اسے پڑھنے کے بعد اس دعا کو پڑھو ہر کام کے لیے مجرّب ہے البتّہ وسعت رزق اور معاشی فراخی کے لیے جمعرات کے دن سے آغاز کرو۔

سید میرزا احسن شیرازی قدس سرّہ سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ تم سورۂ ''یٰسٓ'' کو پندرھویں شعبان کی شب میں تین مرتبہ پڑھو پہلی مرتبہ زندگی اور سال بھر بقا کے لیے، دوسری مرتبہ عافیت کے لیے، تیسری مرتبہ رزق میں وسعت کے لیے اس کام کے لیے مجرّب ہے۔

اور سورۂ یٰسٓ پڑھنے کے بعد ہر مرتبہ یہ دعا پڑھو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اَللّٰهُمَّ يَاذَا الْمَنِّ وَلَا يُمَنُّ عَلَيْكَ يَاذَا الطَّوْلِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ظَهْرُ اللَّاجِيْنَ، وَجَارُ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ، وَاَمَانُ الْخَائِفِيْنَ، اِنْ كُنْتُ شَقِيًّا مَحْرُوْمًا مُقَتَّرًا عَلَيَّ الرِّزْقُ فَامْحُ فِي اُمِّ الْكِتَابِ شَقَاوَتِيْ وَحِرْمَانِيْ وَاقْتَارَ رِزْقِيْ وَاَثْبِتْنِيْ عِنْدَكَ مَرْزُوْقًا، عِنْدَكَ مُوَفَّقًا لِلْخَيْرَاتِ فَاِنَّكَ قُلْتَ فِيْ كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ (يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۚ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿٣٩﴾) (رعد:۳۹)

اور اسی طرح سورۂ قدر ہر روز نمازِ صبح کے بعد دس مرتبہ پڑھو اس کے بعد تم قدرتِ حق کا مشاہدہ کرو اور یہ مجرّب عمل ہے کہ کچھ علما اور کچھ صاحبانِ دعا نے کہا ہے کہ جو بھی سورۂ قدر ۳۶۰

مرتبہ کسی بھی حاجت یا مقصد کے لیے پڑھے گا حاجت پوری ہوجائے گی۔ اور اتنی ہی تعداد میں فقر و فاقے کو دور کرنے، تنگ دستی کو ختم کرنے، حاجت روائی، دولت مندی، قدرت و استطاعت اور قرض کی ادائیگی کے لیے پڑھے اور یہ مجرّب عمل ہے۔ امام صادق علیہ السّلام سے حدیث میں وارد ہوا ہے کہ جو بھی اس سورے کو مسلسل پڑھے گا تو ایسی جگہ سے اُسے رزق ملے گا جو اُس کے وہم وگمان میں بھی نہ ہوگی اور بعض لوگوں نے اس کی تعداد ۳۰۴ لکھی ہے۔

نعمت کے نزول اور خیر کے لیے سورۂ ''ق'' کا ختم کرے اگر کوئی یہ چاہتا ہو کہ نعمت اور خیر کا نزول ہو اور خیر کے دروازے اس پر کھل جائیں تو اسے چاہیے کہ ہر روز تین مرتبہ سورہ ''ق'' کو پڑھے جب کہ وہ وضو سے ہو اس کا رُخ قبلے کی جانب ہو اور مسلسل پڑھے اور اپنی حاجتیں طلب کرے اللہ اس کی حاجت روائی کردے گا۔

اسی طرح سورہ طٰہٰ کو جو شخص پڑھے گا تو اس کا رزق اس کے اندازے اور شمار سے بڑھ کر اس تک پہنچ جائے گا اس کا طریقہ یہ ہے کہ طلوع صبح صادق کے وقت ایک مرتبہ پڑھو عن قریب نیا رزق پاؤ گے جس طرح اللہ اس کے ذریعے دلوں کو اپنا محبوب بنالیتا ہے۔ (منتخب الختوم ص ۱۷۵)

روایت بیان کی گئی ہے کہ جو رزق چاہتا ہو اسے چاہیے کہ وہ جمعرات کی شب یا جمعے کے دن یا جمعے کی شب قبلے کی طرف رُخ کرے پھر سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرے اور اس کے بعد سورۂ انعام پڑھنا شروع کرے یہاں تک کہ جب آیت مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ رُسُلُ اللّٰہِ (انعام: ۱۲۴) تک پہنچے تو فوراً کھڑا ہوجائے اور دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ ''الحمد'' سات مرتبہ اور ''آیت الکرسی'' سات مرتبہ اور سورۂ ''انا اعطیناک'' سات مرتبہ پڑھے اور جب نماز ختم کرلے تو قبلہ رُخ رہتے ہوئے یہ آیت اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ (انعام: ۱۲۴) آخر سورہ تک پڑھے پھر سجدے میں جائے اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ستّر مرتبہ پڑھے پھر اپنی حاجت طلب کرے ضرور پوری ہوگی ان شاءاللہ تعالیٰ۔ (منتخب الختوم ص ۱۷۴)

اسی طرح سورۂ ''واقعہ'' کا ختم کرے وسعتِ رزق کے سلسلے میں اور معیشت کی بہتری کے لیے اس کی عجیب وغریب تاثیر ہے اور یہ ان مجرّبات میں سے ہے جس کے بارے میں کسی

کو اختلاف نہیں ہے اور لازم ہے کہ ہفتے کی رات سے اس کا آغاز کرے اور اسے ہر شب میں تین مرتبہ پڑھے اور شب جمعہ آٹھ مرتبہ پڑھے اور اسی طرح پانچ ہفتوں تک مسلسل یہ عمل کرے اور اسے چاہیے کہ سورہ واقعہ پڑھنے سے پہلے ہر رات یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا رِزْقًا وَاسِعًا، حَلَالًا طَيِّبًا مِنْ غَيْرِ كَدَرٍ، وَاسْتَجِبْ دَعْوَتِيْ مِنْ غَيْرِ رَدٍّ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فَضِيْحَةِ الْفَقْرِ وَالدَّيْنِ وَادْفَعْ عَنِّيْ هٰذَيْنِ بِحَقِّ الْاِمَامَيْنِ السِّبْطَيْنِ اَلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ (تحفۃ الاسرار ص ۴۰)

اور اللہ تعالیٰ کا قول قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ز وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۶﴾ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ز وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ز وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾ (آل عمران: ۲۶۔۲۷)

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو بھی ان آیات کو پڑھے گا اور وہ بادشاہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کی بادشاہت کو دوام بخشے گا اور اگر وہ بادشاہ نہ ہو تو اسے دائمی بنیاد پر مال و دولت عطا کرے گا۔

علماے دین سے منقول ہے کہ جو بھی ان آیات کو واجب نمازوں کے بعد پڑھے گا تو اس کا فقر جاتا رہے گا اور اس کے لیے رزق کے دروازے کھل جائیں گے اور جو کچھ اس کے پاس ہوگا اس میں برکت ہو جائے گی۔

زن وشوہر میں محبت و الفت کو بڑھانے کا عمل

مخصوص کتابوں میں آیا ہے کہ جو شخص سورۂ یٰسٓ کی اس آیت ''قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ﴿۷۸﴾ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ط وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۹﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾'' (یٰسٓ: ۷۸ تا ۸۰) کو پتھّر کے سات ٹکڑوں پر لکھ کر اور ہر ٹکڑے پر ایک مرتبہ پھونک مارے اور اس آیت کو پڑھنے کے بعد کہے فلاں بنت فلاں کے نام فلاں بن فلاں کی محبت کے لیے

پھر اس پتّھر کو آگ میں یکے بعد دیگرے پھینک دے تو جس کے لیے عمل کیا گیا ہے وہ عمل کرنے والے کی محبت کا اسیر ہو جائے گا۔

اور کہا جاتا ہے کہ جو بھی سورہ توبہ کی اس آیت لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴿۱۲۸﴾ (توبہ: ۱۲۸) کو لکھ کر اس شخص کا نام اس کی ماں کا نام ایسے انڈے پر جسے اچھّی طرح دھویا گیا ہو اور ایک برتن میں رکھ کر دہکتی ہوئی آگ کے نیچے رکھ دیا جائے جب حرارت اس تک پہنچے گی تو وہ شخص اس کی محبت کا اسیر ہو جائے گا اور اس عمل کو کرتے وقت اچھّی ساعت کا خیال رکھنا چاہیے۔

اور اللہ تعالیٰ کا قول ''هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا﴿۱﴾ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا﴿۲﴾'' (سورہ انسان: ۱۔۲) ان آیتوں کو گلاب کے پانی اور زعفران اور مشک سے لکھ کر دھویا جائے اور جس شخص کو زوجہ سے اختلاف ہو وہ اسے پیے اور کہے اسی طرح میں نے کہا ہے فلاں سے کہ فلانہ سے محبت کرے ان شاءاللہ ان کی کبھی بھی طلاق نہیں ہوگی۔

اور اسی طرح یہ تعویذ مشک اور زعفران سے لکھ کر میاں بیوی دونوں اسے کھائیں تو ان آیتوں کی برکت سے ان کے دلوں میں محبت کا پودا اُگے گا ''وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ۭ وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ڎ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ﴿۲۵﴾'' (بقرہ: ۲۵)

بچّوں کے ڈرنے کے لیے عمل

اذا زلزلت الارض آخر سورہ تک فَضَرَبْنَا عَلٰٓي اٰذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا﴿۱۱﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَيُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا﴿۱۲﴾ (کہف: ۱۱۔۱۲) اور شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَاۗىِٕمًا

بِالْقِسْطِ ؕ (آل عمران:۱۸) اور قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝۱۱۰ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۝۱۱۱ (بنی اسرائیل:۱۱۰۔۱۱۱) اور لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۲۸ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝۱۲۹ (توبہ: ۱۲۸۔۱۲۹) اور وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ (الطلاق:۳)۔

نیز اللہ تعالیٰ کا قول الٓمّٓ ۝۱ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝۲ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝۳ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ؕ (آل عمران:۱تا۴) جو بھی ان آیتوں کو کسی کاغذ پر مشک، زعفران اور گلاب کے پانی سے لکھے اور اسے کسی موم جامے میں رکھ دے اور اسے بچّے کی گردن میں لٹکا دے تو یہ تعویذ اسے تمام آفتوں سے محفوظ رکھے گا بالخصوص جنوں اور عفریت سے اور اُمّ الصبیان کی بیماری سے اور اگر ان آیتوں کو ہرن کی کھال پر باریک قلم سے جمعرات کے روز ۲ بجے لکھ کر انگوٹھی کے پتّھر کے نیچے رکھ دیا جائے یا پتّھر پر اسے نقش کروا کے انگوٹھی کو ہاتھ میں پہن لے اور باوضو ہو تو یہ تعویذ اسے تمام دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے گا اس کی وجاہت میں اضافہ ہوگا اور تمام لوگوں کے دلوں میں اس کی بات کی وقعت اور قدر و منزلت ہوگی۔

حواس کی سستی اور اونگھ کو دور کرنے کے لیے

وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ

وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ﴿۱۴۳﴾ (اعراف: ۱۴۳) اس آیت کو پانی پر پڑھے اور اس سے اپنے سر چہرے اور بازوؤں پر مسح کرے۔

کٹ کھنے کتّے کو دور کرنے کا عمل

پہلی آیت يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ۭ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ﴿۳۳﴾ (الرحمٰن: ۳۳)

دوسری آیت وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا﴿۱۰۸﴾ (طٰہٰ: ۱۰۸)

وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ۭ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا﴿۱۱۱﴾ (طٰہٰ: ۱۱۱)

تیسری فصل

تمام بیماریوں اور امراض کے علاج کے لیے جن آیات پر اعتماد کیا گیا ہے

ہر بیماری سے شفایابی کے لیے عمل

یہ وہ آیتیں ہیں کہ جو بھی انھیں پڑھے گا یا اپنے ساتھ رکھے گا یا اسے لکھ کر اس کا پانی پی لے گا تو وہ ہر بیماری سے محفوظ رہے گا۔

پہلی آیت وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴﴾ (توبہ:۱۴)

دوسری آیت وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ (یونس:۵۷)

تیسری آیت يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ (النحل:۶۹) وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ (بنی اسرائیل:۸۲)

چوتھی آیت وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ﴿۸۰﴾ (الشعراء:۸۰)

پانچویں آیت قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ (فصلت:۴۴)

چھٹی آیت ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ (بقرہ:۱۷۸)

اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ (انفال:۶۶)

ساتویں آیت قُلْنَا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ ﴿۶۹﴾ وَاَرَادُوْا بِهٖ کَیْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِیْنَ ﴿۷۰﴾ (انبیاء: ۶۹-۷۰)

آٹھویں آیت اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاکِنًا (الفرقان: ۴۸) وَلَهٗ مَا سَکَنَ فِی الَّیْلِ وَالنَّهَارِ ۭ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۱۳﴾ (انعام: ۱۳)

رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے آں حضرتؐ نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السّلام نے مجھے ایسی دوا سکھائی ہے جس کے ساتھ کسی دوا کی ضرورت نہیں۔ کہا گیا یا رسول اللّٰہ وہ دوا کیا ہے؟ تو آں حضرتؐ نے فرمایا، کسی برتن میں بارش کا پانی زمین پر گرنے سے پہلے جمع کرلو اسے پاک برتن میں رکھو اور سورۂ حمد ستّر مرتبہ اور سورۂ قل ھو اللہ احد اور معوّذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ النّاس) ستّر مرتبہ پڑھو پھر اس پانی میں سے ایک پیالہ صبح کے وقت پیو اور ایک پیالہ شام کے وقت۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے بیماری کو نکال پھینکے گا اس کے بدن سے اس کی ہڈیوں سے اس کے گودوں سے اور اس کی رگوں سے۔ (مکارم الاخلاق ص ۳۷۳)

نیز سات دانے شونیز، سات دانے دالِ مسور اور تھوڑی سی قبر حسینؑ کی مٹّی اور سات قطرے شہد اور اسے پانی یا تیل میں ملالو اور اس پر سورۂ فاتحہ، معوّذتین، قل ھو اللہ احد، آیۃ الکرسی اور سورۂ حدید کے آغاز سے والی اللہ ترجع الامور تک اور سورۂ حشر کی آخری آیتیں (۲۱ سے ۲۴ تک)۔

فرمایا، امام محمد باقر علیہ السّلام نے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۙ (اسراء: ۸۲) اور ارشاد ربّ العزّت ہے یَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ۭ (نحل: ۶۹) اور نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا، کالا دانا ( ) ہر بیماری سے شفا بخشتا ہے سوائے موت کے اور ہم کہتے ہیں کہ کوفے کی پشت پر ایک قبر ہے جب بھی کوئی پریشاں حال مریض اس کی پناہ لے گا اللہ اسے شفا عطا کرے گا۔ (مکام الاخلاق ۳۷۴)

نیز ''لَآ اِلٰه اِلّا هُو'' کی بہت سی آیتیں قرآن میں ہیں جن سے تمام امراض کو شفا مل سکتی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ وَاِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ‌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِيۡمُ ﴿۱۶۳﴾ (بقرہ: ۱۶۳) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ ۚ اَلۡحَـىُّ الۡقَيُّوۡمُ ۚ لَا تَاۡخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوۡمٌ‌ ؕ سے وَهُوَ الۡعَلِىُّ الۡعَظِيۡمُ ﴿۲۵۵﴾ تک (بقرہ: ۲۵۶)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ الٓمّٓ ﴿۱﴾ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الۡحَـىُّ الۡقَيُّوۡمُ ؕ ﴿۲﴾ (آل عمران: ۱۔۲) هُوَ الَّذِىۡ يُصَوِّرُكُمۡ فِى الۡاَرۡحَامِ كَيۡفَ يَشَآءُ‌ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۶﴾ (آل عمران: ۶) شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ سے لے کر سَرِيۡعُ الۡحِسَابِ ﴿۱۹﴾ (آل عمران: ۱۸۔۱۹)

وَاِذَا حُيِّيۡتُمۡ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوۡا بِاَحۡسَنَ مِنۡهَاۤ اَوۡ رُدُّوۡهَا‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ حَسِيۡبًا ﴿۸۶﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ ؕ لَيَجۡمَعَنَّكُمۡ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ لَا رَيۡبَ فِيۡهِ‌ ؕ وَمَنۡ اَصۡدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيۡثًا ﴿۸۷﴾ (النساء: ۸۶۔۸۷)

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمۡ‌ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَىۡءٍ فَاعۡبُدُوۡهُ‌ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ وَّكِيۡلٌ ﴿۱۰۲﴾ (انعام: ۱۰۲) اِتَّبِعۡ مَاۤ اُوۡحِىَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ‌ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ ۚ وَاَعۡرِضۡ عَنِ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿۱۰۶﴾ (انعام: ۱۰۶)

قُلۡ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ اِلَيۡكُمۡ جَمِيۡعَاْ ۨ الَّذِىۡ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحۡىٖ وَيُمِيۡتُ‌ ۖ فَاٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهِ النَّبِىِّ الۡاُمِّىِّ الَّذِىۡ يُؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوۡهُ لَعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُوۡنَ ﴿۱۵۸﴾ (اعراف: ۱۵۸)

وَمَاۤ اُمِرُوۡۤا اِلَّا لِيَعۡبُدُوۡۤا اِلٰهًا وَّاحِدًا‌ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ ؕ سُبۡحٰنَهٗ عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ﴿۳۱﴾ (توبہ: ۳۱) فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ حَسۡبِىَ اللّٰهُ‌ ۖ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ ؕ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ‌ وَهُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِيۡمِ ﴿۱۲۹﴾ (توبہ: ۱۲۹)

حَتّٰۤی اِذَاۤ اَدۡرَکَهُ الۡغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنۡتُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیۡۤ اٰمَنَتۡ بِهٖ بَنُوۡۤا اِسۡرَآءِیۡلَ وَاَنَا مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ﴿۹۰﴾ (یونس: ۹۰)

فَاِلَّمۡ یَسۡتَجِیۡبُوۡا لَکُمۡ فَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَاۤ اُنۡزِلَ بِعِلۡمِ اللّٰهِ وَاَنۡ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلۡ اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿۱۴﴾ (ہود: ۱۴)

قُلۡ هُوَ رَبِّیۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَیۡهِ تَوَکَّلۡتُ وَاِلَیۡهِ مَتَابِ ﴿۳۰﴾ (رعد: ۳۰)

یُنَزِّلُ الۡمَلٰٓئِکَةَ بِالرُّوۡحِ مِنۡ اَمۡرِهٖ عَلٰی مَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖۤ اَنۡ اَنۡذِرُوۡۤا اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاتَّقُوۡنِ ﴿۲﴾ (نحل: ۲)

وَاِنۡ تَجۡهَرۡ بِالۡقَوۡلِ فَاِنَّهٗ یَعۡلَمُ السِّرَّ وَاَخۡفٰی ﴿۷﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی ﴿۸﴾ (طٰہٰ: ۷۔۸)

اِنَّکَ بِالۡوَادِ الۡمُقَدَّسِ طُوًی ﴿ؕ۱۲﴾ وَاَنَا اخۡتَرۡتُکَ فَاسۡتَمِعۡ لِمَا یُوۡحٰی ﴿۱۳﴾ اِنَّنِیۡۤ اَنَا اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعۡبُدۡنِیۡ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِکۡرِیۡ ﴿۱۴﴾ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ اَکَادُ اُخۡفِیۡهَا لِتُجۡزٰی کُلُّ نَفۡسٍۭ بِمَا تَسۡعٰی ﴿۱۵﴾ (طٰہٰ: ۱۲ سے ۱۵ تک)

اِنَّمَاۤ اِلٰهُکُمُ اللّٰهُ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَسِعَ کُلَّ شَیۡءٍ عِلۡمًا ﴿۹۸﴾ (طٰہٰ: ۹۸)

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِکَ مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا نُوۡحِیۡۤ اِلَیۡهِ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعۡبُدُوۡنِ ﴿۲۵﴾ (انبیاء: ۲۵)

وَذَا النُّوۡنِ اِذۡ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنۡ لَّنۡ نَّقۡدِرَ عَلَیۡهِ فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنۡ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنۡتَ سُبۡحٰنَکَ ٭ۖ اِنِّیۡ کُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿ۚۖ۸۷﴾ (انبیاء: ۸۷)

فَتَعٰلَی اللّٰهُ الۡمَلِکُ الۡحَقُّ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡکَرِیۡمِ ﴿۱۱۶﴾ (مومنون: ۱۱۷)

وَیَعۡلَمُ مَا تُخۡفُوۡنَ وَمَا تُعۡلِنُوۡنَ ﴿۲۵﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ ﴿۲۶﴾ السجدة (نمل: ۲۵۔۲۶)

وَهُوَ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الۡحَمۡدُ فِی الۡاُوۡلٰی وَالۡاٰخِرَةِ ۫ وَلَهُ الۡحُکۡمُ وَاِلَیۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۷۰﴾ (قصص: ۷۰)

يَاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ
يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝۳ (فاطر: ۳)

اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ۝۳۴ اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ
يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝۳۵ وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ۝۳۶ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ
وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۳۷ (الصافات: آیت ۳۴ سے ۳۷ تک)

غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ۙ ذِى الطَّوْلِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ
اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝۳ (المومن: ۳) ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَىْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۫
فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝۶۲ (المومن: ۶۲) هُوَ الْحَىُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ
الدِّيْنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۶۵ (المومن: ۶۵)

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝۷ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ ؕ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۸ (دخان: ۷-۸)

فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ۝۱۸ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ
لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ۝۱۹ (محمد: ۱۸-۱۹)

وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝۲۱ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝۲۲ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ
اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝۲۳ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ
لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۲۴ (حشر ۲۱ سے آخر سورہ تک)

فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝۱۲ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ
فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱۳ (التغابن: ۱۲-۱۳)

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۝۹ (المزمل: ۹)

تھکن کو دور کرنے کا عمل

اگر کسی پنڈلی میں کوئی تکلیف نہ ہو، تھکن ہو یا رنج ومحن ہو تو وہ اس پر لکھے وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿۳۸﴾ (ق:۳۸)

بخار کی کم زوری اور تھکن کے لیے

امام جعفر صادق علیہ السّلام نے اپنے کسی صحابی سے کہا جب اس نے بخار کے سبب بدن میں کم زوری ونقاہت کی شکایت کی تم اپنی قمیص کے بٹن کھول لو اور اپنا سر اپنے گریبان میں ڈالو اور اذان واقامت کہو اور سات مرتبہ سورۃ الحمد پڑھو صحابی کہتا ہے کہ میں نے جب ایسا کیا تو طبیعت ہشّاش بشّاش ہوگئی۔

دل کے درد اور تنگی کا عمل

اس آیت کو پانی پر دم کر کے اسے پی جائے لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۲۲﴾ (یونس: ۲۲) سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿۴۵﴾ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ﴿۴۶﴾ (القمر: ۴۵-۴۶) اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۱﴾ (فاطر: ۴۱)

اور ان آیتوں کو پانی پر پڑھ کر اسے پیے اور اس وقت دل پر ہاتھ رکھے اور ان آیات کو لکھ کر گلے میں لٹکا لے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۸﴾ رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۹﴾ (آل عمران: ۸-۹) اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَىِٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ۭ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ ﴿۲۸﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ﴿۲۹﴾ (الرّعد: ۲۸-۲۹) لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۲۲﴾ (یونس: ۲۲)

بخار اور دردِ سر کا عمل

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ بخار اور دردِ سر کے لیے یہ آیت لکھ کر دائیں بازو پر باندھ دو بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ مکمّل سورہ اور سورۂ قل اعوذ بربّ النّاس اور قل اعوذ بربّ الفلق اور سورۂ قل ھواللّٰہ احد مکمّل۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ربّ الناس اذھب الباس واشفہ یاشافی فانہ لاشفاء الّا شفاؤك شفاء لایغادر سقما بیدك الخیر انّك علی کل شی قدیر. وَنُنَزِّلُ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحۡمَةٌ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۙ. بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ قُلۡنَا یٰنَارُ كُوۡنِیۡ بَرۡدًا وَّسَلٰمًا عَلٰۤی اِبۡرٰهِیۡمَ ﴿۶۹﴾ (انبیاء: ۶۹) کذلك صاحب کتابی ھٰذا برحمتك یا ارحم الرحمین. بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِی الَّیۡلِ وَالنَّهَارِ ؕ وَهُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۱۳﴾ (انعام: 13) اسکن ایھا الصّداع والالم بعزّۃ اللہ اسکن بقدرۃ اللہ اسکن بجلال اللہ اسکن بعظمۃ اللہ اسکن بلا حول ولا قوّۃ الّا باللہ العلی العظیم. فَسَیَكۡفِیۡكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۱۳۷﴾ (بقرہ: ۱۳۷) وَذَا النُّوۡنِ اِذۡ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنۡ لَّنۡ نَّقۡدِرَ عَلَیۡهِ فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنۡ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنۡتَ سُبۡحٰنَكَ ٭ۖ اِنِّیۡ كُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۸۷﴾ۚۖ (انبیاء: ۸۷) ولا حول ولا قوّۃ الّا باللہ العلی العظیم وحسبنا اللہ ونعم الوکیل وصلّی اللہ علی محمد واٰلہ الطّاھرین.

اور امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا، تم اپنا سر اپنے گریبان میں ڈالو اذان و اقامت کہو اور سورۂ فاتحہ اور قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ بربّ الفلق اور قل اعوذ بربّ النّاس ہر ایک تین مرتبہ پڑھو اور کہو اُعِیۡذُ نَفۡسِی بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدۡرَةِ اللّٰهِ وَعَظَمَةِ اللّٰهِ وَسُلۡطَانِ اللّٰهِ وَبِجَمَالِ اللّٰهِ وَبِجَلَالِ اللّٰهِ وَبِرَسُوۡلِ اللّٰهِ وَبِعِتۡرَتِهٖ صَلَّی اللّٰہ علیہ وعلیھم وَبِوُلَاةِ اَمۡرِ اللّٰهِ مِنۡ شَرِّ مَا اَخَافُ وَاَحۡذَرُ وَاَشۡهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

وَاٰلِهٖ اَللّٰهُمَّ اِشْفِنِیْ بِشِفَائِكَ وَدَاوِنِیْ بِدَوَاءِكَ وَعَافِنِیْ بِحَقِّ اَنْبِیَائِكَ وَاَوْلِیَاءِكَ مِنْ بَلَائِكَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا، تم اپنا سر اپنے گریبان میں ڈالو اذان و اقامت کہو اور سورۂ فاتحہ اور معوّذتین (قل اعوذ بربّ الفلق اور قل اعوذ بربّ النّاس) اور قل ھو اللّٰہ احد تین مرتبہ پڑھو اور سورۂ حشر کی آخری آیتیں، یعنی سورۂ حشر کی آیت ۲۲ سے ۲۴ تک تین مرتبہ پڑھیں اور کہیں اُعِیْذُ نَفْسِی آخر تک جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔

حماد بن عثمان امام صادق علیہ السّلام سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ کسی شخص نے امام علیہ السّلام سے بخار کی شکایت کی کہ بخار طول پکڑ گیا ہے تو امام علیہ السّلام نے فرمایا کہ آیت الکرسی کو کسی برتن میں لکھو اور اس میں ایک گھونٹ پانی ملا کر پی جاؤ۔

صادقین میں سے کسی سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ امام حسین کی قبر کی مٹّی لے اور اسے پانی میں ملائے اور شیشے کے جام میں لوہے کے قلم سے لکھ کر اس بیمار کو جسے تکلیف ہو پلا دیا جائے سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ، حسبی اللہ ونعم الوکیل، طٰهٰ ۝ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰۤی، اِنَّ اللّٰهَ یُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ، یُرِیْدُ اللّٰهُ اَنْ یُّخَفِّفَ عَنْكُمْ، اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ، قُلْنَا یٰنَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ.

فلاں بن فلاں کو حرارت، ٹھنڈک باطنی بخار تمام آلام و اسقام اور اعراض و امراض اور درد و تکلیف سے نجات دے طٰسٓمٓ، طٰسٓ اللہ کے اسما کا واسطہ دو حٰمٓ عٓسٓقٓ كَذٰلِكَ یُوْحِیْۤ اِلَیْكَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكَ اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَوَاتُهٗ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ وَاٰلِهِ الطَّاهِرِیْنَ یَامَنْ تَزُوْلُ الْجِبَالُ وَلَا یَزُوْلُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزِلْ مَا بِفُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ مِنْ مَرَضٍ وَسُقْمٍ وَاَلَمٍ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَصَلَاتُهٗ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ وَاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ.

کاغذ پر لکھ کر اپنے گلے میں لٹکا لے (وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ وَمَآ

اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا﴿۱۰۵﴾) (اسراء: ۱۰۵) (وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَشِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ) (اسراء: ۸۲) (وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاْئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ﴿۱۴۴﴾)(آل عمران: ۱۴۴) (وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَالْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ﴿۲﴾) (محمد: ۲) (مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمًا﴿۴۰﴾) (احزاب:۴۰) (مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِىْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِى التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِى الْاِنْجِيْلِ) (الفتح: ۲۹) (وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِىْ مِنْۢ بَعْدِى اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ﴿۶﴾) (الصّف: ۶) (وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا) (الرّعد: ۳۱) الملك الله الواحد القهار پھر کہے اللہ کے اُس نام کے وسیلے سے جو ساق عرش پر تحریر ہے۔

گنڈے دار بخار کے لیے (ایک دن چھوڑ کر دوسرے یا دو دن چھوڑ کر چوتھے دن آئے) لکھ کر اپنے داہنے بازو پر باندھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا یاشافی یا کافی یامعافی وبالحق انزلناہ بالحق نزل باسم فلان بن فلان بسم اللہ وباللہ ومن اللہ والی اللہ ولا غالب الّا اللہ۔

نیز اپنے شانے پر لکھے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الم نشرح لك صدرك آخر سورہ تک اس کے بعد لکھے لاباس لاباس برب الناس اذهب الباس اشف ابتلائی لاشفاء الّا شفاؤك، قَالَ رَبِّ اِنِّىْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّىْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ

شَيۡبًا وَلَمۡ اَكُنۡۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ۝ (مریم: ۴)

اور امام حسن عسکری (زکی) علیہ السّلام سے مروی ہے کہ کاغذ پر لکھو (يٰنَارُ كُوۡنِىۡ بَرۡدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبۡرٰهِيۡمَ) اور اسے لکھ کر بخار والے شخص پر آویزاں کردو اور جب بخار ہو تو اس آیت کو لکھ کر بخار والے شخص کے بازو پر باندھ دو (قُلۡ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمۡ اَمۡ عَلَى اللّٰهِ تَفۡتَرُوۡنَ) (یونس: ۵۹) اور لکھے بطلط بطلطلط اور کہے عَقَدۡتُ علی اسمِ اللّٰہِ حمٰی فلانٍ اور اسے بائیں پنڈلی پر باندھ دے۔

نیز یہ آیت اَلَمۡ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيۡفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوۡ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلۡنَا الشَّمۡسَ عَلَيۡهِ دَلِيۡلًا ۝ (فرقان: ۴۵)

اور جاڑے کے ساتھ جو بخار آتا ہو اس کے لیے بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ کے بعد لکھے مَرَجَ الۡبَحۡرَيۡنِ يَلۡتَقِيٰنِ ۝ بَيۡنَهُمَا بَرۡزَخٌ لَّا يَبۡغِيٰنِ ۝ (الرحمٰن: ۱۹۔۲۰) (وَجَعَلَ بَيۡنَهُمَا بَرۡزَخًا وَّحِجۡرًا مَّحۡجُوۡرًا ۝) (فرقان: ۵۳) (يٰنَارُ كُوۡنِىۡ بَرۡدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبۡرٰهِيۡمَ ۝) (انبیاء: ۶۹) (الا اِنّ حزب اللّٰہ ھم الغالبون) (وَلَقَدۡ سَبَقَتۡ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الۡمُرۡسَلِيۡنَ ۝ اِنَّهُمۡ لَهُمُ الۡمَنۡصُوۡرُوۡنَ ۝ وَاِنَّ جُنۡدَنَا لَهُمُ الۡغٰلِبُوۡنَ ۝) (الصافات: ۱۷۱ تا ۱۷۳)

دردِ سر اور دردِ شقیقہ کے لیے عمل

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی دردسر یا کسی اور درد میں مبتلا ہو تو اس مقام پر اپنا ہاتھ رکھے اور یہ کہے اُسکُنۡ سَكَنۡتُكَ بِالَّذِيۡ له ما سکن فی اللیل والنّھار وھو السّمیع العلیم۔

اور امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ اگر نبی اکرمؐ کسل مندی محسوس کرتے یا انھیں نظر لگ جاتی یا دردسر میں مبتلا ہوتے تو اپنا ہاتھ رکھتے اور سورۂ فاتحہ اور معوّذتین پڑھ کر اپنا ہاتھ اپنے چہرے پر پھیرتے تو اس طرح درد جاتا رہتا۔

مرو کے کسی باشندے نے امام صادق علیہ السّلام سے دردسر کی شکایت کی امام نے اسے اپنے قریب بلایا اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور پڑھا ''اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝۴۱'' (فاطر:۴۱)

معاویہ بن عمار سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے امام صادق علیہ السّلام سے دردِشقیقہ کی شکایت کی امام علیہ السّلام نے فرمایا کہ جب تم نماز واجب پڑھ کر فارغ ہوتو اپنی دائیں ہاتھ کی انگشتِ شہادت اپنی آنکھوں پر رکھو اور اپنے دائیں ابرو پر انگلی پھیرتے ہوئے ''يَاحَنَّانُ اشْفِنِي'' سات مرتبہ پڑھو پھر بائیں ابرو پر ہاتھ پھیرو اور کہو يَامَنَّانُ اِشْفِنِيْ پھر دائیں ہاتھ کی ہتھیلی اپنی کھوپڑی پر رکھو اور کہو يَامَنْ لَهٗ مَاسَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَهْلِ بَيْتِهٖ وَسَكِّنْ مَابِيْ۔

دردِشقیقہ کے لیے یہ تعویذ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔ اگر ٹھیک ہوجائے تو بہت اچھّا ہے، ورنہ ڈیڑھ عدد سفید چنا لے کر اسے باریک کوٹ لو اور اس پر تین مرتبہ سورۂ قل ھو اللہ احد پڑھو اور اسے مریض کو پلا دو۔

اور دردِشقیقہ کے لیے امام رضا علیہ السّلام سے بھی یہ مروی ہے کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝۸ رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝۹ اور لکھو اللّٰهم انك لست باله استحد ثناه۔

دردِسر اور دردِشقیقہ کے لیے امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے کہ پڑھو ''وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؕ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ؕ'' (الرّعد:۳۱) تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۝۹۰ (مریم:۹۰) وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا (یٰسٓ: ۹) يٰٓاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ

وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ (ہود: ۴۴)

نیز فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖۤ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ (بقرہ: ۱۹۶) يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ (الفتح: ۱۰) أُسكن سكنتك ياوجع الراس بالذى ''له ماسكن فى الليل والنهار وهوالسميع العليم۔

عمر بن حنظلہ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السّلام سے دردِ سر کی شکایت کی جو مجھے لاحق ہوتی تھی تو امام علیہ السّلام نے فرمایا کہ جب تمھیں دردِ سر شروع ہو تو اپنے سر پر ہاتھ رکھو اور کہو لَوْ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِي الْعَرْشِ سَبِيْلًا ﴿۴۲﴾ (اسراء: ۴۲) وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ﴿۶۱﴾ (النّساء: ۶۱)

مرگی کے لیے عمل

یہ آیت وَمَا لَنَاۤ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ۭ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَاۤ اٰذَيْتُمُوْنَا ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۱۲﴾ (ابراھیم: ۱۲)

شب کور ضُعفِ بصر کے لیے عمل

ابو یوسف مصعب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوالحسن اوّل سے کہا کہ مجھے آنکھوں میں شبکور ہوگیا ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے اس بارے میں کچھ بتائیں کہ میں کیا کروں تو امام علیہ السّلام نے فرمایا کہ یہ آیت لکھو اللّٰہ نورُ السماوات والارض تین مرتبہ ایک ظرف میں پھر اسے دھولو اور ایک شیشی میں رکھ کر اس کا سرمہ لگاؤ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سو مرتبہ یہ عمل کیا ہوگا کہ میری آنکھیں پہلے سے بھی زیادہ بہتر ہوگئیں۔

آنکھوں کے درد کا عمل

امیرالمومنین علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ اگر کسی کو دردِ چشم کی شکایت ہو

تو وہ اس پر آیت الکرسی پڑھے اور اگر دل میں تکلیف ہوتو دل پر ہاتھ رکھ کر پڑھنے سے اسے سکون ملے گا اور ان شاءاللہ وہ صحت یاب ہوجائے گا۔

اور کہا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص ہر روز ''فجعلناہ سمیعًا بصیرًا'' پڑھے گا تو وہ آفات سے محفوظ رہے گا۔

نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے سلمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھیں آشوبِ چشم کی شکایت ہے تو آں حضرتؐ نے اُن سے فرمایا کہ تم کھجوریں مت کھاؤ اور بائیں پہلو پر مت سوؤ۔

اسی طرح ان آیات کو پانی پر تین مرتبہ پڑھ کر اس سے اپنا چہرہ دھوئے فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ﴿۲۲﴾ (ق: ۲۲) وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿۶۶﴾ (یٰسٓ: ۶۶)

نیز یہ آیت پڑھے وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۵۱﴾ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۵۲﴾ (القلم: ۵۱۔۵۲)

ڈاڑھ کے درد اور اس کی مضبوطی کے لیے عمل

ابن عباس سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ اگر ڈاڑھ میں درد کی شکایت ہوتو اس پر انگلی رکھ کر ان دونوں آیتوں کو سات مرتبہ پڑھے وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ﴿۹۸﴾ (انعام: ۹۸)

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ (الملک: ۲۳) تو وہ شخص حکمِ خدا سے اچھا ہوجائے گا۔ (بحارالانوار ح ۸۹)

نیز ڈاڑھ کے درد کے لیے تین مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھو اور تین مرتبہ سورۂ قل ھو اللہ احد پڑھو پھر کہو یَاضَرَس أبِالْحَارِّ تَسْکُنِیْنَ، اَمْ بِالْبَارِدِ تَسْکُنِیْنَ، اَمْ بِاِسْمِ اللّٰہِ تَسکنین، اسکن اسکنتك بالذی سکن له ما فی السماوات وما فی الارض وھو السمیع العلیم، قَالَ مَنْ یُّحْیِ الْعِظَامَ وَ ھِیَ رَمِیْمٌ ۝ قُلْ یُحْیِیْھَا الَّذِیْٓ اَنْشَاَھَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَھُوَ بِکُلِّ خَلْقٍ عَلِیْمُ ۝ (یٰسٓ: ۷۸۔۷۹) فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِیْمٌ ۝ (الحجر: ۳۴) وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ (نمل: ۳۷) فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا یَّتَرَقَّبُ (قصص: ۲۱)

اسی طرح پتلی روٹی پر یہ لکھ کر اس دانت پر رکھے جس میں درد ہو رہا ہے بِاِسْمِ اللّٰہِ، لِکُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ (انعام: ۶۷) اَتٰٓی اَمْرُ اللّٰہِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۝ (نحل: ۱) فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ کَذٰلِكَ یُحْیِ اللّٰہُ الْمَوْتٰی ۙ وَیُرِیْکُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ (بقرہ: ۷۳) قَالَ مَنْ یُّحْیِ الْعِظَامَ وَ ھِیَ رَمِیْمٌ ۝ قُلْ یُحْیِیْھَا الَّذِیْٓ اَنْشَاَھَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَھُوَ بِکُلِّ خَلْقٍ عَلِیْمٌ ۝ (یٰسٓ: ۷۸۔۷۹)

اسی طرح سبزی لے کر اس پر یہ آیت لکھے الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ۝ پھر اسے درد والے دانت پر رکھ دے پھر وہ چلے اور سبزی کو اپنے پیچھے پھینک دے اور پیچھے مڑ کر نہ دیکھے اِن شاءاللہ اس کا درد جاتا رہے گا۔

اور یہ حرز ڈاڑھ میں درد کے لیے ہے۔حرز کرنے والا دروازے کے اندر ہو اور مریض باہر اور وہ باوضو ہوکر یہ پڑھے: لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَالْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ۝ (لقمان: ۲۶) اور کہے کَمْ سِنَةً تُرِید وَاَیُّ بَقْلَةٍ لا تاکله اس طرح درد جاتا رہے گا۔

اور دانت کی مضبوطی کے لیے ایک کیل لے کر اس پر تین مرتبہ سورۂ فاتحہ اور معوّذتین پڑھے پھر پڑھے قَالَ مَنْ یُّحْیِ الْعِظَامَ وَ ھِیَ رَمِیْمٌ ۝ قُلْ یُحْیِیْھَا الَّذِیْٓ اَنْشَاَھَآ

اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمُۨ ؀ (یٰسٓ: ۷۸۔۷۹) پھر کہے یَاضَرس فلان ابن فلانة اکلت الحارو البارد أ بِالْحَارِ تَسْكُنِيْنَ اَمْ بِالْبَارِدِ تَسْكُنِيْنَ پھر پڑھے، ”وله سکن ما فی الّیل والنہار شَدَّدْتُ دَاءَ ھٰذا الضَّرْسِ من فلان ابن فُلانة بِاسْمِ اللّٰهِ العَظِيم پھراسے دیوار میں ٹھوکے اور کہتا جائے اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ۔

نکسیر کے لیے عمل

”منها خلقنا کم“ يَوْمَىِٕذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ؀ (طٰہٰ: ۱۰۸) وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا اور جس کی نکسیر پھوٹی ہو اس کے خون سے یا زعفران سے اس کی پیشانی پر لکھے وَقِيْلَ يٰٓاَرْضُ ابْلَعِيْ مَاۗءَكِ وَيٰسَمَاۗءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَاۗءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَي الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ؀ (ہود: ۴۴) ان شاءاللہ مریض ٹھیک ہوجائے گا۔

کان میں درد کے لیے عمل

چنبیلی یا بنفشے کے تیل میں تین مرتبہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول پڑھ کر دم کرے (كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ)، (اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰۗىِٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْــــُٔوْلًا ؀) اور اسے کان میں ڈال دے۔

زکام کے لیے عمل

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ زکام اللہ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے جسے وہ بیماری کی طرف بھیجتا ہے اور وہ پوری طرح نازل ہوجاتا ہے۔

امام صادق علیہ السّلام سے زکام کے بارے میں مروی ہے آپ نے فرمایا کہ تم رُوئی میں بنفشے کا تیل لے لو اور سوتے وقت اپنی دبر میں اسے ڈال دو ان شاءاللہ زکام کے لیے سودمند ہوگا۔

دردِ شکم کے لیے

سورۂ اخلاص کولکھا جائے نیز بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ قُلۡ یُحۡیِیۡهَا الَّذِیۡۤ اَنۡشَاَهَاۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَهُوَبِكُلِّ خَلۡقٍ عَلِیۡمُۨ ﴿۷۹﴾ (یٰسٓ: ۷۹) وَلَوۡ اَنَّ قُرۡاٰنًا سُیِّرَتۡ بِهِ الۡجِبَالُ اَوۡ قُطِّعَتۡ بِهِ الۡاَرۡضُ اَوۡ كُلِّمَ بِهِ الۡمَوۡتٰى ؕ بَلۡ لِّلّٰهِ الۡاَمۡرُ جَمِیۡعًا ؕ (رعد: ۳۱) ان آیات کولکھ کر گلے میں لٹکایا جائے اور ان آیات کو اس پر پڑھا جائے بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ مَاۤ اَصَابَ مِنۡ مُّصِیۡبَةٍ فِی الۡاَرۡضِ وَلَا فِیۡۤ اَنۡفُسِكُمۡ اِلَّا فِیۡ كِتٰبٍ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ نَّبۡرَاَهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیۡرٌ ﴿۲۲﴾ (حدید: ۲۲) هٰذٰنِ خَصۡمٰنِ اخۡتَصَمُوۡا فِیۡ رَبِّهِمۡ ۫ فَالَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا قُطِّعَتۡ لَهُمۡ ثِیَابٌ مِّنۡ نَّارٍ ؕ یُصَبُّ مِنۡ فَوۡقِ رُءُوۡسِهِمُ الۡحَمِیۡمُ ﴿۱۹﴾ یُصۡهَرُ بِهٖ مَا فِیۡ بُطُوۡنِهِمۡ وَالۡجُلُوۡدُ ﴿۲۰﴾ (حج:۱۹۔۲۰) فَتَعٰلَى اللّٰهُ الۡمَلِكُ الۡحَقُّ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡكَرِیۡمِ ﴿۱۱۶﴾ (المومنون: ۱۱۶) لا اله الا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد، يحيي ويميت وهو حيّ لا يموت بيده الخير وهو على كلّ شيءٍ قدير.

اور اسی طرح بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ وَذَا النُّوۡنِ اِذۡ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنۡ لَّنۡ نَّقۡدِرَ عَلَیۡهِ فَنَادٰى فِی الظُّلُمٰتِ اَنۡ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنۡتَ سُبۡحٰنَكَ ۖۗ اِنِّیۡ كُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۸۷﴾ (الانبیاء: ۸۷) اور سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھے نہایت مجرّب ہے۔

اور اسی طرح لَئِنۡ اَنۡجَیۡتَنَا مِنۡ هٰذِهٖ لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیۡنَ ﴿۲۲﴾ (یونس: ۲۲) اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۱۴۳﴾ (بقرہ: ۱۴۳) وَنُنَزِّلُ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحۡمَةٌ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۙ (اسراء: ۸۲)

پیٹھ کے درد کے لیے عمل

یہ آیت پڑھے شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالۡمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الۡعِلۡمِ قَآئِمًۢا بِالۡقِسۡطِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَالۡعَزِیۡزُ الۡحَكِیۡمُ ﴿۱۸﴾ اِنَّ الدِّیۡنَ عِنۡدَ اللّٰهِ الۡاِسۡلَامُ ۟ وَمَا

اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ۝۱۹ (آل عمران: ۱۸۔۱۹)

رَحم کے درد کے لیے عمل

بِاِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ الّذى بِأذْنِهٖ قَامتِ السَّمَاوَاتُ وَالْاَرْضُ فَاِنَّ مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْران لَمْ يَضُرَّهَا وَجْعُ الْاَرْحَامِ، كَذٰلِكَ يَشْفِيْ اللّٰهُ فُلَانَةَ بِنْتِ فُلَانَةَ مِنْ وَجْعِ الْاَرْحَامِ وَمِنْ وَجْعِ عَرَقِ الْاَرْحَامِ، اَسْلِمْ اَسْلِمْ بِاسْمِ اللّٰهِ الْحَيِّ الْقَيُّومِ بِاسْمِ اللّٰهِ الْمُسْتَغَاثِ بِاللّٰهِ عَلٰى مَا هُوَ كَائِنٌ وَعَلٰى مَاقَدْ كَانَ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَىْءٍ عِلْمًا۔

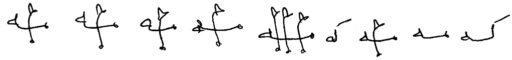

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۫ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِى التَّوْرٰىةِ ۛۖ وَمَثَلُهُمْ فِى الْاِنْجِيْلِ ۛ۫ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا۝۲۹ (الفتح: ۲۹) اَجِيْبُوا دَاعِيَ اللّٰهِ عَزَمْتَ عَلٰى سَامَعَةِ الْكَلَامِ اِلَّا اَجَابَتْ هٰذا الْخَاتَمُ بِعَزَائِمِ اللّٰهِ الشَّدَّادِ الَّتِى تَزْهَقُ الْاَرْوَاحَ وَالْاَجْسَادَ وَلَا يَبْقٰى رُوْحٌ وَلَا فُؤادٌ، اَجِبْ بِاسْمِ اللّٰهِ الَّذِى قَال لِلسَّمٰوَاتِ وَالارضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ؕ قَالَتَاۤ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ۝۱۱ (الفصّلت: ۴۱:۱۱) وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ وَاٰلِه الطَّاهِرِيْنَ۔ تم اسے خود ہی پڑھو اور خود ہی سنو۔

طحال کا حرز

ہتھیلی پر اذا جاء نصر اللہ کا سورہ تین مرتبہ پڑھو پھر اس کے بعد اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا

اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ۝۳۰ تین مرتبہ پڑھو پھر ہتھیلی کو سات بار سر پر پھیرو۔

اسی طرح لکھا جائے اور طحال کی جگہ آویزاں کیا جائے اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا۝۴۱ (فاطر:۴۱) اور اِنّه من سليمان انه بسم الله الرحمٰن الرحيم۔

درد معدہ اور مروڑ کے لیے عمل

تیل پر پڑھے اور اسے اپنے پیٹ پر چھڑکے اور اس کی مالش کرے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ۝۱۱ۡ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ۝۱۲ۚ وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ۝۱۳ۙ (القمر:۱۱ تا ۱۳) ففتحنا عليهم ابواب كل شيءٍ كذلك باسم ____ابن ____ اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ۭ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۭ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ۝۳۰ (انبیاء:۳۰) (خالی جگہ میں اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھے)

امام جعفر صادق علیہ السّلام سے مروی ہے کہ درد معدہ اور مروڑ کے لیے لکھے باسم الله المتعلمون الّذين لايعلمون والّذين يعلمون قاعدون فوق عليّين، ياكلون نورًا طريًّا سألون صاحبهم من النور العلوى كذلك يشفى فلان ____ ابن ____ فلانة اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ۭ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۭ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ سات مرتبہ پانی پر دم کرے پھر اس پر تیل ڈالے جب تیل چمکنے لگے تو اس کی مالش کرے اور درد معدہ والے شخص کو پلائے ان شاءاللہ صحت یاب ہوجائے گا۔ (خالی جگہ اپنا اور اپنی والدہ کا نام لکھے)

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ ایسے شخص پر (اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ۝۱ۙ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ۝۲ۙ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ۝۳ۙ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا

وَتَخَلَّتْ ﴿۴﴾) (الانشقاق: ۱۔۴) ایک مرتبہ پڑھے اور یہ بھی پڑھے (اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۳۵﴾) (آل عمران: ۳۵) وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَشِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۙ (اسراء: ۸۲)

اور معصومین علیہم السّلام سے مروی ہے کہ دم کیا جائے پانی پر جس میں تیل ملا ہوا نہ ہو پھر اسے درد معدہ والے کو پلایا جائے پھر اپنا ہاتھ اس کے شکم پر تین مرتبہ پھیرو اور کہو یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ، ثُمَّ السَّبِیْلَ یَسَّرَهٗ، اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ۭ، فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰی جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ، وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَیْئًا ۙ، كذلك اُخْرُجْ ایّها اللّوی باذنِ الله عزّوجلّ۔

بواسیر کے لیے عمل

امام صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ کسی شخص نے آپ سے بواسیر کی شکایت کی تو امام علیہ السّلام نے فرمایا کہ سورۂ یٰسٓ کو شہد سے لکھ کر پی جاؤ (ٹھیک ہو جاؤ گے)

فالج کے لیے عمل

ایک شخص نے امام محمد باقر علیہ السّلام سے شکایت کی کہ میری ایک بیٹی ہے جس کا بازو بے حس ہو کر کبھی گر جاتا ہے تو امام علیہ السّلام نے اس سے کہا کہ اسے حیض کے دنوں میں مولی کو پکار کر اس میں شہد ملا کر تین دن تک کھلاؤ اور فرمایا کہ فالج، قولنج خام ( ) جاڑے کا بخار اور ریاح کے ہر قسم کے درد کے لیے پڑھو سورۂ فاتحہ اور سورۂ قل ھو اللّٰہ ھو احد اور معوّذتین پھر اس کے بعد لکھو اعوذ بوجه اللهِ العظیم وعزّته الّتی لاترام وقدرته التی لایمتنع منها شیءٌ من شر هذا الوجع ومن شر مافیه ومن شر ما اجد منه) یہ کسی چمڑے پر لکھا جائے یا لوح پر اور اسے بارش کے پانی سے دھو کر نہار منہ اور سوتے وقت پیا جائے ان شاء اللّٰہ صحت یاب ہو جائے گا اور امام رضا علیہ السّلام نے فرمایا کہ نہار منہ خربوزہ

کھانے سے فالج دور ہو جاتا ہے۔

خارش، پھوڑے اور داد کی بیماری کے لیے عمل

اس پر پڑھا جائے لکھا جائے اور اس کے گلے میں آویزاں کر دیا جائے (وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ) (مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى، الله اکبر وَاَنْتَ لَا تَكْبُرُ، الله يَبْقَى وَاَنْتَ لا تبقى والله على كُلّ شیءٍ قدير۔

جسم پر سفید داغ جو برص نہ ہو، اور برص اور جذام کے لیے عمل

جسم پر سفید داغ کے لیے اس جگہ لکھو (وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۱﴾)، هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ ﴿۷۲﴾ اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ ﴿۷۳﴾

اور برص اور جذام کے لیے پڑھا جائے اور لکھا جائے اور گلے میں لٹکایا جائے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۚ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۭ باسم فلان ـــــ ابن ـــــ فلانة۔

(خالی جگہ پر جسے بیماری ہو اس کا نام اور اس کی والدہ کا نام لکھیے)

کسی شخص نے امام صادق علیہ السّلام سے برص کی شکایت کی تو آپ نے حکم دیا کہ قبر امام حسین علیہ السّلام کی مٹّی لے کر بارش کے پانی میں ملائے اور اسے اس جگہ پر لگائے تو وہ شخص ٹھیک ہو گیا۔

ہمارے بعض اصحاب روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ مجھے جسم پر سفید داغ دکھائی دیے تو امام صادق علیہ السّلام نے مجھے حکم دیا کہ میں سورۂ یٰسٓ کو شہد سے لکھ کر ایک برتن میں رکھوں اور اسی سے دھوؤں اور اِس کا پانی پیوں تو اس طرح داغ جاتے رہے۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا، گائے کے گوشت کا شوربا خشک ستّو میں ملا کر ملنے سے برص کا مرض دور ہوتا ہے۔

امام علیہ السّلام سے یونس بن عمار نے سفید داغ کی شکایت کی جو جسم پر نمایاں ہو گئے تھے تو امام علیہ السّلام نے انھیں حکم دیا کہ وہ کشمش کو پانی میں بھگو دیں اور اسے پی جائیں انھوں نے ایسا ہی کیا تو سفید داغ جاتے رہے۔

مسّا ہو جائے تو اس کے لیے عمل

جسے مسّا ہو وہ نمک کا ایک ٹکڑا لے اور اس سے مسّے کو مس کرے اور تین مرتبہ پڑھے لَوۡ اَنۡزَلۡنَا هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيۡتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنۡ خَشۡيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلۡكَ الۡاَمۡثَالُ نَضۡرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمۡ يَتَفَكَّرُوۡنَ ﴿۲۱﴾ (الحشر: ۲۱) اور نمک کے اس ٹکڑے کو تندور میں ڈال دے اور جلد ہی وہاں سے لوٹ آئے ان شاءاللہ مسّا جاتا رہے گا۔

اسی طرح تین عدد جَو لے کر اس پر پڑھو وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيۡثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيۡثَةِ اۨجۡتُثَّتۡ مِنۡ فَوۡقِ الۡاَرۡضِ مَا لَهَا مِنۡ قَرَارٍ ﴿۲۶﴾ (ابراہیم: ۲۶) اور اسے مسّے پر پھیرے پھر اسے کسی تر زمین میں دفن کر دے جن دنوں چاند نظر نہیں آتا، یعنی (۲۸۔۲۹) کی شب پس جب جَو میں تعفّن پیدا ہو جائے تو مسّے ختم ہو جائیں گے۔

اور روایت ہے کہ کسی شخص نے امام رضا علیہ السّلام سے سوال کیا کہ وہ ایسی چیز سکھائیں جس کے ذریعے سے مسّے کو ختم کر دیا جائے تو امام عالی مقام نے فرمایا کہ ہر مسّے کے لیے سات عدد جَو لے لو اور ہر جَو پر سات مرتبہ اِذَا وَقَعَتِ الۡوَاقِعَةُ ۙ﴿۱﴾ لَيۡسَ لِوَقۡعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۘ﴿۲﴾ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۙ﴿۳﴾ اِذَا رُجَّتِ الۡاَرۡضُ رَجًّا ۙ﴿۴﴾ وَّبُسَّتِ الۡجِبَالُ بَسًّا ۙ﴿۵﴾ فَكَانَتۡ هَبَآءً مُّنۡۢبَثًّا ۙ﴿۶﴾ (واقعہ: ۱ تا ۶) اور پڑھو وَيَسۡئَلُوۡنَكَ عَنِ الۡجِبَالِ فَقُلۡ يَنۡسِفُهَا رَبِّىۡ نَسۡفًا ۙ﴿۱۰۵﴾ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفۡصَفًا ۙ﴿۱۰۶﴾ لَّا تَرٰى فِيۡهَا عِوَجًا وَّلَاۤ اَمۡتًا ؕ﴿۱۰۷﴾ (طٰہٰ: ۱۰۵ تا ۱۰۷) پھر ایک ایک جَو کو اُٹھاتے جاؤ اور مسّے سے مس کرو اور اسے نئے چیتھڑے میں رکھو اور اس میں پتّھر باندھ

کر اسے غلاظت کی جگہ ڈال دو امامؑ نے فرمایا کہ اس نے جب ساتویں یا آٹھویں دن دیکھا تو مسّا ختم ہو چکا تھا اور وہ ہتھیلی کی طرح صاف تھا فرمایا کہ لازم ہے کہ یہ عمل محاق کے دنوں میں کیا جائے جن دنوں چاند دنیا سے غائب ہوتا ہے، یعنی (۲۸۔۲۹) کی شب اور پڑھے اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ۭ (انبیاء: ۳۰) اور اپنی انگلیوں میں سے ایک انگلی اس درد والے کا نام لے کر چٹخائے۔

اورام (سوجن) کے لیے عمل

ورم کی جگہ پر ہاتھ رکھے اور یہ آیت پڑھے (لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ۭ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ۝۲۱ هُوَاللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝۲۲ هُوَاللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝۲۳ هُوَاللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ۭ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَالْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝۲۴) (الحشر: ۲۱ تا ۲۴)

نسوں میں درد (عرق) کے لیے عمل

باہر جانے سے قبل اس پر رگڑتے ہوئے یہ لکھے (وَیَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ یَنْسِفُهَا رَبِّیْ نَسْفًا ۝۱۰۵ فَیَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ۝۱۰۶ لَّا تَرٰی فِیْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا ۝۱۰۷) (طٰہٰ: ۱۰۵ تا ۱۰۷) اور صِبر (ایلوا) کی اس پر مالش کرے اور یہ آیت لکھے (اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰی قَرْیَةٍ وَّ هِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰی عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰی یُحْیٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ) (بقرہ: ۲۵۹)

اگر پیشاب بند ہوجائے تو اس کے لیے عمل

اس کے دونوں ٹانگوں کو دھویا جائے اور اس کی بائیں پنڈلی پر یہ لکھا جائے (فَفَتَحْنَآ

اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ﴿۱۱﴾ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ﴿۱۲﴾ وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ﴿۱۳﴾ تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا ۚ جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ﴿۱۴﴾)(القمر:۱۱ تا ۱۴)

حمران سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ میں نے ابوالحسن الثالث (امام علی نقی علیہ السّلام) کی خدمتِ اقدس میں تحریر کیا کہ میری جان آپ پر فدا ہوجائے میرے سامنے آپ کے چاہنے والوں میں سے ایک شخص ہے اس کا پیشاب بند ہوگیا ہے وہ آپ سے دعا کا متمنی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے عافیت عطا کردے اور اس کا نام نفیس الخادم ہے امام عالی مقام نے جواب مرحمت فرمایا کہ اللہ تمھاری تکالیف کو دور کرے اور تم سے دنیا اور آخرت کی تمام ناپسندیدہ باتوں کو دور کردے، اسے چاہیے کہ قرآن پابندی سے پڑھے یقیناً ان شاءاللہ اُسے شفا میسّر ہوگی۔

سوتے ہوئے پیشاب کرنے والے کے لیے عمل

ائمہ معصومین علیہم السّلام سے مروی ہے کہ ایک حصّہ سُعْد (خوش بودار گھاس) اور ایک حصّہ زعفران لے اور دونوں کو علیحدہ علیحدہ کوٹیں اور ریشمی باریک کپڑے میں اسے چھان لیں اور پھر دونوں کو ملا دیں اور اسے شہد میں ملالیں جس میں جھاگ نہ ہو پھر اس میں چلغوزا ملائے پھر نئے برتن میں زعفران سے لکھے (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۱﴾) اور اسی آیت سے جام کو یکے بعد دیگر بھرلے پھر ٹھنڈے پانی سے اسے دھوئے اور صاف برتن سے اُسے ایک پتلی کھال جو صاف ستھری ہو اس پر ڈالے اور اس پر روشنائی سے اس آیت کو لکھے اور سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص (قل ھو اللہ احد) کو تین مرتبہ اور معوّذتین اور آیت الکرسی نیز سورۂ حشر کی آخری آیتیں اور سورۂ بنی اسرائیل کی آخری آیتیں لکھے، پھر لکھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا

غَفُوْرًا ﴿۴۱﴾ (فاطر:۴۱) اور لکھے (یا من هو هکذا ولا هکذا امسك عن____ ابن____ مایجد من غلبة البول) (خالی جگہ میں مریض/ مریضہ کا نام لکھے) اور اس تعویذ کو اگرلڑکی ہو تو اس گھٹنے پر باندھے اور اگر لڑکا ہو تو شرم گاہ کی جگہ اور اس کے آلۂ تناسل پر باندھے اور ایک ایک چلغوزا لے کر جب وہ بستر پر سونے کے لیے جا رہا ہو تو اس پانی سے اسے پلائے جو اس نے تعویذ کے لیے بنایا تھا اور اس کے علاوہ پانی کم پیے اور ان شاء اللہ جب پیشاب کھل کر آنے لگے تو یہ تعویذ کھول دے۔

بچھّو سے روکنے کے لیے عمل

تم تین بار کہو

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ سَلٰمٌ عَلٰی نُوۡحٍ فِی الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۷۹﴾ (الصافات:۷۹)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ سَلٰمٌ عَلٰی مُوۡسٰی وَ هٰرُوۡنَ ﴿۱۲۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجۡزِی الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۱۲۱﴾ اِنَّهُمَا مِنۡ عِبَادِنَا الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۲۲﴾ (الصافات: ۱۲۰ تا ۱۲۲)

سانپ، بچھّو اور شہد کی مکھی کے ڈسے ہوئے کے لیے عمل

اگر سانپ نے ڈس لیا ہو تو سورۂ حمد اور درود پڑھے اور بائیں رخسار پر تھپڑ مارے اور حلوے کے ایک ٹکڑے پر درود پڑھ کر اسے کھا لے۔

اور اسی طرح بچھّو اور سانپ اگر ڈس لے تو یہ تعویذ رکھے اِنَّهُمۡ یَكِیۡدُوۡنَ كَیۡدًا ﴿۱۵﴾ وَّ اَكِیۡدُ كَیۡدًا ﴿۱۶﴾ فَمَهِّلِ الۡكٰفِرِیۡنَ اَمۡهِلۡهُمۡ رُوَیۡدًا ﴿۱۷﴾ (طارق: ۱۵ تا ۱۷)

بندش کے لیے عمل

اللہ تعالیٰ کا قول حُرِّمَتۡ عَلَیۡكُمۡ اُمَّهٰتُكُمۡ وَ بَنٰتُكُمۡ وَ اَخَوٰتُكُمۡ وَ عَمّٰتُكُمۡ وَ خٰلٰتُكُمۡ وَ بَنٰتُ الۡاَخِ وَ بَنٰتُ الۡاُخۡتِ وَ اُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِیۡۤ اَرۡضَعۡنَكُمۡ وَ اَخَوٰتُكُمۡ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَ اُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمۡ وَ رَبَآئِبُكُمُ الّٰتِیۡ فِیۡ حُجُوۡرِكُمۡ مِّنۡ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِیۡ دَخَلۡتُمۡ بِهِنَّ ۫ فَاِنۡ لَّمۡ تَكُوۡنُوۡا دَخَلۡتُمۡ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡكُمۡ ۫ وَ حَلَآئِلُ

اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۲۳﴾ (نساء: ۲۳) اس آیت کو مردوں کو باندھنے کے لیے لکھا جائے اور اس کے چہرے کا خاکہ بنایا جائے اور اس پر اس شخص کا اور اس کی ماں کا نام لکھا جائے اور آیات کو چہرے کے وسط میں رکھ دیا جائے (ذهبت شهوتك من النّساء) عورتوں سے تمھاری شہوت ختم ہو جائے گی اور وہ چہرے کا خاکہ دفن کر دیا جائے اس کے بعد وہ شخص عورتوں سے مقاربت پر قادر نہیں ہوگا اور اس کی شہوت جاتی رہے گی اور اس طریقے سے بہت سے افراد نے جن کی شہوت زیادہ ہوتی تھی اس سے نجات حاصل کر لی۔

اور اس آیت کی یہ خصوصیت ہے کہ اس کو ایسے مرد و زن کو جدا کرنے میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے جو فعلِ حرام میں مبتلا ہوں اور کچھ باتیں اس میں مختلف ہیں وہ یہ کہ قیر اسود (کالا تارکول جسے کشتی وغیرہ پر لگایا جاتا ہے تاکہ اس میں پانی داخل نہ ہو) تھوڑا سا لے کر اس سے مرد کی تصویر بنائے اور عورت کی تصویر بنائے اور ان میں سے ہر ایک پر اُن کا نام لکھے اور ان کی ماں کا نام ہرن کی پرانی کھال پر الگ لکھا جائے اور اس کھال میں دونوں تصویریں لپیٹی جائیں اور یہ جہاں اکٹھے ہوتے ہوں وہاں انھیں دفن کر دیا جائے ان دونوں میں ان شاءاللہ افتراق ہو جائے گا۔

بندھے ہوئے کو کھولنے کا عمل

لکھو ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۴﴾ (بقرہ: ۷۴) الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۴۶﴾ (بقرہ: ۴۶) وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾ (اسراء: ۸۲)

اور نیز مرد کے انگوٹھے پر لکھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ (نمل:۳۱)

اور شہادت والی انگلی پر لکھے (وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ط)

(انعام:۱۲۶)

اور دوسری انگلی پر لکھے (وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ)

(سبا:۱۲)

اور ہتھیلی پر لکھے (كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ط اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۱﴾)

(مجادلہ:۲۱)

فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۳۷﴾ (بقرہ:۱۳۷)

ماشاء اللہ ومالم یشا لم یکن

اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۵۹﴾ (بقرہ:۲۵۹)

اور بندھے ہوئے کو کھولنے کے لیے بیان کیا گیا ہے:

سورۂ فتح کی ابتدائی آیتیں لکھو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ﴿۱﴾ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۲﴾ (فتح:۱-۲) اور سورۃ النصر (اذا جاء نصر اللہ) اور اللہ تعالیٰ کا قول وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ (روم:۲۱) ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ (مائدہ:۲۳) فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ﴿۱۱﴾ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ﴿۱۲﴾ (القمر:۱۱-۱۲) قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿۲۵﴾ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ﴿۲۶﴾ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿۲۷﴾ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿۲۸﴾ (طٰہٰ:۲۵ تا ۲۸) وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ﴿۹۹﴾ (کہف:۹۹) كذلك حللت

فلاں ـــــ ابن فلانۃ ـــــ عن فلانۃ ـــــ بنت فلانۃ ـــــ

(جس کی بندش کو کھولنا ہے اس کا اور اس کی ماں کا نام اور جس خاتون سے علیحدگی کرنی ہے ان کا اور ان کی والدہ کا نام خالی جگہ میں لکھے)

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۲۹﴾ (توبہ: ۱۲۸۔۱۲۹) پھر اس کو آویزاں کر دیا جائے۔

(عدۃ الدّاعی ص ۲۹۶)

نیز لکھا جائے اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ﴿۱﴾ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۲﴾ وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ﴿۳﴾ (الفتح: ۱تا۳) فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ﴿۱۱﴾ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ﴿۱۲﴾ (القمر: ۱۱۔۱۲) وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ﴿۹۹﴾ (الکھف: ۹۹) وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ﴿۷۸﴾ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۹﴾ (یٰسٓ: ۷۸:۷۹)

پھر لکھے حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا ؕ قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ (کھف: ۷۱) پھر لکھے اللّٰهُمَّ انی اسئلك بحقّ المكنون بَيْنَ الكافِ والنُّونِ وبحق محمد واهل بيته الطّاهرين ان تحلّ ذكر فلاں بن ـــــ فلانۃ ـــــ علی فلانہ ـــــ بنت فلانۃ ـــــ ب کھیعص ب حمعسق ب قل هو الله احد وعنت الوجوه للحيّ القيوم وقد خاب من حمل ظلمًا بالف الف لاحول ولا قوّة اِلّا باللهِ العليّ العظيم (طب الائمہ شبّر ص ۳۱۵)

اسی طرح زیتون کے پتے پر ایک پتّا مرد ننگے اور دوسرا پتّا عورت ننگے مرد کے لیے یہ لکھا جائے وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۷﴾ (الذاریات: ۴۷) اور عورت کے لیے

یہ لکھے وَالۡاَرۡضَ فَرَشۡنٰهَا فَنِعۡمَ الۡمٰهِدُوۡنَ ﴿۴۸﴾ (الذاریات: ۴۸)

نیز تین انڈوں کو ابال کر چھیل لے اور پہلے پر لکھے حَتّٰۤى اِذَا رَكِبَا فِى السَّفِيۡنَةِ خَرَقَهَا ؕ (کھف: ۷۱) دوسرے انڈے پر لکھے اَوَلَمۡ يَرَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ كَانَتَا رَتۡقًا فَفَتَقۡنٰهُمَا ؕ (انبیاء: ۳۰) تیسرے انڈے پر لکھے فَاسۡتَغۡلَظَ فَاسۡتَوٰى (الفتح: ۲۹) اس کے بعد پہلا انڈا کھا جاؤ اگر کھل جائے تو بہتر ہے، ورنہ دوسرا اور تیسرا انڈا کھا لو۔ (طب الائمہ از شُبّر ص ۳۱۵)

اور ہمارے بعض اصحاب سے مروی ہے انھوں نے کہا اگر کسی شخص کو عورتوں سے باندھ دیا گیا ہو، یعنی وہ مباشرت کے قابل نہ ہو تو مرغی کے چار انڈے لو انھیں ابالو اور چھیلو اور پہلے انڈے پر لکھو فَوَقَعَ الۡحَـقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ‌ۚ ﴿۱۱۸﴾ (اعراف: ۱۱۸) اور دوسرے پر لکھو قَالَ مُوۡسٰى مَا جِئۡتُمۡ بِهِ ۙ السِّحۡرُ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبۡطِلُهٗ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصۡلِحُ عَمَلَ الۡمُفۡسِدِيۡنَ‏ ﴿۸۱﴾ (یونس: ۸۱) تیسرے پر لکھو بَلۡ نَقۡذِفُ بِالۡحَـقِّ عَلَى الۡبَاطِلِ فَيَدۡمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ‌ ؕ وَلَـكُمُ الۡوَيۡلُ مِمَّا تَصِفُوۡنَ‏ ﴿۱۸﴾ (انبیاء: ۱۸) اور چوتھے پر لکھو اِنَّمَا صَنَعُوۡا كَيۡدُ سٰحِرٍ‌ ؕ وَلَا يُفۡلِحُ السّٰحِرُ حَيۡثُ اَتٰى‏ ﴿۶۹﴾ (طٰہٰ: ۶۹)

پھر وہ تمام انڈے کھا جاؤ اللہ تعالیٰ جو مالک اور معبود ہے اس کے حکم سے بندش ختم ہوجائے گی نیز تین انڈے لیے جائیں اور پہلے پر لکھا جائے بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ فَفَتَحۡنَاۤ اَبۡوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنۡهَمِرٍ ۖ ﴿۱۱﴾ وَّفَجَّرۡنَا الۡاَرۡضَ عُيُوۡنًا فَالۡتَقَى الۡمَآءُ عَلٰٓى اَمۡرٍ قَدۡ قُدِرَ‌ۚ ﴿۱۲﴾ (القمر: ۱۱۔۱۲) دوسرے پر لکھے بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ اِنَّا فَتَحۡنَا لَكَ فَتۡحًا مُّبِيۡنًا ۙ ﴿۱﴾ (الفتح: ۱) تیسرے پر لکھے فَاسۡتَغۡلَظَ فَاسۡتَوٰى عَلٰى سُوۡقِهٖ يُعۡجِبُ الزُّرَّاعَ (الفتح: ۲۹)

پھر اس شکل کو تین انڈوں پر لکھے اور انھیں وہ عورت کھالے مرد کو جس کے لیے باندھ دیا گیا ہے ۱۱۸۹۹۹۹ ۷ ۳ لا ۲ م ۱۱۔ (طب الائمہ از شُبّر ص ۳۱۶)

اولاد ہونے کے لیے عمل

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے اولاد کے حصول کے لیے فرمایا، جب بیوی سے مباشرت کا ارادہ ہوتو تین مرتبہ پڑھو: وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۝۸۷ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ۝۸۸ (انبیاء: ۸۷۔ ۸۸)

اور شہاب الدّین سہروردی (قدس سرّہ) سے منقول ہے کہ جسے اولاد کی تمنّا ہوتو اس آیت کو مشک اور زعفران سے لکھے اور مرد وعورت دونوں اس روز روزہ رکھیں پھر غسل کریں اور جب نماز عشا کا وقت ہوتو آیتوں کو پانی سے دھوئیں اور اسی سے افطار کریں نیز عورت ان آیات کو ۴۰ روز تک اپنی پیٹھ پر باندھے اور اسے ہرگز نہ کھولے اور یہ ایسا عمل میں جس سے کسی شک کی گنجائش نہیں ہے اسے ہزار ہا لوگوں نے آزمایا ہے اور آیتیں یہ ہیں (اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ) جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، (وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا) (وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ۝۱ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ۝۲ النَّجْمُ الثَّاقِبُ۝۳ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ۝۴ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ۝۵ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ۝۶ يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ۝۷) فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ۝۶۴ اسی طرح ان آیات کو لکھو (كٓهٰيٰعٓصٓ۝۱ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا۝۲ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا۝۳ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا۝۴ وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا۝۵ يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا۝۶) (مریم: ۱ تا ۶) ان آیات کو بارش کے پانی سے دھوکر عورت سات دنوں تک متواتر پیے اور تم بھی اسی طریقے پر عمل کرو اور پھر زوجہ سے مقاربت کرو۔

نیز ان آیات کو پڑھو اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ۭ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاۗءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۭ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ؀ (انبیاء: ۳۰) ستّر (۷۰) مرتبہ خزاں کی بارش کے پانی پر پھر رات کے وقت مکان کے چاروں ارکان پر اس پانی کو بہایا جائے لیکن اس پر کسی کی نظر نہ پڑے اور عمل کرنے والے کو پاک ہونا چاہیے اور اگر ان آیتوں کو دھو کر عورت کو ولادت کے وقت پلایا جائے تو ولادت میں آسانی ہوجاتی ہے۔

اور اسی طرح هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَاۗءِ ؀ فَنَادَتْهُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ وَھُوَقَاۗىِٕمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ؀ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ۭ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاۗءُ ؀ (آل عمران: ۳۸۔ تا ۴۰) جس کے اولاد نہ ہوتی ہو ان آیات کو ریشم کے سفید کپڑے پر زعفران اور گلاب کے پانی سے لکھے جب کہ وہ پاک ہو جمعے کے روز ۷ بجے اور اسے سفید کپڑے میں لپیٹ کر میٹھے پانی سے دھوئے اور اس کا پانی مرد و عورت دونوں تین روز تک پئیں اور دونوں اس تعویذ کو باندھے رکھیں صرف بستر پر جاتے وقت اور غسل کرتے وقت خود سے علیحدہ کریں اللہ کے حکم سے اولاد میسّر ہوگی۔

اور اسی طرح اللہ کا قول يٰٓاَيُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَاۗءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاۗءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ؀ (نساء:۱)

اس آیت کو شب جمعہ نصف شب میں زعفران سے حلوے کے ایک ٹکڑے پر لکھے پھر اسے کھالے اور اپنی بیوی سے مباشرت کرے اور یہ عمل مسلسل تین شب جمعہ تک انجام دے حکمِ خدا سے اولاد کی نعمت اسے مل جائے گی۔ (تحفۃ الاسرار ص ۲۶۸)

اور اگر ان آیت کو لکھ کر وہ عورت جسے اولاد نہ ہوتی ہو اپنے پاس رکھے تو ان شاء اللہ اسے اولاد کی نعمت میسّر ہوگی اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَھُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَاللّٰهُ

عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ۝۴ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ۝۵
هُوَالَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِى الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَالْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۝۶
(آل عمران: ۴ تا ۶)

اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کا قول اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ ج اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۝۳۵ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰى ط وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ط وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى ج وَاِنِّيْ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَاِنِّيْٓ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۝۳۶ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا لا وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ط كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ لا وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ج قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ط قَالَتْ هُوَمِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ۝۳۷ (آل عمران: ۳۵ تا ۳۷) ان آیتوں کو ہرن یا بکری کی کھال پر زعفران اور عرقِ گلاب سے لکھ کر حاملہ عورت اپنے دائیں پہلو پر باندھے آفات سے محفوظ رہے گی اور سلامتی سے بچّے کو جنم دے گی۔

اور اگر ان آیات کو مشک اور زعفران سے لکھ کر مولود کا نام لکھا جائے اور نومولود کے گلے میں لٹکا دیا جائے تو اس کا رونا کم ہوجائے گا اور وہ خوف زدہ نہیں ہوگا اور اس کی بے خوابی ختم ہوجائے گی اور اس کی ماں کا دودھ بڑھ جائے گا۔

طلب اولاد اور حمل کے لیے عمل

اللہ تعالیٰ کا قول هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ج قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ج اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ۝۳۸ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَقَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِى الْمِحْرَابِ لا اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ۝۳۹ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ط قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ۝۴۰ (آل عمران: ۳۸ تا ۴۰) ان آیات کا فائدہ انھیں پہنچے گا

جن کی کوئی اولاد نہ ہو اور وہ اس کی تمنّا کر رہے ہوں۔ طریقہ یہ ہے کہ ان آیتوں کو سفید ریشم کے دو ٹکڑوں پر مشک، زعفران اور عرق گلاب سے جمعے کے دن سات بجے باطہارت ہوکر لکھے اور ان آیتوں کو سفید اور صاف ستھرے کپڑے پر لکھے اور مضبوطی سے باندھ لے پھر اسے شیریں پانی سے دھوئے اور میاں بیوی دونوں تین دن تک اسے پئیں اور مرد و زن دونوں بستر پر جاتے وقت اور غسل کے وقت تعویذ کو کھول کر رکھ دیں اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی قوّت و طاقت سے انھیں اولاد کی نعمت عطا کرے گا۔

اور اللہ تعالیٰ کا قول يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ① (النّساء:۱) جس شخص کو اولاد نہ ہوتی ہو وہ اس آیت کو شب جمعہ نصف شب کے وقت زعفران سے حلوے کے ایک ٹکڑے پر لکھے بشرطے کہ اُسے کوئی دیکھ نہ رہا ہو پھر اسے کھا جائے اور اپنی زوجہ سے مقاربت کرے اور یہ عمل مسلسل تین شب جمعہ کو انجام دے اس کی بیوی حاملہ ہوجائے گی ان شاءاللہ۔

(تحفۃ الاسرار ص ۲٦۸)

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا قول كٓهٰيٰعٓصٓ ① ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ② اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ③ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ④ وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ⑤ يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۖ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ⑥ (مریم۔ ا تا ٦) جو بھی ان آیات کو لکھ کر بارش کے پانی سے دھوئے اور اس میں سے سات دنوں تک پیتا رہے پھر اپنی بیوی سے مقاربت کرے تو ان شاءاللہ حمل ظاہر ہوجائے گا۔

تھوڑا سا پانی لو اور اس پر یہ آیت پڑھو اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ۭ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۭ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ㉚ (انبیاء: ۳۰) رات کے وقت ایک مرتبہ اور کوئی دیکھنے نہ پائے اور تم طاہر ہو اسے

گھر کے چاروں کونوں اور زمین پر چھڑک دو وہ گھر آباد ہوجائے گا۔

اولادِ نرینہ کے لیے عمل

سلیمان بن جعفر جعفی ابی جعفر اوّل امام محمد باقر بن علی بن الحسین بن علی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ سے اولاد کی کمی کی شکایت اور یہ کہ وہ چاہتا ہے کہ کنیزوں اور آزاد عورتوں سے اس کے لیے اولادِ نرینہ ہو ابھی اس کے لیے اولاد نرینہ نہیں ہے اور اس کی عمر ساٹھ سال کی ہے۔ امام باقر علیہ السّلام نے فرمایا کہ تم تین دنوں تک واجب نمازوں میں نماز عشا اور نماز فجر کے بعد ''سبحان اللّٰہ'' ستّر مرتبہ اور ''استغفر اللّٰہ'' ستّر مرتبہ کہو اور اللّٰہ کے اس قول پر ختم کرو اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ﴿۱۰﴾ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ؕ﴿۱۲﴾ (نوح:۱۰ تا ۱۲) پھر تیسرے دن رات کے وقت اپنی بیوی سے ہم بستر ہوجاؤ اللّٰہ کے حکم سے تمھیں اولادِ نرینہ میسّر ہوگی، راوی کہتا ہے کہ میں نے ایسا ہی کیا ایک سال گزرنے سے پہلے ہی مجھے آنکھوں کی ٹھنڈک مل گئی۔ (طب الائمہ ص ۱۲۹)

ولادت میں آسانی کے لیے عمل

اگر حاملہ عورت وضع حمل کے وقت اس وِرد کو لکھ لے مریم ولدت عیسی سیجعل اللّٰهُ بعد عُسریُسرا اللّٰهم کما فتقت الارض بالبینات والسماء فکذلك لفلان___بنت فلانة___الوضع (فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ۙ﴿۲۴﴾ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۙ﴿۲۵﴾ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۙ﴿۲۶﴾) (عبس: ۲۴ تا ۲۶) اور عورت اس تعویذ کو باندھ لے ولادت میں آسانی ہوجائے گی اور اگر اس ورد کو شکم اور پیٹھ پر پڑھا جائے گا تو بچّہ جلد ہی پیدا ہوجائے گا یہ ورد مجرّب ہے۔

ولادت میں دشواری دور کرنے لیے عمل

طلب الائمہ علیہم السّلام سے خواتیمی نے محمد بن علی الصیرفی سے، محمد بن اسلم سے حسن

بن محمد الہاشمی سے، ابان بن ابی عیاش سے سلیم بن قیس ہلالی سے امیر المومنین علیہ السّلام سے انھوں نے کہا کہ میں دو آیتیں کتاب اللہ کی تمھیں بتاتا ہوں جنھیں لکھ کر عورت کو دے دیا جائے اگر ولادت میں دشواری ہو ان دونوں آیتوں کو ہرن کی کھال پر لکھا جائے اور اس کی کوکھ پر ازار بند کی طرح باندھ دیں بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ اِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ يُسۡرًا سات مرتبہ (يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّكُمۡ ۚ اِنَّ زَلۡزَلَةَ السَّاعَةِ شَىۡءٌ عَظِيۡمٌ‏ ﴿۱﴾ يَوۡمَ تَرَوۡنَهَا تَذۡهَلُ كُلُّ مُرۡضِعَةٍ عَمَّاۤ اَرۡضَعَتۡ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمۡلٍ حَمۡلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمۡ بِسُكٰرٰى وَلٰـكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيۡدٌ‏ ﴿۲﴾) ایک مرتبہ کسی کاغذ پر لکھے اور کتان کے ایسے دھاگے سے باندھے جو بٹا ہوا نہ ہو اور اس کے بائیں ران پر باندھ دے اور جب ولادت ہوجائے تو اسے فوراً بغیر کسی تاخیر کے کھول دے اور لکھے حی ولدت مریم، ومریم ولدت حی، یاحی اھبط الی الارض الساعۃ باذن اللہ تعالیٰ۔

نیز طب الائمہ علیہم السّلام میں صالح بن ابراہیم، ابن فضال سے، محمد بن جہم سے مخل سے، جابر بن یزید جعفی سے روایت ہے کہ ایک شخص ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا اے فرزندِ رسول میری فریاد رسی کریں۔ امام علیہ السّلام نے فرمایا کہ وہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ دردِ زہ کی وجہ سے میری بیوی موت سے ہم کنار ہو رہی ہے تو امام عالی مقام نے فرمایا، جا اور اس پر یہ آیتیں پڑھ دے فَاَجَآءَهَا الۡمَخَاضُ اِلٰى جِذۡعِ النَّخۡلَةِ ۚ قَالَتۡ يٰلَيۡتَنِىۡ مِتُّ قَبۡلَ هٰذَا وَكُنۡتُ نَسۡيًا مَّنۡسِيًّا‏ ﴿۲۳﴾ فَنَادٰٮهَا مِنۡ تَحۡتِهَاۤ اَلَّا تَحۡزَنِىۡ قَدۡ جَعَلَ رَبُّكِ تَحۡتَكِ سَرِيًّا‏ ﴿۲۴﴾ وَهُزِّىۡۤ اِلَيۡكِ بِجِذۡعِ النَّخۡلَةِ تُسٰقِطۡ عَلَيۡكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿۲۵﴾ (مریم: ۲۳ تا ۲۵) پھر اپنی آواز بلند کرو اور یہ آیت پڑھو وَاللّٰهُ اَخۡرَجَكُمۡ مِّنۡۢ بُطُوۡنِ اُمَّهٰتِكُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ شَيۡـًٔا ۙ وَّجَعَلَ لَـكُمُ السَّمۡعَ وَالۡاَبۡصٰرَ وَالۡاَفۡـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ‏ ﴿۷۸﴾، کذلک اخرج اَیُّها الطَّلَق اُخرج باذن اللہ، تو وہ عورت اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اسی وقت شفایاب ہوجائے گی۔

نیز طب ائمہ علیہم السّلام میں عبدالوہاب بن مہدی، محمد بن عیسٰی سے، ابن ہمام سے محمد بن

سعید سے، ابی حمزہ سے امام محمد باقر علیہ السّلام سے آپ نے فرمایا کہ اگر کسی عورت کو بچّے کی ولادت کے وقت دشواری ہو تو یہ آیتیں صاف ستھرے برتن پر مشک اور زعفران سے لکھا جائے پھر اسے کنویں کے پانی سے دھو کر عورت کو پلایا جائے اور وہ اس پانی سے اپنے شکم اور اپنی شرم گاہ کو دھوئے تو بچّہ جلد ہی پیدا ہوجائے گا۔ لکھے كَاَنَّهُمۡ يَوۡمَ يَرَوۡنَهَا لَمۡ يَلۡبَثُوۡۤا اِلَّا عَشِيَّةً اَوۡ ضُحٰهَا (النازعات: ۴۶)، كَاَنَّهُمۡ يَوۡمَ يَرَوۡنَ مَا يُوۡعَدُوۡنَ ۙ لَمۡ يَلۡبَثُوۡۤا اِلَّا سَاعَةً مِّنۡ نَّهَارٍ ؕ بَلٰغٌ ۚ فَهَلۡ يُهۡلَكُ اِلَّا الۡقَوۡمُ الۡفٰسِقُوۡنَ (احقاف: ۳۵) لَقَدۡ كَانَ فِىۡ قَصَصِهِمۡ عِبۡرَةٌ لِّاُولِى الۡاَلۡبَابِ ؕ مَا كَانَ حَدِيۡثًا يُّفۡتَرٰى وَلٰـكِنۡ تَصۡدِيۡقَ الَّذِىۡ بَيۡنَ يَدَيۡهِ وَتَفۡصِيۡلَ كُلِّ شَىۡءٍ وَّهُدًى وَّرَحۡمَةً لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ (یوسف:۱۱۱)

نیز طب الائمہ علیہم السّلام میں عیسٰی بن داؤد سے موسٰی بن قاسم سے وہ کہتے ہیں ہم سے بیان کیا مفضل بن عمر نے ابی البطیان سے انھوں نے روایت کی امام صادق علیہ السّلام سے امام علیہ السّلام نے فرمایا کہ تم یہ آیتیں حاملہ عورت کے لیے کاغذ پر لکھو جب وہ اس مہینے میں داخل ہوجائے جس میں ولادت ہونے والی ہے اسے دردِ زہ محسوس نہیں ہوگا اور ولادت کے وقت دشواری نہ ہوگی اور اسے پرانے کاغذ میں لپیٹ دو ہلکے سے اور اسے مضبوطی سے نہ باندھو اور لکھو (اَوَلَمۡ يَرَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ كَانَـتَا رَتۡقًا فَفَتَقۡنٰهُمَا ؕ وَجَعَلۡنَا مِنَ الۡمَآءِ كُلَّ شَىۡءٍ حَىٍّ ؕ اَفَلَا يُؤۡمِنُوۡنَ (انبیاء:۳۰)، وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيۡلُ ۖۚ نَسۡلَخُ مِنۡهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمۡ مُّظۡلِمُوۡنَ ۙ وَالشَّمۡسُ تَجۡرِىۡ لِمُسۡتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقۡدِيۡرُ الۡعَزِيۡزِ الۡعَلِيۡمِ ؕ وَالۡقَمَرَ قَدَّرۡنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالۡعُرۡجُوۡنِ الۡقَدِيۡمِ لَا الشَّمۡسُ يَنۡۢبَغِىۡ لَهَاۤ اَنۡ تُدۡرِكَ الۡقَمَرَ وَلَا الَّيۡلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَكُلٌّ فِىۡ فَلَكٍ يَّسۡبَحُوۡنَ وَاٰيَةٌ لَّهُمۡ اَنَّا حَمَلۡنَا ذُرِّيَّتَهُمۡ فِى الۡفُلۡكِ الۡمَشۡحُوۡنِ ۙ وَخَلَقۡنَا لَهُمۡ مِّنۡ مِّثۡلِهٖ مَا يَرۡكَبُوۡنَ وَاِنۡ نَّشَاۡ نُغۡرِقۡهُمۡ فَلَا صَرِيۡخَ لَهُمۡ وَلَا هُمۡ يُنۡقَذُوۡنَ ۙ اِلَّا رَحۡمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيۡنٍ (یٰسٓ: ۳۷ تا ۴۴)، وَنُفِخَ فِى الصُّوۡرِ فَاِذَا هُمۡ مِّنَ الۡاَجۡدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمۡ يَنۡسِلُوۡنَ) (یٰسٓ: ۵۱) اور کاغذ کے ظاہری حصّے پر ان

آیتوں کو لکھا جائے (كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ؕ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ۝۳۵) (كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا۝۴۶) اور اس کاغذ کو درمیان میں آویزاں کردیا جائے اور جس وقت ولادت ہوجائے تو اس کاغذ کو فوراً عورت سے بغیر کسی تاخیر کے جدا کردیا جائے۔

اور اسی طرح لکھ کر عورت کی بائیں پنڈلی پر باندھ دیا جائے باسمِ اللّٰہ وباللّٰہ محمد رسول اللّٰہ (كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا، اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ۝۱ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ۝۲ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ۝۳ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ۝۴)، (وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا)، اُخرج باذن اللّٰہ من البطن الطیّبۃ الی الارض الطیّبۃ (مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى) اخرج باذن اللّٰہ وقدرتہ واسمہ الّذی لا یضر مع اسمہ داءٌ فی الارض فی السماء وھو السمیعُ العلیم العزیز الوھّاب (كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ؕ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ) (اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ؕ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ) (اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ) (اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ۝۱ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا۝۲ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۗ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا۝۳) (واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن) اور نیلی کھال پر لکھا جائے اور ران پر معلّق کردیا جائے سات مرتبہ لکھا جائے فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا۝۵ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا۝۶ اور ایک مرتبہ لکھو (يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ۝۱ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا)

اور عورت کے پہلو پر لکھے باسم اللّٰہ وباللّٰہ اخرج باذن اللّٰہ (مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى) اور نبی اکرمؐ اور ان کی آل پر درود بھیجے۔

اسی طرح فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝۵ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝۶، یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ، وَیُهَیِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا، ویهیی لکم من امرکم رشدا، علی اللہ قصدا لسبیل (ومنها جائر) ثُمَّ السَّبِیْلَ یَسَّرَهٗ، اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ

اور روایت کی گئی ہے کہ عورت کے لیے لکھے اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۝۱ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۝۲ لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝۳ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝۴ سَلٰمٌ ۛ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝۵ اور اس کا پانی پلایا جائے اور اس کی شرم گاہ پر چھڑک دیا جائے۔

اور روایت ہے کہ عورت پر سورہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر کو پڑھا جائے اور ایک کاغذ پر لکھے (اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ ؕ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ ۝۳۰) (وَاٰیَةٌ لَّهُمُ الَّیْلُ ۖ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ۝۳۷) (وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰی رَبِّهِمْ یَنْسِلُوْنَ ۝۵۱) (كَاَنَّهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَ مَا یُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ یَلْبَثُوْۤا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ؕ) اور اس کی کمر پر لٹکایا جائے اور جب ولادت ہوجائے تو فوراً اسے عورت سے علیحدہ کردیا جائے اس کے پاس نہ چھوڑا جائے۔

امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ اگر عورت کو ولادت میں دشواری ہو تو اس کے لیے کسی نیلی کھال یا کاغذ پر لکھے اَللّٰهُمَّ یَافَارِجَ الْهَمِّ وَكَاشِفَ الْغَمِّ وَرَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِیْمَهُمَا اِرْحَمْ فُلَانَةَ ـــــ بِنْتَ فُلَانَةَ ـــــ رَحْمَةً تُغْنِیْهَا بِهَا عَنْ رَحْمَةِ جَمِیْعِ خَلْقِكَ تُفَرِّجُ بِهَا كُرْبَتَهَا وَتَكْشِفُ بِهَا غَمَّهَا وَتَیَسِّرُ وِلَادَتَهَا (وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۝۶۹ زمر: ۶۹) (وَقِیْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۷۵ زمر: ۷۵)

اسی طرح جس عورت کو ولادت میں دشواری کا سامنا ہو تو ان دعاؤں کو بھرے ہوئے

کوزے پر تین مرتبہ پڑھے اور عورت اس پانی میں سے پیے اور اسے اپنے کندھوں اور پستانوں کے درمیان میں چھڑکے، وہ حکمِ خدا سے بچّے کو جنم دے گی اور دعائیں یہ ہیں بِاسْمِ اللّٰہِ الَّذِی لَآاِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْم، سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمَاوَاتِ ورَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم، اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالِمِیْنَ، کَاَنَّھُمْ یَوْمَ یَرَوْنَھَا لَمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِیَّۃً اَوْ ضُحٰـھَا ﴿۴۶﴾ (النازعات: ۴۶) کَاَنَّھُمْ یَوْمَ یَرَوْنَ مَا یُوْعَدُوْنَ لَمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَۃً مِّنْ نَّھَارٍ (احقاف: ۳۵) وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ واٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

(مکارم الاخلاق ص ۳۸۰)

عورت کے دودھ کو بڑھانے کے لیے عمل

عورت کے دودھ کو زیادہ کرنے اور اسی طرح جانوروں کے دودھ میں اضافے کے لیے لکھے وَاِنَّ لَکُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَۃً نُسْقِیْکُمْ مِّمَّا فِیْ بُطُوْنِہٖ مِنْ بَیْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِیْنَ ﴿۶۶﴾ (نحل: ۶۶) وَاِنَّ لَکُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَۃً نُسْقِیْکُمْ مِّمَّا فِیْ بُطُوْنِھَا وَلَکُمْ فِیْھَا مَنَافِعُ کَثِیْرَۃٌ وَّمِنْھَا تَاْکُلُوْنَ ﴿۲۱﴾ (مومنون: ۲۱) اور اسی طرح مکمّل سورۂ حجر اور اسی طرح سورۂ یٰسٓ کو زعفران سے لکھ کر اسے دھوئے اور عورت کو یہ پانی پلائے۔

اور نیز یہ لکھ کر گائے یا بکری کے گلے میں لٹکا دیا جائے اس کا دودھ بڑھ جائے گا ان شاءاللہ تعالیٰ۔

اور اسی طرح لکھے یُوْقِدُوْنَ عَلَیْہِ فِی النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْیَۃٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُہٗ کَذٰلِکَ یَضْرِبُ اللّٰہُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَیَذْھَبُ جُفَآءً وَاَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ (رعد: ۱۷)

اور اسی طرح وَاِنَّ لَکُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَۃً نُسْقِیْکُمْ مِّمَّا فِیْ بُطُوْنِہٖ مِنْ بَیْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِیْنَ ﴿۶۶﴾ (نحل: ۶۶)

نشرِ دانش کی مطبوعہ کتابیں

	نام کتاب	مؤلف	ترجمہ
۱	تفسیر صافی (۷ جلدیں)	ملا محسن فیض کاشانیؒ	سید تلمیذ حسنین رضوی
۲	منتخب مفاتیح الجنان	شیخ عباس قمیؒ	سید تلمیذ حسنین رضوی
۳	اعمالِ ماہ مبارک رمضان	-	سید تلمیذ حسنین رضوی
۴	فضائل علی ابن ابی طالب علیہ السلام	مجموعہ احادیث اہل سنت	سید تلمیذ حسنین رضوی
۵	امام مہدی علیہ السلام	علی محمد علی دُخَیّل	سید تلمیذ حسنین رضوی
۶	جواہر پارے	شہید اوّلؒ	سید تلمیذ حسنین رضوی
۷	فضائل مسجد	مجموعہ احادیث	سید تلمیذ حسنین رضوی
۸	فضائل کربلا	مجموعہ احادیث	سید تلمیذ حسنین رضوی
۹	چالیس حدیثوں کی تشریح	آیۃ اللہ سید محمد حسین جلالی	سید تلمیذ حسنین رضوی
۱۰	تفسیر سورۂ رحمٰن	آیۃ اللہ سید محمد حسین جلالی	سید تلمیذ حسنین رضوی
۱۱	مذہب امامیہ میں منابع حدیث	علامہ طباطبائیؒ	سید تلمیذ حسنین رضوی
۱۲	مکارم الاخلاق	دعائے امام زین العابدین علیہ السلام	سید تلمیذ حسنین رضوی
۱۳	حاصلِ مراد (المراد من منیة المرید)	شہید ثانیؒ	سید تلمیذ حسنین رضوی
۱۴	خصوصیات و فوائد قرآن	ضیاء الدین الاعلمی	سید تلمیذ حسنین رضوی

ان کتابوں کے حصول کے لیے مندرجہ ذیل طریقوں سے ہم سے رابطہ کیجیے:

To inquire more about these books and how to attain them,
you can contact us through the following:

Phone: (609) 426-8663
Website: www.tilmiz.com
E-mail: info@tilmiz.com

نشر دانش ریسرچ اکیڈمی
Nashr-e-Dānish Research Academy
128 Oak Creek Road.
East Windsor, NJ 08520